دُنیا کے اے مُسافر!

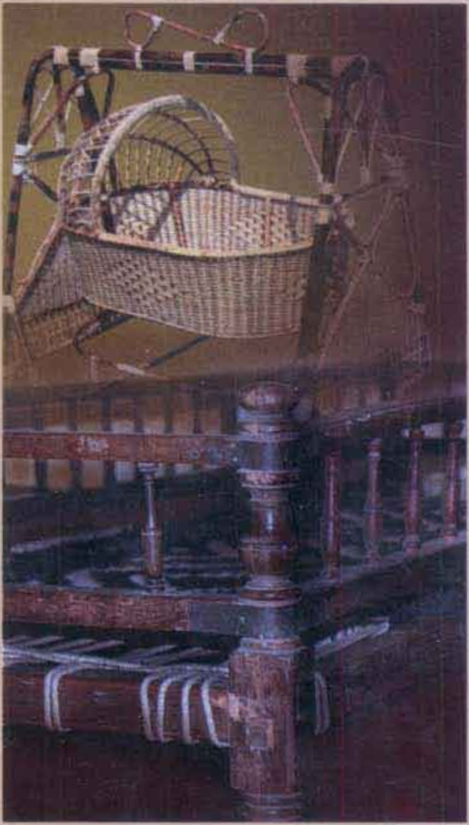

محترمہ اُمِّ مُنیب

نظرِثانی: ڈاکٹر سُہیل حسنؒ

دارالسلام
DARUSSALAM

بسم اللہ الرحمن الرحیم

❀❀❀ توجہ فرمائیں! ❀❀❀

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب............

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اَپ لوڈ (UPLOAD) کی جاتی ہیں۔
- متعلقہ ناشرین کی اجازت کے ساتھ پیش کی گئی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات کی نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

❀❀❀ تنبیہ ❀❀❀

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں

ٹیم کتاب وسنت ڈاٹ کام

webmaster@kitabosunnat.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

جاگنا ہے جاگ لے، افلاک کے سائے تلے
حشر تک سوتا رہے گا، خاک کے سائے تلے

دُنیا کے اے مُسافر!

فنا پذیر دُنیا میں آخرت کے اَبدی گھر کی تیاری کیسے؟

محترمہ اُمِّ مُنیب

نظرِ ثانی: ڈاکٹر سُہیل حسن

دارالسلام
DARUSSALAM

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق اشاعت برائے دارالسلام محفوظ ہیں

دارُالسّلام
کتاب وسنت کی اشاعت کا عالمی ادارہ

سعودی عرب (ہیڈ آفس)

پوسٹ بکس: 22743 الریاض: 11416 سعودی عرب فون: 4033962-4043432 1 00966
فیکس: 4021659 E-mail: darussalam@awalnet.net.sa
Website: www.dar-us-salam.com

1. طریق مکہ ۔ العلیا ۔ الریاض فون: 4614483 1 00966 فیکس: 4644945
2. شارع الربعین ۔ الملز ۔ الریاض فون: 4735220 فیکس: 4735221
3. جدہ فون: 6879254 2 00966 فیکس: 6336270
4. الخبر فون: 8692900 3 00966 فیکس: 8691551

شارجہ

فون: 5632623 6 00971
فیکس: 5632624

لندن

فون: 85394885 20 0044
فیکس: 85394889 020

امریکہ

1. ہیوسٹن فون: 7220419 713 001
فیکس: 7220431
2. نیویارک فون: 6255925 718 001
فیکس: 6251511

پاکستان (ہیڈ آفس و مرکزی شوروم)

1. 36 - لوئر مال، سیکرٹریٹ سٹاپ، لاہور
فون: 7110081-7111023-7232400-7240024 42 0092 فیکس: 7354072
Website: www.darussalampk.com E-mail: info@darussalampk.com
2. غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور فون: 7120054 فیکس: 7320703
3. موُن مارکیٹ اقبال ٹاؤن، لاہور فون: 7846714

کراچی شوروم

Z-110,111 (D.C.H.S) مین طارق روڈ (بالمقابل ڈیفنس پرنٹ شاپنگ مال) کراچی
فون: 0092-21-4393936 فیکس: 4393937
Email: darussalamkhi@darussalampk.com

اسلام آباد شوروم

F-8 مرکز، اسلام آباد فون: 051-2500237

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضامین

عرضِ ناشر 10
رختِ سفر 14
زندگی کا سفر 17
اظہار تشکر 21
اے مسافر! 22

لائی حیات آئے، قضا لے چلی، چلے

مقصد حیات 27

وقتِ رخصت آخری چند گھڑیاں

موت کا مقام 36
مقررہ وقت 37
موت کے بعد کی بدعات 38

جانے والے کو ہم کیسے رخصت کریں

حسن خاتمہ کی علامات 41
خودکشی 41
مقروض 42

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضامین

موت کی سختی 42

وفات کے بعد

غسل میت 46
غسل کے لیے سامان 47
طریقۂ غسل 47
غسل کی بدعات 49

تجہیز وتکفین

کفن کے اجزاء کی تفصیل 51
کفن پہنانے اور لپیٹنے کا طریقہ 52
کفن پہنانے کی چند احتیاطیں 52
کفن کی بدعات 53

نئی زندگی کا پہلا سفر

انتہائی خوبصورت تہذیب 54
جنازہ لے جانے کے آداب 54
جنازہ کے ساتھ جانے والے خاموش رہیں 55
جنازے کا احترام 55
نماز جنازہ 56
میت کی مغفرت کے لیے مسنون دعائیں 57
دفنانے کے ممنوعات 59

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- قبرستان کے آداب 60
- جنازے کی بدعات 60

اظہار غم اور شرکت غم کے آداب

- میت کا سوگ 62
- بیوہ کا سوگ 63
- میت پر رونا 64
- نوحہ گری کبیرہ گناہ ہے 65
- تعزیت کرنا باعث اجر ہے 65
- تعزیت کی بدعات 69
- میت کے بارے میں لوگوں کا اظہارِ خیال 70

نئی زندگی کا پہلا گھر

- قبر کا ساتھی 73
- عذاب قبر پر دلیل 74
- نیک میت کا معاملہ 75
- کافر اور بدکار کا معاملہ 80
- قبر سے متعلق بدعات 86
- روح سے متعلق بدعات 87

موت سے عبرت

- موت کو کثرت سے یاد کرو 89

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- سمجھدار کون؟ 90

بدعات

- بدعت کیا ہے؟ 93
- ایصال ثواب کی بدعات 98
- میت کے لیے قرآن خوانی 100

میت کے لیے نفع بخش اعمال

- ایصال ثواب 104
- صدقہ جاریہ 104
- لوگوں کو فائدہ دینے والا علم 105
- نیک اولاد 106
- صدقہ وخیرات 107

- قبرستان کی زیارت 109
- مسافر کی منزل 110
- اے لوگو، اے دیدہ ورو! کچھ اس دن کی تدبیر بھی کرو 111

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرضِ ناشر

یہ ایک عالم گیر حقیقت ہے کہ ہر انسان کامیابی پانے کا آرزومند ہے۔ کوئی شخص فیل ہونا نہیں چاہتا۔ کالا، گورا، عورت، مرد، بچہ، بوڑھا، مومن، ملحد، کافر، مشرک غرضیکہ بلا امتیازِ رنگ ونسل اور مذہب وملت ہر شخص ناکامی سے ڈرتا ہے اور ہر آن کامیابی کی دھن میں لگا رہتا ہے۔

کامیابی کیا ہے؟ اس پر بھی کسی کو کوئی اختلاف نہیں۔ ہر قوم اور ہر مذہب کا ہر فرد یہ حقیقت اچھی طرح جانتا ہے کہ کامیابی نام ہے اِس چیز کا کہ جس شخص کو جس شے کی ضرورت ہو وہ اُسے مل جائے۔ مثلاً کوئی آدمی بیمار ہے، اس کی کامیابی یہ ہے کہ اُسے تندرستی مل جائے۔ اور کوئی بے روزگار ہے تو اس کا برسرِ روزگار ہو جانا ہی اس کی کامیابی تصور کی جاتی ہے۔

کامیابی کے متمنی تو سبھی ہیں۔ سوال یہ ہے کہ کامیابی حاصل کرنے کا طریقہ کیا ہے؟ یہی وہ سرحد ہے جہاں پہنچ کر ایک مومن اور ایک کافر ومشرک میں هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَ بَيْنِكَ کے مصداق بعد المشرقین پیدا ہو جاتا ہے۔ ایک کافر کا یقین وعمل یہ ہوتا ہے کہ کامیابی چاہے کتنے ہی مذموم ذرائع سے ملے، میں اُسے ضرور حاصل کروں گا۔ میری ضرورت چاہے سُود کھا کر پوری ہو، یا کسی اور حرام مال سے، میں اپنی ضروریات کا پیٹ ہر طرح بھروں گا اور مزے اُڑاؤں گا، بس یہی میری کامیابی ہے...... اس کے بالکل برعکس ایک مومن کا ایمان واعتقاد یہ ہے کہ میری کامیابی صرف اُن طریقوں پر موقوف ہے جو اللہ رب العزت نے بتائے اور رہبر انسانیت حضرت محمد ﷺ نے برت کر دکھائے ہیں۔ مومن کہتا ہے کہ میں مصیبت جھیلوں گا، اذیت اٹھالوں گا، فاقے کاٹ لوں گا، فقر واحتیاج کی ساری تکلیفیں سہ لوں گا مگر حرام مال کی طرف

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرضِ ناشر

آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھوں گا، یہی میری کامیابی ہے، اور میری کامیابی کا نقطۂ عروج یہ فردوسِ نگاہ تاریخی منظر ہے کہ حق و باطل کا معرکہ برپا ہے، حرب وضرب کا میدان گرم ہے، قضا کے تیر چل رہے ہیں، موت کی تلواریں چمک رہی ہیں، گھمسان کا رن پڑ رہا ہے عین اسی عالم میں ایک کافر حملہ کرتا ہے اور اللہ پر ناقابل تسخیر ایمان رکھنے والے مومن کے سینے میں نیزہ پیوست کر دیتا ہے۔مومن کے حلق سے خون کا فوارہ پھوٹ پڑتا ہے، اس کے باوجود وہ پُر جوش نعرہ لگاتا ہے:
فُزْتُ بِرَبِّ الْكَعْبَةِ رب کعبہ کی قسم مجھے کامیابی مل گئی۔

اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ مردِ مومن کی ایسی عظیم الشان کامیابی کا مزہ ان لوگوں کے لیے کتنا کڑوا ہوگا جو مغربی تہذیب کے پجاری، سائنس اور ٹیکنالوجی کے اسیر اور مادی راحتوں کے غلام ہیں اور جنھیں بھول کر بھی آخرت کا خیال نہیں آتا۔ زیرِ نظر کتاب ایسے لوگوں سے بالخصوص اور عام مسلمانوں سے بالعموم مخاطب ہے۔کتاب کی مصنفہ محترمہ ام منیب سب کی آنکھوں سے غفلت کے پردے اٹھانا چاہتی ہیں۔ وہ فرماتی ہیں کہ ہماری زندگی کا پورا دستور العمل اور ہمارے جینے مرنے کے تمام طور طریقے قرآن وحدیث کے نورانی الفاظ میں بتا دیے گئے ہیں۔
ہماری کتاب ہدایت کا پہلا سبق یہ ہے کہ یہ دنیا فنا پذیر ہے۔ ہماری موجودہ زندگی عارضی ہے۔ہمیں اس دنیا میں اپنی اپنی مقررہ زندگی بسر کر کے اپنی کارگزاری کا کھاتہ لے کر حشر کے ہجوم و ہیجان میں جانا اور مالك يوم الدين کے حضور پیش ہونا ہے۔اس لیے انسان کی اصل کامیابی یہ ہے کہ اس کی نگاہ جلوۂ حقیقت دیکھ لے۔اور اپنی زندگی کا یہ مقصد اچھی طرح سمجھ لے کہ میں صرف رب ذوالجلال کی بندگی کے لیے پیدا ہوا ہوں۔ وہ دنیا کی دلفریبیوں اور نفس کے پھندوں میں نہ پھنسے اور خوب جان لے کہ ؎

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرضِ ناشر

محترمہ نے بڑے سادہ، سلیس اور نفیس اسلوب میں بتایا ہے کہ ہم سب سرائے دنیا کے مسافر ہیں۔ ہمارا کام صرف یہ ہے کہ ہم محکم ایمان اور اعمال صالحہ کی زندگی بسر کریں تاکہ جب رحلت کا وقت آئے تو ہم اپنے خالق و مالک کے حضور حاضر ہو کر اس کی رضا کا تاج پہن لیں۔ انھوں نے زندگی کے انجام کا دلدوز نقشہ کھینچا ہے اور حسن خاتمہ کی مسنون تدابیر بتائی ہیں۔ انھوں نے خبردار کیا ہے کہ رب کریم کی بارگاہ میں سب کے لیے پروانۂ نجات موجود ہے، البتہ اُس کی عدالت میں اس بدبخت کے لیے معافی کا کوئی امکان نہیں جو کفر، شرک بدعت اور زندیقیت کی نجاست میں مبتلا ہے۔ انھوں نے خودکشی کے خوفناک عواقب سے ڈرایا ہے۔ قرض جلد ادا کرنے پر زور دیا ہے اور آخر میں التجا کی ہے کہ اے دارالغرور کے مسافر! چشم زدن کے لیے بھی اللہ رب العزت کی یاد سے غافل نہ رہ۔ محترمہ نے قرآن وحدیث کی روشنی میں بتایا ہے کہ زندگی ایک فرض ہے جسے ادا کرنا چاہیے۔ اس زندگی میں ہم پر اللہ تعالیٰ کے حقوق بھی عائد ہوتے ہیں اور اس کے بندوں کے حقوق بھی واجب ہیں۔ جب یہ حقوق ادا کرنے ضروری ہیں تو یہ بھی ضروری ہے کہ یہ حقوق خوبی اور خوش دلی سے ادا کیے جائیں۔ اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کرتے ہوئے حسن نیت اور اخلاص کا کما حقہ اہتمام کیا جائے۔ اسی طرح بندوں کے حقوق بھی خلوص اور خوبی سے پورے کیے جائیں۔ نماز نہایت توجہ سے خوب دل لگا کر پڑھی جائے۔ قرآن کریم سے ہدایت پانے کے لیے روزانہ کلام الٰہی کی تلاوت اور بامعنی مطالعہ کیا جائے۔ علمائے کرام، والدین، بزرگوں، عزیزوں اور ہمسایوں کا دل سے احترام کیا جائے۔ تبلیغ دین کے فریضے سے کبھی غفلت نہ برتی جائے۔ بال بچوں کی دینی تربیت کی جائے۔ غریبوں، یتیموں، بیواؤں، معذوروں اور کس مپرس شریفوں کی ہمیشہ مدد کی جائے۔ اللہ رب العزت سے حسن خاتمہ کی دعا کی جائے۔ آخری وقت آجائے تو آہ وزاری، چیخ پکار، سینہ کوبی اور نوحہ و ماتم نہ کیا جائے۔ صبر جمیل کا مظاہرہ کیا جائے۔ مسنون طریقے سے غسل اور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرضِ ناشر

کفن کا اہتمام کیا جائے اور دنیا کے مسافر کو سفرِ آخرت پر روانہ کر دیا جائے۔ آخرت کا پہلا اسٹیشن قبر ہے۔ قبر سادہ اور کچی ہونی چاہیے، پختگی و آرائش ممنوع ہے۔ جنازے کے ساتھ جانے والے خاموشی ملحوظ رکھیں اور قبرستان کی سنسان فضا میں اپنے دل کو سمجھائیں کہ ایک دن تجھے بھی اسی شہرِ خموشاں میں آنا ہے۔ یہ سانپ بچھوؤں کا گھر ہے۔ یہ تاریکی اور تنہائی کا نگر ہے۔ اس وحشت کدے میں دھن دولت اور سونے چاندی کے خزف ریزوں کو کوئی نہیں پوچھتا۔ یہاں قلبِ سلیم، ایمان اور اعمالِ صالحہ کا سکّہ چلتا ہے۔ اس لیے ابھی سے آخرت کی تیاری کر لے۔

فیض وفضیلت اور عبرت ونصیحت کی اس کتاب کے میں نہایت اہم اسباق جلوہ نما ہیں۔ کوئی گھر اس کتاب سے خالی اور کوئی فرد اس کے مطالعے سے محروم نہیں رہنا چاہیے۔ یہ کتاب جو بھی عمل کی نیت سے پڑھے گا، ان شاء اللہ وہ اللہ رب العزت کی بارگاہ سے ''فوز کبیر'' کی سند حاصل کر لے گا۔ فاضل مصنفہ نے یہ صدا لگا کر اور دارالسلام نے اس آواز کو تحریری شکل میں آپ کی خدمت میں پہنچا کر ادائے فرض کی مخلصانہ کوشش کی ہے۔ اللہ کرے یہ سعی برگ وبار لائے اور ہم سب کو ایمانِ محکم اور اعمالِ صالحہ کا خوگر بنائے ۔

فقیرانہ آئے صدا کر چلے
میاں خوش رہو ہم دعا کر چلے

اللہ تعالیٰ اس کتاب کی تصحیح، تزئین اور اعلیٰ طباعتی محاسن کے لیے عزیزم حافظ عبدالعظیم اسد، شعبہ تحقیق کے علمائے کرام اور ڈیزائننگ سیکشن سے زاہد سلیم چودھری، محمد عامر رضوان، ہارون الرشید، ابو مصعب اور جملہ اراکین کو جزائے خیر سے نوازے۔

خادم کتاب وسنت
عبدالمالک مجاہد
مدیر: دارالسلام۔ ریاض، لاہور

ذوالحجہ 1427ھ / جنوری 2007ء

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رخت سفر

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَبَعْدُ!

ہر انسان اپنے اس نادیدہ انجام سے خوف زدہ اور اسی پریشانی کا شکار رہتا ہے کہ اس کے ساتھ کیا معاملہ ہوگا؟

یہی وجہ ہے کہ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے سنا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے ہیں:

«مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ أَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ كَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ» قَالَتْ عَائِشَةُ ـ أَوْ بَعْضُ أَزْوَاجِهِ: إِنَّا لَنَكْرَهُ الْمَوْتَ، قَالَ: «لَيْسَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللهِ وَكَرَامَتِهِ، فَلَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ، فَأَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ وَأَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ، وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا حُضِرَ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللهِ وَعُقُوبَتِهِ فَلَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَهَ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ، فَكَرِهَ لِقَاءَ اللهِ وَكَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ»

”جس نے اللہ تعالیٰ سے ملاقات پسند کی، اللہ تعالیٰ اس سے ملاقات پسند فرماتا ہے،

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور جس نے اللہ کی ملاقات کو ناپسند کیا، اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات کرنا نہیں چاہتا'' تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یقیناً ہم سب موت کو ناپسند کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ بات نہیں بلکہ مومن کی موت کا وقت آتا ہے تو اسے اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور اس کی طرف سے تکریم کی خوشخبری دی جاتی ہے اور آئندہ کے لیے اس سے بڑھ کر محبوب چیز اس کے لیے اور کوئی نہیں ہوسکتی، وہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات پسند کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات پسند کرتا ہے۔ اور جب کافر کی موت کا وقت آتا ہے تو اسے اللہ کے عذاب اور سزا کی خوشخبری دی جاتی ہے اور اس کے نزدیک آئندہ کے لیے اس سے زیادہ ناپسندیدہ چیز کوئی نہیں ہوسکتی، لہٰذا وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات نہیں چاہتا، پس اللہ تعالیٰ بھی اس کو دیکھنا نہیں چاہتا۔'' [1]

اس حدیث کی روشنی میں ہمارے لیے ایک ہی راستہ رہ جاتا ہے کہ ہم بارگاہِ الٰہی میں اپنے آپ کو پیشی کے لیے تیار کرلیں۔ یہ تیاری عمل ہی کے ذریعے سے ہوسکتی ہے۔ جس کا عمل اللہ تعالیٰ کے احکام اور سنتِ رسول کے مطابق ہوگا وہ ملاقات کے لیے بے تاب ہوگا اور اللہ تعالیٰ بھی اپنے بندے کے لیے راستے آسان کردے گا۔

اور اگر یہ عمل اللہ تعالیٰ کی نافرمانی، بغاوت، سرکشی اور خواہش نفس پر مبنی ہوگا تو اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے بجائے سزا اس کی منتظر ہوگی۔ نتائج ہمارے سامنے ہیں۔ فیصلہ ہمیں خود کرنا ہے تاکہ ملاقات کا یہ سفر آسانی سے طے ہوسکے۔

محترمہ اُمِ منیب صاحبہ نے اسی سفر کی تیاری کے لیے ہمیں چوکنا کرنا چاہا ہے۔ اللہ تعالیٰ انھیں بہترین جزا عطا فرمائے۔ انھوں نے تعلیم اور تعلم کی بہترین مثال قائم کرتے ہوئے یہ

---

[1] صحيح البخاري، الرقاق، باب : من أحب لقاء الله أحب الله لقاءه، حديث: 6507، وصحيح مسلم، الذكر والدعاء، باب من أحب لقاء الله أحب الله لقاءه، حديث: 2684.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثابت کر دیا ہے کہ تعلیم ہر عمر میں حاصل کی جا سکتی ہے اور اگر اس ''ملاقات'' کا یقین ہو تو تمام راستے بھی آسان ہو جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی اطاعت اور سنتِ رسول ﷺ کی اتباع کی توفیق عطا فرمائے۔

(آمین)

ڈاکٹر سہیل حسن (پی ایچ ڈی حدیث)

ایسوسی ایٹ پروفیسر انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی، اسلام آباد

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زندگی کا سفر

موت ایک ایسی حقیقت ہے جس سے منکرین دین بھی انکار نہیں کرتے۔ اس دنیا میں آنے والے ہر انسان کے تحت الشعور میں یہ بات موجود رہتی ہے کہ کوئی نہ کوئی اس کی موت و حیات کا خالق اور مالک ہے۔ کوئی ایسی ان دیکھی طاقت ہے جو انسان کو عدم سے وجود میں لاتی ہے، اس کی پرورش و پرداخت کرتی ہے، اسے بچے سے جوان اور پھر بوڑھا کر دیتی ہے، بالآخر ایک وقت ایسا آتا ہے جب اس سے نعمتِ زندگی سلب کر لی جاتی ہے۔

اس ''رب'' کو پہچاننے میں تو انسان نے غلطی کی اور ٹھوکر کھائی ہے مگر ایک ایسی نامعلوم ہستی یا طاقت کی ''ربوبیت'' کا احساس اسے تادمِ مرگ رہتا ہے، جس نے اس کے زرِگل سے کلی بننے اور کلی سے پھول بن کر مرجھا جانے تک کے تمام مراحل اپنے اختیار میں رکھے ہیں۔ حتیٰ کہ باری تعالیٰ کے وجود کو نہ ماننے والے بھی فطرت (Nature) یا قوتِ حیات (Vital Force) کے نام سے اس نامعلوم قوت پر ایمان رکھتے ہیں جو ان کی ولادت، زندگی اور وفات کی ذمہ دار ہے۔

صرف اسلام ہی انسان کی عقلِ خام کی رہنمائی کرتا ہے اور یہ بتاتا ہے کہ موت و حیات کی تخلیق کرنے والا اور اسے پالنے پوسنے اور نشو ونما دینے والا ''رب'' اللہ ہے۔ وہی فاطر ہے،

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہی مُحیی ہے اور وہی مُمیت۔

ہر انسان عدم سے وجود میں آیا ہے اور اس حقیقت کا اسے اچھی طرح ادراک بھی ہے قرآن نے انسان سے اس حقیقت کا اقرار کروایا ہے:

﴿هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْـًٔا مَّذْكُوْرًا ۝﴾

''یقیناً (ہر) انسان پر زمانے سے ایک ایسا وقت گزر چکا ہے جب وہ کوئی قابل ذکر شے نہ تھا۔''[1]

اس کے بعد اس کے تخلیقی مراحل میں سے ایک مرحلے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

﴿اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ۖ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ۝﴾

''بے شک ہم نے انسان کو مخلوط نطفے سے پیدا کیا، ہم اسے آزمانا چاہتے ہیں، چنانچہ ہم نے اس کو سننے، دیکھنے والا بنا دیا۔''[2]

گویا انسان کو بصیرت و بصارت اور عقل و خرد سے نواز کر دیگر مخلوقات سے ممتاز کر دیا اور اسے رہنمائی و ہدایت فراہم کر کے امتحان کے لیے اختیار دے دیا:

﴿اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا ۝﴾

''بے شک ہم نے اسے راستے کی ہدایت دی، خواہ شکر گزار بنے یا ناشکرا۔''[3]

ہر شخص روزانہ یہ دیکھتا ہے کہ اس کے امتحان کی مہلت ایک دن اچانک ختم ہو جاتی ہے۔ اچھا خاصا، چلتا پھرتا، ہنستا بولتا اور جیتا جاگتا انسان ساکت وصامت ہو جاتا ہے۔ اور انسانوں ہی کے ہاتھوں پیوندِ خاک کر دیا جاتا ہے مگر اس عام مشاہدے کے باوجود اپنی مہلتِ عمل کی محدودیت کا احساس نہیں ہو پاتا۔

گری ہے جس پہ کل بجلی وہ میرا آشیاں کیوں ہو؟

[1] الدھر 1:76. [2] الدھر 2:76. [3] الدھر 3:76.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زندگی کا سفر

محترمہ اُمِ منیب نے زیرِنظر کتاب میں زیست کے ہر مسافر کو یہی احساس دلانے کی نہایت کامیاب کوشش کی ہے کہ زندگی کا سفر ختم ہونے کو ہے۔ اس امتحان گاہ کی مہلتِ عمل مختصر ہے اور آگے ایک کٹھن، دشوار مرحلہ درپیش ہے۔

فاضل مصنفہ نے ایسے دلنشین اور دل گداز پیرایۂ اظہار میں بھٹکے ہوئے راہی کو منزل کی یاد دلائی ہے کہ بات قاری کے دل میں اتر جاتی ہے اور وہ چونک اٹھتا ہے کہ

دل کے دروازے پہ ہلکی سی یہ دستک کیسی؟

کتاب کے مطالعے سے اپنی موت کے مراحل کا نقشہ سامنے آجاتا ہے اور دل تھرا جاتا ہے کہ جانے کی تیاری تو کی ہی نہیں۔

محترمہ اُمِ منیب بنیادی طور پر ایک ماہرِ تعلیم ہیں اور 25 سال سے زیادہ کے لیل و نہار درس و تدریس کے پیغمبری پیشے میں گزار چکی ہیں۔ ان کا تعلق ایک دیندار علمی گھرانے سے ہے، ان کے والد محترم حدیث کے اسکالر ہیں۔ لائق بیٹی نے تفسیر قرآن کا علم حاصل کیا اور اپنی زندگی خدمتِ دین کے لیے وقف کر دی۔

اس کتاب کے ابواب بھی دراصل ان کے دروس قرآن سے مرتب ہوئے ہیں۔ کتاب کا قاری سے اندازِ تخاطب بھی وہی ہے۔ اپنائیت بھرے لہجے کے ساتھ ساتھ ہر فقرے میں ایک شفیق استاد کی دلسوزی بھی محسوس ہوتی ہے۔ فی الجملہ ایک خوفناک موضوع کے لیے بہت دلکش اسلوب اختیار کیا گیا ہے۔

مصنفہ نے موت کی حقیقت کی طرف متوجہ کرنے کے ساتھ ساتھ موت کی طرف بڑھنے کے مراحل اور موت کے عمل سے گزرنے کے کرب کی یاددہانی بھی قرآن اور حدیث کے حوالوں سے کرائی ہے۔

اس کتاب میں قریب المرگ فرد کے قریب موجود اعزہ و احباب کے فرائض سے لے کر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تغسیل، تجہیز، تکفین، تدفین اور تعزیت سمیت تمام مراحل اور مواقع کے لیے قرآن وحدیث کے احکام مفصل بیان کیے گئے ہیں۔ سنت نبوی ﷺ اور سنن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے استناد کیا گیا ہے۔ یہ کتاب ہر گھر میں موجود رہنی چاہیے۔

اس کتاب کی خاص بات یہ ہے کہ ''آخری رسوم'' کی حیثیت سے ہمارے معاشرے میں رائج ہو جانے والی تمام بدعات کی نشان دہی کی گئی ہے اور دلائل کے ساتھ بدعتوں کا ابطال کیا گیا ہے۔ اس کتاب کا مطالعہ ہر شخص کے لیے اور بالخصوص خواتین کے لیے ازبس ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ محترمہ اُمِ منیب کو اس گراں قدر خدمت کا دنیا اور آخرت دونوں میں بہترین اجر عطا فرمائے۔ یہ کتاب بہت سے لوگوں کی آخرت سنوار دینے کا ذریعہ بن سکتی ہے۔ واللہ المستعان

احمد حاطب صدیقی

اسلام آباد

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اظہارِ تشکر

اللہ تعالیٰ کا بے حد احسان ہے جس نے اس ناچیز کو چھوٹی سی کوشش کی سعادت بخشی۔ بے شک اس کے فضل و کرم کے بغیر یہ کام ناممکن تھا۔

اپنے استادِ محترم جناب ڈاکٹر سہیل حسن صاحب کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتی ہوں جنھوں نے اپنی انتہائی مصروفیات کے باوجود نہ صرف کتاب پر نظرِ ثانی فرمائی، مفید مشوروں سے نوازا بلکہ اس کے لیے پیش لفظ بھی لکھا۔ یہ میرے لیے ایک عظیم اعزاز ہونے کے علاوہ باعثِ حوصلہ افزائی بھی ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ جناب احمد حاطب صدیقی صاحب کی بھی از حد شکر گزار ہوں کہ انھوں نے میری اس کوشش کی بطریقِ احسن اصلاح فرمائی اور اس کی نوک پلک کو سنوارا۔ اپنے مفید اور ماہرانہ مشوروں سے میری رہنمائی فرمائی اور کتاب کے بارے میں اپنی قیمتی رائے کا اظہار فرمایا۔

آخر میں ان تمام کرم فرماؤں کا شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتی ہوں جنھوں نے اس کام میں کسی بھی طرح تعاون کیا، مفید مشوروں سے نوازا اور میری ہمت افزائی فرمائی۔

اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ہمارا حامی و ناصر ہو، اور اس کتاب کو شرفِ قبولیت بخشے اور اس کو ہم سب کے لیے فلاح و نجات کا ذریعہ بنا دے (آمین)

اُمِ منیب

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے مسافر!

ہم سب ایک ان دیکھی راہ کے مسافر ہیں!

مسافر کون؟ سفر کرنے والا۔

سفر کی نوعیت کیا ہے؟ ایک دن کا؟ ایک ہفتے کا؟ ایک سال کا؟ تفریح کے لیے جا رہے ہیں یا کہیں رہنے کے لیے جا رہے ہیں یا کسی سے ملنے کے لیے جا رہے ہیں؟ ساری زندگی کے لیے جا رہے ہیں تو سفر کی تیاری کی نوعیت میں فرق ہوگا۔

کامیاب اور دانا مسافر کون ہے؟ جو سفر کی مدت اور اس کی نوعیت کو مدنظر رکھ کر تیاری کرے، ورنہ سخت مشکل کا سامنا کرنا پڑے گا۔

موت کا سفر ہر انسان کی زندگی کا آخری سفر ہے۔ اسی کو ہم ''سفرِ آخرت'' کہتے ہیں۔

پھر کچھ سفر مجبورًا یا لازمًا کرنا ہوتے ہیں اور کچھ اختیاری لیکن آخری سفر کے لیے کسی کو کوئی اختیار نہیں دیا گیا۔ ہمیشہ کے لیے چلے جانا ہے۔ ہر ایک کو جانا ہے اور یہی آخری ٹھکانہ، آخری منزل اور آخری گھرانا ہے۔ ساتھ ہی جزا اور سزا کا معاملہ بھی ہے۔ سفر کا وقت طے شدہ ہے، اس میں کوئی تبدیلی نہیں اور سب سے بڑی بات کہ اچانک کوچ کرنا ہے۔ واپسی ممکن نہیں۔ خالی ہاتھ جانا ہے، کوئی مددگار ساتھ نہیں اکیلے جانا ہے۔ ہاں! اعمال کی کرنسی ساتھ ہوگی جو روز قیامت کیش ہوگی وہی کام آئے گی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر مسافر کو بس اپنے اعمال ہی ساتھ لے کر جانے ہیں۔ رب کائنات سے ملاقات بھی ہو گی لیکن انسان کتنا نڈر اور کیسا بے خوف بنا ہوا ہے، حالانکہ اس کے لیے کتنی نازک گھڑی اور کیسی کڑی آزمائش آنے والی ہے۔ موت کا سفر سب سے مختلف سفر ہے، اس لیے مسافر کو اس سفر کے لیے باقاعدہ توجہ کی ضرورت ہے۔

یہ دنیا ہم نے بنائی ہے نہ ہم اس کے مالک ہیں۔ اس دنیا کے مالک کی مرضی کے مطابق چلیں گے تو معاملہ صحیح اور سفر کامیاب ہوگا، تب ہی محفوظ منزل تک پہنچیں گے۔ سوچنے کی بات یہ ہے کیا اس سفر کے لیے کچھ تیاری کی ہے؟ کیا کیا کرنا ہے؟ وہ سب جس کا اللہ نے حکم دیا ہے۔ کیا کیا چھوڑنا ہے؟ وہ ساری باتیں جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔

یہ سب کیسے پتہ چلے گا؟ اس کے لیے قرآن پڑھ کر رب کائنات کی مرضی اور اس کے حکم کو جاننا ضروری ہے، پھر یہ کتاب ہدایت پڑھ کر اس پر عمل کرنا بھی شرطِ لازم ہے۔ جو شخص چاہتا ہے کہ اللہ اسے اپنے وفادار بندوں میں شمار کرے، اسے چاہیے کہ وہ قرآن پڑھے اور اسے اپنی زندگی کا رہنما بنا لے۔ اللہ نے موجودہ دنیا کو محدود مدت کے لیے امتحان کے واسطے پیدا کیا ہے۔ ہر آدمی زندگی سے موت کی طرف سفر کر رہا ہے۔ کسی کا سفر دنیا کی خاطر، کسی کا سفر عقبیٰ کی خاطر۔ دونوں قسم کے لوگ صبح کو جوں توں شام کرتے ہیں اور اگلے دن دوبارہ صبح کرتے ہیں تاکہ وہ اپنی پسند کی دنیا میں دوبارہ مصروف ہو جائیں۔ جو شخص اللہ اور آخرت کی فکر میں جی رہا ہے وہ اپنے آپ کو بچا رہا ہے اور جو شخص دنیا کی دلچسپیوں اور اپنے نفس کی خواہشوں میں جی رہا ہے وہ اپنے آپ کو ہلاک کر رہا ہے۔

زندگی کس قدر بامعنی ہے مگر اس کا المناک انجام اسے کس قدر بے معنی بنا دیتا ہے۔ آدمی بظاہر کتنا آزاد ہے مگر موت کے سامنے وہ کتنا مجبور نظر آتا ہے۔ ہر آدمی اپنی زندگی کو بے انتہا تصور کیے ہوئے ہے۔ ہر آدمی موجودہ دنیا میں اپنی ''کل'' کو سنوارنے اور تعمیر کرنے کا ایک

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منصوبہ لیے ہوئے ہے مگر اچانک موت آ کر بتاتی ہے کہ تمھاری ''کل'' اس دنیا میں نہیں بلکہ اگلی دنیا میں شروع ہونے والی ہے۔ جہاں دنیا کے کیلنڈر لپیٹ کر رکھ دیے جاتے ہیں، وہ ابدی دنیا ہے۔ انسان منصوبہ بندی کر سکتا ہے لیکن آخرت کو سامنے رکھ کر کرے تو اس کے لیے بہتر ہے۔ آدمی ''آج'' میں جیتا ہے اور ''کل'' کو یکسر فراموش کیے بیٹھا ہے۔

ہمیں اپنے آج سے کل کی خبر معلوم کرنی ہے۔ آج کے عمل کا نتیجہ کل بھگتنا ہے۔ لوگ موت کی طرف بڑھ رہے ہیں مگر خوش ہیں کہ وہ زندگی کا سفر کاٹ رہے ہیں۔ زندگی ایک بے اعتبار چیز ہے جبکہ موت یقینی ہے۔ ہم زندہ صرف اسی لیے ہیں کہ ابھی ہم مرے نہیں۔ کوئی شخص موت سے نہیں جیت سکتا۔ موت ہمیں عمل کے موجودہ میدان سے ہٹا کر وہاں ڈال دیتی ہے جہاں اپنے اعمال کا یقینی اور ابدی انجام بھگتنا ہے۔

موت ہماری زندگی کا خاتمہ نہیں بلکہ ایک نئی اور ابدی زندگی کا آغاز ہے۔ موت اس لیے آتی ہے کہ وہ انسان کو بتائے کہ اس کی دنیاوی زندگی اختتام کو پہنچی جسے وہ بڑھا نہیں سکتا۔ وہ اللہ کے آگے کس قدر بے بس ہے۔ موت صرف جسم کی ہے ہماری روح کی نہیں۔

اسلام ایک دین کامل اور مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ اس کے احکام انسانی زندگی کے ہر پہلو پر حاوی ہیں۔ جہاں ہمارا دین خوشی کے موقع پر ہمیں بے لگام نہیں چھوڑتا، وہیں صبر جمیل کے ساتھ غم کا سامنا کرنے کے لیے بھی ہماری پوری رہنمائی فرماتا ہے۔

بدقسمتی سے آج کا مسلم معاشرہ قرآن و سنت کی تعلیمات کو فراموش کیے ہوئے ہے۔ امتِ مسلمہ کی اکثریت ہندوانہ رسم و رواج ہی کو دین اسلام سمجھتی ہے، اسی لیے آج کا مسلمان اللہ کے بتائے ہوئے مقصد حیات سے دور ہو گیا ہے اور من مانی کی زندگی بسر کر رہا ہے۔

موت نظام قدرت کی ایک اٹل اور اہم حقیقت ہے۔ موت واقع ہو جاتی ہے تو بے شمار بدعات اور شرکیہ اعمال کیے جاتے ہیں۔ یہ کتاب بہت خیر خواہی کے ساتھ قرآن و سنت کی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے مسافر!

تعلیمات کی روشنی میں مسلمانوں کو ان بدعات سے بچانے کی چھوٹی سی عاجزانہ کوشش ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے۔ میرے اور میرے اہل خانہ کے لیے اسے صدقہ جاریہ بنا دے (آمین)

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ اس کتاب کو ہر پڑھنے والے کے لیے خیر و برکت کا ذریعہ بنائے اور یہ مجموعی طور پر پوری امت مسلمہ کے لیے نفع بخش ثابت ہو۔

﴿رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ۖ إِنَّكَ أَنتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝﴾

''اے ہمارے رب! ہماری طرف سے (یہ خدمت) قبول فرما، بے شک تو سننے اور جاننے والا ہے۔''

طالب دعا

اُمِ منیب

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لائی حیات آئے، قضا لے چلی، چلے

اس کائنات کا ایک خالق ہے۔ اسی نے تمام چیزوں کو بنایا ہے۔ جس طرح اس نے مخلوقات کو زندگی عطا کی ہے، اسی طرح ان کے لیے موت بھی مقرر کر دی۔ موت کے بعد تمام انسانوں کو جمع کیا جائے گا، پھر اللہ تعالیٰ ان سب سے حساب لے گا۔ انسان زندگی چاہتا ہے۔ سوچنے کی بات یہ ہے کہ اس زندگی میں لوگوں کی دوڑ دھوپ کس چیز کے لیے ہے؟ کھانا، کپڑا، مکان، عزت، دولت اور رسم و رواج میں نمود و نمائش کے لیے؟ مگر ان چیزوں کی تگ ودو کرنے والے کو بہت جلد معلوم ہو جاتا ہے کہ دنیا میں صرف موت اس کا استقبال کرنے کے لیے کھڑی ہے۔

دوسروں کی موت ہماری زندگی کی سب سے بڑی معلم ہے۔ ہر موت ہمیں بتاتی ہے کہ ہم اپنے مالک نہیں ہیں۔ ہماری زندگی محض عارضی زندگی ہے۔ موت ہم کو جینا سکھاتی ہے۔ دنیا کی بڑائی صرف امتحان کی غرض سے ہے۔ امیری، غریبی، اچھے، برے حالات، صحت، بیماری سب امتحان کے لیے ہیں۔ دنیا امتحان کی جگہ ہے۔ ہر امتحان کی ایک ٹیکسٹ بک ایک نصابی کتاب ہوتی ہے۔ قرآن اس دنیا کے امتحان کی نصابی کتاب ہے۔ ہر انسان کو قرآنی احکام کے مطابق ہی زندگی بسر کرنی چاہیے۔

قبر دوسری زندگی کا پہلا دروازہ ہے۔ اس دروازے کے ذریعے سے آدمی آج کی دنیا سے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکل کر کل کی دنیا میں داخل ہو جاتا ہے۔ ہم میں سے ہر شخص جو آج قبر کے اِس پار ہے وہ کل اپنے آپ کو قبر کے اُس پار پائے گا۔ ہم میں سے ہر شخص زندگی کے مقابلے میں موت سے زیادہ قریب ہے۔ جو کچھ کل پیش آنے والا ہے، وہ سب آج کی کمائی کا نتیجہ ہو گا۔ کل کے سب مرحلے آج کے اعمال ہی سے آسان یا مشکل ہوں گے۔ جس کو آخرت کا خطرہ نظر آنے لگے وہ دنیا میں نہیں الجھتا۔

جونہی موت پنجہ مارتی ہے، ایک جیتی جاگتی زندگی اچانک بجھ جاتی ہے۔ اگر آدمی صرف اپنی موت ہی کو یاد رکھے تو وہ کبھی سرکشی نہ کرے۔ بہتر زندگی کا واحد راز یہی ہے کہ ہر آدمی اپنی حد میں رہے۔ یہ حدیں کیا ہیں؟ ان کی معلومات قرآن کریم پڑھنے اور سمجھنے سے ملیں گی۔ موجودہ دنیا عمل کی جگہ اور آخرت اپنے عمل کا نتیجہ پانے کی جگہ ہے۔ آخرت کے لیے جو کچھ کرنا ہے اسی موجودہ دنیا میں کرنا ہے۔ اس کے بعد کیے ہوئے کو بھگتنا ہے۔ موجودہ زندگی کا عرصہ بہت کم ہے۔ آخرت میں ہر شخص وہی فصل کاٹے گا جو اس نے موت سے پہلے دنیا میں بوئی تھی۔ موت ہماری زندگی کا خاتمہ نہیں بلکہ ہماری ہمیشہ کی زندگی کا آغاز ہے۔ دنیا اور آخرت کی کامیابی توحید و سنت کو اپنانے میں ہے۔ قرآن و حدیث کے احکام کے مطابق زندگی گزارنے میں ہے۔ قرآن اور سنت کی اتباع ہی دراصل جنت کا راستہ ہے۔

مقصد حیات

دنیا میں آنے کا نام زندگی اور دنیا سے واپسی کا نام موت ہے۔ اس آنے اور جانے کے درمیان جو مختصر وقت ملا ہے وہ عرصۂ امتحان ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے:

﴿الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ط وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفُوْرُ﴾

”وہ جس نے موت و حیات کو پیدا کیا تاکہ وہ تمھیں آزمائے کہ تم میں سے کون عمل

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں زیادہ اچھا ہے۔ اور وہ زبردست ہے، خوب بخشنے والا۔''[1]

یعنی انسان دنیا میں آزمائش اور امتحان میں ہے۔ اچھے کام کا صحیح حق وہی ادا کر سکتا ہے اور صحیح فائدہ وہی اٹھا سکتا ہے جو قرآن وحدیث کا علم حاصل کرتا ہے اور اچھے اور صحیح عمل سے آگاہی حاصل کرتا ہے، پھر زندگی کا مقصد یوں بیان فرمایا:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ۝﴾

''اور میں نے جن اور انسان اسی لیے تو پیدا کیے ہیں کہ وہ میری ہی عبادت کریں۔''[2]

دنیا دارالامتحان ہے اور اس کی ٹیکسٹ بک، سلیبس، گائیڈ بک، انسٹرکشن بک اور تربیتی کورس کا نصاب، مکمل ضابطۂ حیات قرآن ہے۔ اللہ کے احکام کو جان کر ہی اس کی بندگی، غلامی اور اطاعت ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿وَهَٰذَا ذِكْرٌ مُّبَارَكٌ أَنزَلْنَاهُ ۚ أَفَأَنتُمْ لَهُ مُنكِرُونَ ۝﴾

''اور یہ (قرآن) بابرکت ذکر ہے جسے ہم نے نازل کیا ہے، کیا پھر تم اس کے منکر ہو؟''[3]

یعنی اس سے انکار کرتے ہو؟ اس سے دوری اختیار کرتے ہو؟ اس سے غفلت اور بے نیازی برتتے ہو؟ کیا اس کی بات نہیں مانو گے؟ یہ تو ہم نے بھیجا ہے اور تمھاری ہی بھلائی کے لیے بھیجا ہے، یہ تو بہت ہی برکت والا قرآن ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبَارَكٌ لِّيَدَّبَّرُوا آيَاتِهِ وَلِيَتَذَكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ ۝﴾

''(یہ قرآن) ایک کتاب ہے، ہم نے اسے آپ کی طرف نازل کیا، بڑی برکت والی ہے، تاکہ وہ اس کی آیتوں پر غور کریں اور عقل منداس سے نصیحت حاصل کریں۔''[4]

[1] الملك 2:67. [2] الذّٰريٰت 56:51.
[3] الأنبياء 50:21. [4] صٓ 29:38.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لائی حیات آئے، قضا لے چلی، چلے

اللہ تعالیٰ بندوں کی غفلت کا شکوہ فرماتے ہیں:

﴿اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ۝﴾

''کیا پھر وہ لوگ قرآن میں غور وفکر نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر تالے لگے ہوئے ہیں؟''[1]

اللہ تعالیٰ بندوں کے لیے بہترین نمونہ نبی مکرم ﷺ کو قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ یَرْجُوا اللّٰهَ وَ الْیَوْمَ الْاٰخِرَ وَ ذَكَرَ اللّٰهَ كَثِیْرًا ۝﴾

''یقیناً تمھارے لیے رسول اللہ (کی ذات) میں بہترین نمونہ ہے، ہر اس شخص کے لیے جو اللہ (سے ملاقات) اور یوم آخرت کی امید رکھتا ہے، اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرتا ہے۔''[2]

اطاعت رسول کو دوسری جگہ یوں بیان فرمایا:

﴿مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَمَنْ تَوَلّٰی فَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ عَلَیْهِمْ حَفِیْظًا ۝﴾

''جس نے رسول کی اطاعت کی تو اس نے اللہ کی اطاعت کی، اور جس نے منہ موڑا تو ہم نے آپ کو ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا۔''[3]

اس ایک مختصر سے جملے میں نبی اکرم ﷺ کی اطاعت اور اتباع، دونوں کو تمام مسلمانوں پر لازم قرار دیا گیا ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْۤا اَعْمَالَكُمْ ۝﴾

''اے ایمان والو! تم اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو، اور اپنے عملوں کو

---

[1] محمد 24:47. [2] الأحزاب 21:33. [3] النسآء 80:4.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باطل نہ کرو۔''[1]

یعنی نافرمانی کر کے اپنے اعمال غارت نہ کرو۔

اطاعت کیا ہے؟ اپنی مرضی اور اپنی خواہشات کو اللہ کی مرضی کے تابع کر دینا۔ اللہ کی مرضی جاننے کے لیے ایک مسلمان کو قرآن و حدیث کا علم حاصل کرنا چاہیے تاکہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی مکمل فرمانبرداری اور اطاعت کی جا سکے۔ حکم اللہ کا اور عمل کا طریقہ نبی ﷺ کا۔ دین دراصل اللہ تعالیٰ کے احکام اور نبی ﷺ کے اسوۂ حسنہ کا مجموعہ ہے۔ زندگی گزارنے کے آداب سے لے کر موت کا سامنا کرنے کے آداب تک سب آپ ﷺ نے سکھا دیے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کی ساری اولادیں سوائے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے آپ ﷺ کی زندگی میں فوت ہو گئیں۔ آپ ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات ہوئی، کتنے ہی جانثار صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم شہید اور فوت ہوئے۔ خود نبی اکرم ﷺ نے وفات پائی۔ غم کے ان تمام مواقع پر کیا معاملہ کیا گیا؟ جو کچھ اس وقت کیا گیا وہی دین ہے اور وہی سب کچھ ہمیں بھی کرنا ہے۔ ہمیں بھی اپنی زندگی میں پیش آنے والے ایسے تمام غم اور دکھ کے مواقع پر رسول اللہ ﷺ کی اتباع کرنی ہے، اسی میں ہماری فلاح ہے۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ قرآن و حدیث نے موت کے ان لمحات کی وضاحت کس طرح کی ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿قُلْ يَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ۝﴾

''کہہ دیجیے: تمھیں موت کا فرشتہ فوت کرتا ہے جو تم پر مقرر کیا گیا ہے، پھر تم اپنے رب ہی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔''[2]

ہر فرد کی روح نکالنے کے لیے موت کا فرشتہ مقرر ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ

[1] محمد 33:47۔ [2] السجدة 11:32۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُونَ ﴾

''اور وہی اپنے بندوں پر غالب ہے، اور تم پر محافظ (فرشتے) بھیجتا ہے، حتی کہ جب تم میں سے کسی ایک کی موت کا وقت آتا ہے تو ہمارے فرشتے اس کی روح قبض کر لیتے ہیں اور وہ اس میں کوتاہی نہیں کرتے۔''[1]

ایک اور جگہ فرمایا:

﴿نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ ﴾

''ہم ہی نے تمھارے درمیان موت مقدر کر دی ہے، اور ہم عاجز نہیں۔''[2]

سورۂ نساء میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿أَيْنَ مَا تَكُونُوا يُدْرِككُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِي بُرُوجٍ مُّشَيَّدَةٍ ﴾

''تم جہاں کہیں بھی ہو گے، موت تمھیں پا لے گی، خواہ تم مضبوط قلعوں میں ہو۔''[3]

اسی طرح ہر جاندار کو موت کی اٹل حقیقت سے آگاہ کرتے ہوئے فرمایا:

﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ثُمَّ إِلَيْنَا تُرْجَعُونَ ﴾

''ہر جاندار موت کا مزہ چکھنے والا ہے، پھر تم ہماری ہی طرف لوٹائے جاؤ گے۔''[4]

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ وَنَبْلُوكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً وَإِلَيْنَا تُرْجَعُونَ ﴾

''ہر نفس موت کو چکھنے والا ہے، اور ہم تمھیں پرکھنے کے لیے، برائی اور بھلائی سے آزماتے ہیں، اور آخر کار تمھیں ہماری ہی طرف پلٹنا ہے۔''[5]

---

[1] الأنعام 61:6. [2] الواقعة 60:56. [3] النسآء 78:4.
[4] العنکبوت 57:29. [5] الأنبیآء 35:21.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسا کس لیے ہوگا؟ قیامت کے روز اپنا حساب کتاب دینے کے لیے، اس دنیا میں کیے گئے ہر اچھے اور برے عمل کا حساب ہوگا۔ اس کے بعد اللہ جنت اور دوزخ کا فیصلہ کرے گا۔ وہ ہمارے رزلٹ کا دن ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے اس دن کے لیے ہر انسان کو اس کی تیاری کے سامان سے آگاہ فرما دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ○﴾

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے اس طرح ڈرو جس طرح اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تمھیں موت نہ آئے مگر اس حالت میں کہ تم مسلمان ہو۔''[1]

یعنی مرتے دم تک مسلمان رہنا، اللہ کے فرمانبردار بندے بن کر رہنا، اور ساتھ ہی بندے کو یہ دعا بھی سکھا دی:

﴿رَبِّ قَدْ اٰتَیْتَنِیْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِیْ مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ ۚ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۫ اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ○﴾

''اے میرے رب! تو نے مجھے کچھ حکومت دی ہے اور مجھے خوابوں کی تعبیر سکھائی ہے، اے آسمان اور زمین پیدا کرنے والے! تو ہی دنیا اور آخرت میں میرا کارساز ہے، تو مجھے اسلام پر موت دے اور مجھے صالحین کے ساتھ ملا۔''[2]

اس تلخ اور اٹل حقیقت کو سمجھ کر انسان ایسی زندگی گزارے کہ وہ اس آیت کا مصداق بنے:

﴿قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ۙ﴾

''کہہ دیجیے: بے شک میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت، (سب

---

[1] آل عمران 102:3۔ [2] یوسف 101:12۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کچھ) اللہ رب العالمین ہی کے لیے ہے۔“ [1]

اور یہی وہ الفاظ ہیں جو انسان کو انتہائی غم اور دکھ کے موقع پر رب کی یاد دلا کر صبر پر آمادہ کرتے ہیں، لہٰذا یہ الفاظ تعزیت کے لیے میت کے گھر والوں سے کہنے چاہئیں تاکہ ان کو تسلی ہو۔ اور وہ اس تکلیف دہ موقع پر اسی ردعمل کا مظاہرہ کریں جو اللہ تعالیٰ کو مومن سے مطلوب ہے۔

ہمارا دنیا میں آنا ہماری مرضی سے ہوتا ہے نہ دنیا سے جانا ہمارے اختیار میں ہے۔ حقیقت یہی ہے:

لائی حیات آئے، قضا لے چلی، چلے
اپنی خوشی سے آئے، نہ اپنی خوشی چلے

[1] الأنعام 6:162.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقتِ رخصت آخری چند گھڑیاں

زندگی کا سفینہ جب کنارے پر آ لگتا ہے تو ایک اندرونی حس ''موت کے مسافر'' کو مطلع کر دیتی ہے کہ اب عمر کی نقدی ختم ہوئی۔ کوچ کا وقت آ پہنچا اور روانگی شروع ہونے والی ہے۔ ہم دنیا سے روانگی کی تیاری کس طرح کریں؟ آیئے رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ بابرکت سے رہنمائی حاصل کریں۔

- مریض کے لیے ضروری ہے کہ اللہ کے فیصلے پر راضی رہے، تقدیر پر صبر کرے اور اپنے پروردگار کے بارے میں حسن ظن رکھے، یہ بات اس کے حق میں بہت مفید ہے۔ ارشاد گرامی ہے:

«لَا يَمُوتَنَّ أَحَدُكُمْ إِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللهِ [عَزَّوَجَلَّ]»

''تم میں سے جو بھی فوت ہو رہا ہو اسے اپنے رب کے بارے میں حسن ظن رکھنا چاہیے۔''[1]

- ہر مریض کو چاہیے کہ خوف اور امید کی درمیانی کیفیت میں رہے، اپنے گناہوں پر اللہ تعالیٰ کی سزا سے ڈرتا رہے اور اپنے رب کی رحمت کا امیدوار بھی ہو۔
- اسے موت کی تمنا ہرگز نہیں کرنی چاہیے، خواہ مرض کتنا ہی سخت ہو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے

---

[1] صحيح مسلم، الفتن، باب الأمر بحسن الظن بالله تعالى عند الموت، حديث :2877.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

«لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ مِنْ ضُرٍّ أَصَابَهُ، فَإِنْ كَانَ لَابُدَّ فَاعِلًا فَلْيَقُلْ: اللّٰهُمَّ! أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِّي، وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّي»

''تم میں سے کوئی شخص کسی تکلیف (یا مرض) کی وجہ سے جو اُس کو پہنچی ہے، موت کی ہرگز آرزو نہ کرے۔ اگر کسی وجہ سے مجبور ہو جائے تو یہ الفاظ کہے: اے اللہ! مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک زندگی میرے لیے بہتر ہے اور مجھے موت اس وقت دے جب موت میرے لیے بہتر ہو۔''[1]

نبی اکرم ﷺ نے موت کی تمنا نہ کرنے کی حکمت یوں بیان فرمائی:

«وَلَا يَتَمَنَّى أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ، إِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَّزْدَادَ خَيْرًا، وَإِمَّا مُسِيئًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَّسْتَعْتِبَ»

''تم میں سے کوئی ایک موت کی آرزو نہ کرے اگر وہ نیک ہے تو شاید زیادہ نیکیاں کر سکے اور اگر بدکار ہو تو توبہ کرکے اللہ کو راضی کر سکے۔''[2]

❸ اگر اس کے ذمے لوگوں کے حقوق ہوں تو بقدر امکان ادا کر دے ورنہ وصیت کر جائے۔

رسول اکرم ﷺ نے وصیت جلدی کرنے کا حکم دیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

«مَا حَقُّ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ لَّهُ شَيْءٌ يُّوصِي فِيهِ يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ»

''کسی مسلمان کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ دو راتیں بھی اس حال میں گزارے کہ وہ

---

[1] صحيح البخاري، المرض، باب تَمَنّي المريض الموت، حديث :5671.

[2] صحيح البخاري، المرض، باب تمني المريض الموت، حديث :5673.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی چیز کی وصیت کرنا چاہتا ہو مگر اس کی وصیت تحریری شکل میں اس کے پاس موجود نہ ہو۔‘‘ [1]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں:

’’جب سے میں نے یہ فرمان رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے مجھ پر ایک رات بھی ایسی نہیں گزری جبکہ وصیت نامہ میرے پاس نہ ہو۔‘‘ [2]

- اسے اپنے مال میں ایک تہائی کی وصیت کا حق ہے۔ اس سے زیادہ جائز نہیں، البتہ اس سے کم افضل ہے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ غیر وارث رشتہ داروں کے لیے وصیت کرے۔ اس وصیت پر دو عادل مسلمانوں کی گواہی ہو۔ اگر دو مسلمان نہ ملیں تو دو غیر مسلم ہی سہی مگر ایسے ہوں کہ ان کی گواہی شک کے موقع پر قابل اعتماد ہو۔
- والدین اور قریبی رشتہ دار جو میراث کے شرعاً حقدار ہیں، ان کے لیے وصیت کرنا جائز نہیں۔ ظالمانہ وصیت باطل اور ناقابل قبول ہے۔
- مرنے والے کے حق میں یہ بہت ہی اچھا ہے کہ وہ اپنے اہل وعیال کو جنازے سے متعلقہ بدعتوں سے نہایت سختی سے منع کر جائے۔

موت کا مقام

سورۂ لقمان میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ ۚ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ ۭ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ۭ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌۢ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ﴾

[1] صحيح البخاري، الوصايا، باب الوصايا، حديث :2738.

[2] صحيح مسلم، الوصية، باب: وصية الرجل مكتوبة عنده، حديث :1627.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”بے شک قیامت کا علم اللہ ہی کے پاس ہے اور وہی بارش نازل کرتا ہے اور وہی جانتا ہے جو ماؤں کے پیٹوں میں ہے، اور کوئی نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کام کرے گا، اور کوئی نہیں جانتا کہ وہ کس زمین میں مرے گا، بے شک اللہ خوب جاننے والا، خوب باخبر ہے۔“ [1]

موت کی بے چینیوں میں بھی مسلمان کو خوف اور امید کی درمیانی کیفیت میں رہنا چاہیے۔ گناہوں پر اللہ تعالیٰ کی سزا کا خوف بھی طاری ہو تو اس کے ساتھ ساتھ اپنے رب کی رحمت کا امیدوار بھی رہے۔ اللہ کے بارے میں ہمیشہ اچھا گمان رکھنا چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لَا يَمُوتَنَّ أَحَدُكُمْ إِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللهِ [عَزَّوَجَلَّ]»

”تم میں سے ہر ایک کو اس حال میں موت آئے کہ وہ اللہ عزوجل کے ساتھ اچھا گمان رکھتا ہو۔“ [2]

مقررہ وقت

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی موت کا وقت مقرر کر دیا ہے اس میں کسی قسم کی کوئی تاخیر نہیں ہوگی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ○﴾

”اور اگر اللہ لوگوں کے ظلم پر ان کا مواخذہ کرے تو زمین پر کوئی چلنے والا (جاندار) نہ چھوڑے، لیکن وہ ایک مقرر وقت تک انھیں ڈھیل دیتا ہے، پھر جب ان کا مقرر وقت

---

1 لقمان 34:31.

2 صحیح مسلم، الفتن، باب الأمر بحسن الظن باللّٰہ تعالی عند الموت، حدیث: 2877.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپہنچتا ہے تو وہ ایک گھڑی بھی آگے پیچھے نہیں ہوسکتے۔''[1]

اسی بات کو دوسرے مقام پر یوں بیان فرمایا:

﴿وَ مَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ؕ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۚ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا ؕ وَ سَنَجْزِي الشّٰكِرِيْنَ ۝﴾

''اور کوئی جاندار اللہ کے حکم کے بغیر مر نہیں سکتا، اس نے موت کا وقت لکھا ہوا ہے اور جو کوئی دنیا کا بدلہ چاہتا ہو، تو ہم اسے دنیا ہی میں کچھ دے دیتے ہیں اور جو کوئی آخرت کا بدلہ چاہتا ہو تو ہم اسے آخرت میں کچھ دے دیتے ہیں اور ہم شکر ادا کرنے والوں کو اچھی جزا دیں گے۔''[2]

فرمانِ نبوی ہے کہ یہ سب کچھ بچے کے لیے ماں کے پیٹ ہی میں لکھ دیا جاتا ہے۔[3]

موت کے بعد کی بدعات

موت واقع ہو جانے پر لواحقین کا میت کے گرد بیٹھ کر ذکر کرنا، نوحہ و بین کرنا، بال نوچنا، گالوں پر طمانچے مارنا، گریبان پھاڑنا، چھاتی پیٹنا، زور زور سے رونا، چلانا، میت گھر میں ہو تو چودہ بار سورۂ بقرہ پڑھنا، میت کے سرہانے ڈھائی پارے پڑھنا، میت کی چارپائی کے نیچے سرہانے کی طرف کچے چاول یا گندم رکھنا اور دفنانے کے بعد اسے خیرات کر دینا، بیوی کے فوت ہونے پر خاوند کو غیر محرم قرار دے کر میت کے پاس آنے دینا نہ اسے دیکھنے دینا، اسی طرح شوہر کے فوت ہونے پر یہی معاملہ بیوی سے کرنا، یہ سب بدعات ہیں، ان کا دین سے کوئی تعلق نہیں۔

[1] النحل 61:16. [2] آل عمران 145:3.

[3] صحيح البخاري، بدء الخلق، باب ذكر الملائكة صلوات الله عليهم، حديث :3208.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانے والے کو ہم کیسے رخصت کریں؟

انسان جب اس دنیا سے اگلی اور ابدی منزل کی طرف سفر شروع کر رہا ہوتا ہے تو وہ بڑی پریشان کن حالت سے دوچار ہوتا ہے، اس لیے لواحقین اگر احتیاط سے کام لیں تو انجام اچھا ہوسکتا ہے۔ جب کوئی نزع کی حالت میں ہو اور مرنے لگے تو جو بھی پاس ہو اس کو مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھنا چاہیے۔

- کلمۂ توحید کی تلقین کرے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ عِنْدَ الْمَوْتِ، دَخَلَ الْجَنَّةَ يَوْمًا مِّنَ الدَّهْرِ، وَإِنْ أَصَابَهُ قَبْلَ ذٰلِكَ مَا أَصَابَهُ»

''اپنے مرنے والوں کو ''لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ'' کی تلقین کیا کرو۔ جس نے مرتے وقت لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ کہا وہ بالآخر جنت میں جائے گا، خواہ اس سے پہلے کتنی ہی سزا ملے۔''[1]

سند قابلِ اعتماد ہے، کلمہ طیبہ کی تلقین اس طرح کرے کہ لا الہ الا اللہ کو اس کے سامنے اونچی آواز سے پڑھے اور اسے پڑھنے کے لیے کہے۔

[1] موارد الظمآن: 463/2، حدیث: 719.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

«إِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِيضَ أَوِ الْمَيِّتَ فَقُولُوا خَيْرًا ، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ»

''جب تم کسی مریض یا مرنے والے کے پاس ہو تو صرف اچھی بات کہو کیونکہ فرشتے بھی تمھاری بات پر آمین کہتے ہیں۔''[1]

اگر قریب المرگ شخص دعا یا نماز پڑھنا چاہے تو اس کی مدد کی جائے۔ قریبی عزیزوں کو اس پر ہاتھ پھیر کر معوذتین، سورۂ اخلاص اور مسنون دعائیں پڑھ کر اس پر دم کرنا چاہیے جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ کے لیے کیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا معوذتین پڑھ کر رسول اللہ ﷺ کو دم کرتی جاتی تھیں اور برکت کی امید میں آپ ﷺ کا ہاتھ آپ ﷺ کے جسم مبارک پر پھیرتی جاتی تھیں۔[2]

- سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: وفات کے وقت نبی اکرم ﷺ کے سامنے پانی کا ایک کٹورا رکھا تھا۔ آپ ﷺ اپنے دونوں ہاتھ پانی میں ڈالتے اور منہ پر پھیرتے اور فرماتے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ۔

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، بے شک موت کے لیے سختیاں ہیں۔''[3]

دوسری حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ یا انگلی کو اٹھایا اور فرمایا:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاَلْحِقْنِيْ بِالرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى۔

''اے اللہ مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما اور مجھے رفیق اعلیٰ سے (اپنے ساتھ) ملا۔''[4]

---

[1] صحيح مسلم، الجنائز، باب ما يقال عند المريض والميت، حديث: 919.

[2] صحيح البخاري، المغازي، باب مرض النبي ﷺ ووفاته، حديث: 4439.

[3] صحيح البخاري، المغازي، باب مرض النبي ﷺ ووفاته، حديث: 4449.

[4] صحيح البخاري، المرض، باب تمني المريض الموت، حديث: 5674.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ آپ ﷺ کا آخری کلام تھا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہر مسلمان کا آخری کلام بھی کلمۂ توحید ہو۔ (آمین)

حسن خاتمہ کی علامات

- کلمۂ توحید کی توفیق مل جانا۔
- پیشانی پر پسینہ آنا۔ حضرت بریدہ بن الحصیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

«مَوْتُ الْمُؤْمِنِ بِعَرَقِ الْجَبِينِ»

''مومن کی پیشانی پر موت کے وقت پسینہ ہوتا ہے۔''[1]

خودکشی

خودکشی یا خودسوزی ہمارے دین اسلام میں حرام اور کبیرہ گناہ ہے۔ ایک حدیث قدسی میں رب العالمین ارشاد فرماتے ہیں:

«بَدَرَنِي عَبْدِي بِنَفْسِهِ، حَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ»

''میرے بندے نے جان نکالنے میں مجھ پر جلدی کی، اس کی سزا کے طور پر میں نے اس پر بہشت حرام کر دی ہے۔''[2]

اللہ کے رسول ﷺ خودکشی کرنے والے اور مقروض کی نماز جنازہ نہیں پڑھتے تھے۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا:

«أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِرَجُلٍ قَتَلَ نَفْسَهُ بِمَشَاقِصَ، فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ»

[1] مسند أحمد: 357/5.

[2] صحيح البخاري، الجنائز، باب ما جاء في قاتل النفس، حديث: 1364.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''نبی ﷺ کے پاس ایک ایسا آدمی لایا گیا جس نے نیزے سے خودکشی کی تھی، آپ نے اُس پر جنازہ نہیں پڑھا۔'' [1]

مقروض

سیدنا عبداللہ بن ابی قتادہ اپنے والد ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس ایک انصاری شخص کا جنازہ لایا گیا کہ آپ نماز جنازہ پڑھائیں تو نبی ﷺ نے فرمایا:

«صَلُّوا عَلٰی صَاحِبِکُمْ فَإِنَّ عَلَيْهِ دَيْنًا»

''تم اپنے ساتھی کا جنازہ پڑھو، (میں اس لیے نہیں پڑھتا) کہ اس پر قرض ہے۔''

ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ وہ میں ادا کروں گا، تب نبی ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔ [2]

موت کی سختی

موت کی سختی کا حال صرف وہی جانتا ہے جس پر گزر چکی ہے، دوسرا محض قیاس کر سکتا ہے یا مرنے والے کی حالت دیکھ کر کچھ اندازہ لگا سکتا ہے، موت براہ راست روح کو کھینچتی ہے جو بدن کے سارے اعضاء میں پھیلی ہوئی ہے۔ کمزوری کی وجہ سے انسان میں اتنی قوت نہیں رہتی کہ وہ کراہنے ہی سے کچھ آرام پا لے۔ سب سے پہلے پاؤں ٹھنڈے ہوتے ہیں اور وہیں سے پہلے روح کھینچی جاتی ہے، پھر پنڈلیوں اور رانوں سے روح کھینچی جاتی ہے، اسی طرح ہر عضو ٹھنڈا ہوتا رہتا ہے، اور ہر عضو کو اتنی ہی تکلیف ہوتی ہے جس قدر زندگی میں اسے کاٹنے سے ہوتی ہے یہاں تک کہ روح حلق تک پہنچتی ہے تو آنکھوں سے نور جاتا رہتا ہے، پھر منہ

[1] صحيح مسلم، الجنائز، باب ترك الصلاة على القاتل نفسه، حديث: 978.

[2] سنن النسائي، الجنائز، باب الصلاة على من عليه دين، حديث: 1962.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ذریعے سے روح نکل جاتی ہے۔ نبی ﷺ دعا کیا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ... اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ

''اے اللہ! میں زندگی اور موت کی آزمائش سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔''[1]

[1] صحيح البخاري، الأذان، باب الدعاءِ قبل السلام، حديث :832.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وفات کے بعد

وفات کے بعد اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھا جائے، میت کی آنکھیں بند کر دی جائیں، ہاتھ پاؤں سیدھے کر دیے جائیں، سر کے نیچے سے تکیہ نکال دیا جائے، مصنوعی دانت، کانٹیکٹ لینز، ڈرپ کی سوئی (کینولا) بھی نکال دی جائے، اگر منہ کھلا ہے تو چوڑی پٹی ٹھوڑی سے نکال کر سر پر باندھ دیں، ایک پٹی سے دونوں پاؤں باندھ دیں اور نہلاتے وقت کھول دیں، پھر میت کو چادر سے ڈھانپ دیا جائے۔ مرنے والے کی خوبیوں اور نیکیوں کا تذکرہ کرنا چاہیے اور یہ الفاظ کہنے چاہئیں:

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ، اَللّٰھُمَّ أْجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاَخْلِفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْھَا۔

”بے شک ہم اللہ ہی کے لیے ہیں اور بے شک ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ اے اللہ! مجھے اس مصیبت کے عوض بہتر اجر دے اور اس سے زیادہ بہتر بدلہ عطا فرما۔“ [1]

تجہیز وتکفین میں جلدی کی جائے، نقل مکانی سے احتراز کیا جائے، جنازہ لے جانے میں جلدی کرنی چاہیے۔

[1] صحیح مسلم، الجنائز، باب مایقال عند المصیبة، حدیث : 918.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وفات کے بعد

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ، فَإِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّمُونَهَا إِلَيْهِ، وَإِنْ تَكُ سِوَى ذٰلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُونَهُ عَنْ رِّقَابِكُمْ»

''جنازے کے معاملے میں جلدی سے کام لو۔ اگر مرنے والا نیک ہے تو اس کے لیے بھلائی ہے، لہٰذا اسے بھلائی کی طرف جلدی پہنچاؤ۔ اگر مرنے والا گناہ گار ہے تو اس کے لیے برائی ہے، لہٰذا اسے اپنے کندھوں سے جلد اتار دو۔'' [1]

اگر میت پر قرض ہے تو جلد از جلد ادا کر دیا جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهِ حَتّٰى يُقْضٰى عَنْهُ»

''مومن کی روح ادائے قرض تک، قرض کے ساتھ معلق رہتی ہے۔'' [2]

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«يُغْفَرُ لِلشَّهِيدِ كُلُّ ذَنْبٍ إِلَّا الدَّيْنَ»

''سوائے قرض کے شہید کے سارے گناہ معاف ہو جائیں گے۔'' [3]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی مقروض میت پر ادائے قرض تک نماز جنازہ نہیں پڑھتے تھے۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ مَّاتَ وَهُوَ بَرِيءٌ مِّنْ ثَلَاثٍ: الْكِبْرِ وَالْغُلُولِ وَالدَّيْنِ، دَخَلَ الْجَنَّةَ»

''جو آدمی اس حال میں فوت ہو کہ وہ تین چیزوں تکبر، مال غنیمت میں خیانت اور

---

[1] صحيح البخاري، الجنازة، باب السرعة بالجنازة، حديث: 1315.

[2] جامع الترمذي، الجنائز، باب ماجاء أن نفس المومن......، حديث: 1078.

[3] صحيح مسلم، الإمارة، باب من قتل في سبيل الله......، حديث: 1886.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرض سے پاک ہو وہ سیدھا جنت میں جائے گا۔" ❶

گھر والوں کو صبر اور تقدیر پر راضی رہنے کی تلقین کی جائے، بلاشبہ صبر ابتدائے صدمہ کے وقت ہی ہوتا ہے۔ اولاد کی وفات پر صبر کرنا بڑے اجر و ثواب کا باعث ہے۔ اس بارے میں کئی احادیث ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«أَيُّمَا امْرَأَةٍ مَّاتَ لَهَا ثَلَاثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ كَانُوا لَهَا حِجَابًا مِّنَ النَّارِ»، قَالَتِ امْرَأَةٌ: وَاثْنَانِ؟ قَالَ: «وَاثْنَانِ»

"جس عورت کے تین بچے فوت ہو گئے، وہ آگ سے رکاوٹ بن جائیں گے۔"
ایک عورت نے دریافت کیا: دو کا کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "دو کا بھی یہی حکم ہے۔" ❷

غسل میت

اخلاص نیت سے محض رضائے الٰہی اور اپنے گناہوں کی مغفرت حاصل کرنے کی غرض سے میت کو غسل دیا جائے۔ میت کو اہل علم اور قریبی رشتہ دار ہی غسل دیں جیسا کہ نبی مکرم ﷺ کو حضرت علی، حضرت عباس اور حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہم نے غسل دیا۔ ❸

بیوی اپنے شوہر کی اور شوہر اپنی بیوی کی میت کو غسل دے سکتا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو غسل دیا۔ ❹

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ان کی زوجہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے غسل دیا۔ ❺

❶ جامع الترمذي، السير، باب ماجاء في الغلول، حديث: 1572.
❷ صحيح البخاري، الجنائز، باب فضل من مات له ولد فاحتسب، حديث: 1249.
❸ المستدرك للحاكم: 362/1.
❹ سنن الدار قطني: 78/2.
❺ الموطأ للإمام مالك، الجنائز، باب غسل الميت: 149/1.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غسل کے لیے سامان

● بیری کے پتے ● صابن یا شیمپو ● کافور ● روئی ● کپڑے کے دستانے یا کپڑے کے ٹکڑے ● جسم خشک کرنے کے لیے تولیہ یا کوئی صاف کپڑا ● چادریں جو میت پر پردہ کے لیے استعمال ہوں گی اور اٹھانے کے لیے بھی ● پھول دار گہرے رنگوں کی چادر جو میت کے اوپر ڈال کر غسل دیا جائے گا تاکہ گیلا ہونے کی صورت میں میت کا پردہ رہے۔

طریقۂ غسل

● نہلانے کی جگہ ایسی ہو جہاں پردے کا پورا انتظام ہو۔ بیری کے پتے باریک کوٹ کر تھوڑے سے پانی میں خوب جوش دیے جائیں، پھر باقی نیم گرم پانی میں ملا کر خوب ہاتھ سے ہلایا جائے تاکہ جھاگ پیدا ہو (بیری کے پتے نہ ملیں تو صابن اور شیمپو بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔) صرف نہلانے والے لوگ پاس ہوں۔ جس تختے پر نہلایا جائے وہ سر کی طرف سے ذرا اونچا ہونا چاہیے تاکہ پانی آسانی سے بہ جائے۔

● اب میت کو سر سے اٹھا کر آہستگی سے بیٹھا ہونے کی وضع کے قریب کر کے پیٹ کی اطراف آہستہ آہستہ نرمی سے دبائی جائیں تاکہ جو کچھ نکلنا ہو نکل جائے اور خوب کثرت سے پانی بہایا جائے تاکہ جو غلاظت نکلے وہ بہ جائے۔ دستانے چڑھا کر میت کی شرمگاہ کو دھویا جائے۔ اور یہ دستانہ پھینک دیا جائے۔ اس کے لیے ربڑ کے دستانے بھی پہنے جا سکتے ہیں۔

● دوسری تھیلی ہاتھ پر چڑھا کر میت کو وضو کرایا جائے۔ منہ اور ناک میں پانی نہ ڈالا جائے بلکہ روئی یا کپڑا گیلا کر کے میت کے دانتوں اور نتھنوں کو صاف کیا جائے۔ عورت کے بال کھول دیے جائیں اور دائیں طرف سے شروع کر کے نماز والا وضو کرایا جائے۔ وضو کے بعد دونوں کانوں اور ناک میں صاف روئی لگا دیں تاکہ دورانِ غسل پانی اندر نہ جائے۔ غسل کے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعد یہ روئی نکال دی جائے۔

🔹 کپڑے کی تھیلی لگا کر سر کے بال دھوئے جائیں، ڈاڑھی کے بال دھوئے جائیں۔ اب سامنے والے حصے کو دائیں طرف سے اور بائیں طرف سے اچھی طرح دھویا جائے۔ گردن سے لے کر دایاں پہلو ہلکی سی کروٹ موڑ کر، اسی طرح بائیں طرف سے اور پچھلی طرف بھی ہلکی سی کروٹ موڑ کر تمام پہلو اچھی طرح دھوئے جائیں۔ اور طاق مرتبہ غسل دینا چاہیے، مثلاً: ایک، تین یا پانچ بار۔ آخری بار جسم پر پانی بہاتے ہوئے اس میں کافور بھی شامل کر لیا جائے۔ علماء فرماتے ہیں کہ کافور کے استعمال سے جسم سخت ہو جاتا ہے اور کیڑے مکوڑے بھاگ جاتے ہیں۔ تمام غسل پردے کے کپڑے کے نیچے سے ہاتھ ڈال کر دیا جائے۔

🔹 خاتون کی میت ہو تو غسل کے بعد بالوں کی تین چوٹیاں، یعنی لٹیں بنا کر پیچھے ڈال دی جائیں، کنگھی بھی کی جا سکتی ہے۔ سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے، اس وقت ہم آپ ﷺ کی بیٹی زینب رضی اللہ عنہا کو غسل دے رہی تھیں، آپ ﷺ نے فرمایا:

«اِغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ، وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا»

''تین بار یا پانچ بار اس سے بھی زیادہ پانی اور بیری سے غسل دو اور آخری بار کافور سے۔''[1]

''وہ بیان کرتی ہیں کہ ہم نے ان کے بالوں کے تین حصے کر کے کنگھی کی اور بال پیچھے ڈال دیے۔''[2]

[1] صحيح البخاري، الجنائز، باب مايستحب أن يغسل وترا، حديث: 1254.

[2] صحيح البخاري، الجنائز، باب مايستحب أن يغسل وترا، حديث: 1254.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- اگر حالات ایسے ہوں کہ میت کو غسل دینا ممکن نہ ہو تو میت کو تیمّم کرایا جائے۔ مثال کے طور پر میت کا جسم جل گیا ہو یا پانی میں ڈوبنے کی صورت میں گل سڑ گیا ہو یا کسی جلدی بیماری کی وجہ سے غسل کرانے سے جسم کے مزید پھٹنے کا اندیشہ ہو۔
- نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ غَسَّلَ الْمَيِّتَ فَلْيَغْتَسِلْ، وَمَنْ حَمَلَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ»

''جو کسی میت کو غسل دے وہ خود غسل کر لے اور جو اس کو اٹھائے وہ وضو کر لے۔''[1]

غسل کرنا بہتر ہے کہ میت کے غسل کے دوران میں نجاست والے چھینٹے یا جس بیماری سے اس کی وفات ہوئی، اس کے جراثیم سے طہارت حاصل ہو جائے گی۔ اسی طرح متعدی یا وبائی امراض سے وفات پانے والی میت کو اٹھانے میں مدد کرانے، نہانے کے تختے تک پہنچانے اور تختے سے چارپائی پر ڈالنے میں مدد کرانے والے اشخاص وضو کر لیں۔ مومن مر کر ناپاک یا نجس نہیں ہوتا۔ غسل تو بدن کو پاک اور صاف ستھرا کرنے کے لیے دیا جاتا ہے۔

- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ ہم میت کو غسل دیا کرتے تھے، پھر ہم میں سے کوئی غسل کر لیتا اور کوئی نہیں کرتا تھا۔[2]

غسل کی بدعات

میت کو غسل دیتے وقت دعائیں، نعتیں یا اشعار پڑھنا سنت سے ثابت نہیں۔

---

[1] سنن أبي داود، الجنائز، باب في الغسل من غسل الميت، حديث :3161.

[2] سنن الدار قطني :2/72.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تجہیز وتکفین

- نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

«اِلْبَسُوا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ، وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ»

''سفید لباس پہنا کرو یہ تمھارا بہترین لباس ہے اور اسی میں اپنے مُردوں کو کفن دیا کرو۔''[1]

- کفن میں مرد کے لیے تین اور عورت کے لیے پانچ کپڑے استعمال ہوتے ہیں۔ تہ بند، چادر جو قمیص کی طرح اوپر آئے گی، لفافہ یا اوپری چادر، عورت کے لیے چوتھا کپڑا سر کا رومال اور پانچواں سینہ بند ہے۔ کفن میں لپیٹنے سے پہلے میت کا جسم صاف کپڑے یا تولیے سے خشک کیا جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إِذَا وَلِيَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُحْسِنْ كَفَنَهُ»

''جب کوئی مسلمان اپنے بھائی کا ولی بنے تو بصورت امکان اسے اچھا کفن دے۔''[2]

اچھے کفن سے مراد یہ ہے کہ صاف ستھرا اور موٹا ہو۔ ضروری نہیں کہ وہ نیا ہو، پرانا مگر دھلا

---

[1] جامع الترمذي، الجنائز، باب ماجاء ما يستحب من الأكفان، حديث: 994.

[2] جامع الترمذي، الجنائز، باب أمر المؤمن بإحسان كفن أخيه، حديث: 995.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوا صاف کپڑا کفن کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

- حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے لیے پرانے کپڑے کا کفن پسند کیا اور فرمایا:

«إِنَّ الْحَيَّ أَحَقُّ بِالْجَدِيدِ مِنَ الْمَيِّتِ»

''نئے کپڑوں کا زیادہ مستحق زندہ ہے۔''[1]

- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

«إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ يَّمَانِيَةٍ بِيضٍ سَحُولِيَّةٍ مِّنْ كُرْسُفٍ، لَيْسَ فِيهِنَّ قَمِيصٌ وَّلَا عِمَامَةٌ»

''رسول اللہ ﷺ کو تین سفید سوتی یمنی سحولی چادروں میں کفن دیا گیا۔ اس میں قمیص تھی نہ پگڑی۔''[2]

مردوں کے لیے ان ہی تین کپڑوں کا حکم ہے۔

کفن کے اجزاء کی تفصیل

- تین پٹیاں: میت کو باندھنے کے لیے۔ چوڑائی میں تقریباً چھ انچ اور لمبائی حسب ضرورت کہ کفن سمیت باندھنے کے بعد گرہ لگائی جا سکے۔
- لفافہ: بڑی چادر، حسب ضرورت۔ یہ آخر میں لپیٹی جانے والی چادر ہے۔ لمبائی میں اتنی کہ میت کے سر اور پاؤں ڈھانپنے کے بعد کپڑا اکٹھا کر کے پٹی سے باندھا جا سکے اور چوڑائی اتنی کہ دونوں پلڑے ایک دوسرے کے اوپر آجائیں۔
- قمیص: اس کی لمبائی کندھے سے تقریباً گھٹنوں تک ہونی چاہیے بغیر آستین کے۔
- تہ بند: لمبائی میں یہ کپڑا ناف سے ٹخنوں تک ہوگا۔

---

[1] صحيح البخاري، الجنائز، باب موت يوم الاثنين، حديث: 1387.

[2] صحيح البخاري، الجنائز، باب الثياب البيض للكفن، حديث: 1264.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- سینہ بند: خاتون میت کے لیے یہ چوتھا زائد کپڑا ہے، اس کی لمبائی بغل سے ناف کے نیچے تک ہو اگر تہہ بند کی لمبائی زیادہ ہو جس سے یہ معاملہ بھی پورا ہو جائے تو وہ بھی ٹھیک ہے۔
- سر بند: خاتون میت کے لیے پانچواں زائد کپڑا چوکور رومال کی شکل میں ہوگا اور دہرا کیا جائے گا۔ ماتھے اور کانوں کو ڈھانپتے ہوئے پیچھے لے جا کر باندھا جائے گا۔

کفن پہنانے اور لپیٹنے کا طریقہ

- سب سے پہلے تین پٹیاں بچھائی جائیں جن سے باندھنا ہے۔
- اس کے اوپر سب سے بڑی چادر (لفافہ) بچھائی جائے جس میں میت کو لپیٹنا ہے۔
- اس کے اوپر قمیص (چادر)۔
- پھر اس کے اوپر تہہ بند کی چادر۔
- اس کے اوپر میت عورت کے لیے زائد کپڑا سینہ بند بچھایا جائے۔
- سر بند، چوکور رومال، جس کو آڑا دوہرا کر کے سامنے پورے ماتھے اور کانوں کو ڈھانپتے ہوئے پیچھے گردن کی طرف لے جا کر باندھ دیا جائے۔ تمام کپڑے ترتیب وار لپیٹ کر نیچے کی تینوں پٹیوں کو ڈھیلا سا اوپر سے باندھ دیا جائے۔

نوٹ: آج کل تیار شدہ کفن نہلانے والی تھیلیوں سمیت مارکیٹ سے دستیاب ہیں۔

کفن پہنانے کی چند احتیاطیں

- ہر کپڑا، چادر مضبوطی سے پیچھے تک لے جا کر لپیٹی جائے تاکہ تدفین کے وقت کھل نہ جائے۔
- ہر کپڑے کا بایاں حصہ اندر اور دایاں اوپر آئے گا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- کوشش کی جائے کہ میت کے جسم کو کم سے کم ہاتھ مس ہوں۔ چادر کے کونے پکڑ کر میت کے جسم کو تختے اور غسل کے بعد چارپائی تک اٹھا کر لایا جائے اور اس چادر کو میت کے نیچے سے نکالنے کے لیے میت کو پہلے ایک پہلو پر موڑا جائے اور چادر تہ کر کے جتنا نیچے ہو سکے کر دی جائے، پھر دوسرے رخ موڑ کر چادر کو آہستگی سے نکال لیا جائے۔
- غسل دلانے کے بعد گیلی پھول دار چادر ہٹا کر خشک چادر لگائی جائے اور اس کے نیچے سے جسم کو تولیے یا کپڑے سے خشک کیا جائے۔ میت کے پردے کا پوری طرح خیال رکھا جائے۔
- جسم خشک کرنے کے بعد میت کے نیچے چادر بچھائی جائے تاکہ اسے اٹھا کر چارپائی تک لایا جائے۔ چادر بچھانے کا بھی وہی طریقہ ہے جو نکالنے کا ہے۔
- تمام کپڑوں کو لپیٹ کر، بڑی چادر کو بھی لپیٹا جائے اور پٹیوں سے باندھ دیا جائے۔

کفن کی بدعات

کفن پر قرآنی آیات وکلمات لکھنا، کاغذ یا کپڑے پر پاک کلمات لکھ کر میت کے سینے پر رکھنا، کفن آب زم زم میں بھگونا، بزرگوں کے لباس کا کفن بنانا، دولہا یا دلہن یا عنقریب جن کی شادی ہونے والی تھی ان کی میت کو کفن کے بجائے شادی کا لباس پہنانا اور سہرا باندھ کر دفنانا بدعت ہے۔ ان سب بدعتوں سے مکمل گریز اور پرہیز کرنا چاہیے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نئی زندگی کا پہلا سفر

انتہائی خوبصورت تہذیب

اسلامی تہذیب کیسی خوبصورت تہذیب ہے کہ مسلمان کے جسم کو زندگی کے اختتام پر بھی بہت احترام سے غسل دے کر، اجلا لباس، سفید کفن پہنا کر، خوشبوؤں میں بسا کر بہت عزت اور احترام سے کندھوں پر اٹھا کر، اجتماعی نظم وضبط کا مظاہرہ کرتے ہوئے نماز جنازہ پڑھ کر، دعاؤں کے ساتھ، اللہ سے اس کے لیے مغفرت طلب کرتے ہوئے خاموشی سے اسے اس کی آخری قیام گاہ میں سپرد خاک کر دیا جاتا ہے۔ غیر اسلامی تہذیبوں میں انسانیت کے ایسے احترام کی کوئی مثال نہیں ملتی۔

جنازہ لے جانے کے آداب

جنازے کے ساتھ جانا اور کندھا دینا، مسلمان کا مسلمان پر حق ہے۔ نبی مکرم ﷺ نے فرمایا:

«مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ إِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا ، وَّكَانَ مَعَهُ حَتَّى يُصَلَّى عَلَيْهَا وَيُفْرَغَ مِنْ دَفْنِهَا ، فَإِنَّهُ يَرْجِعُ مِنَ الْأَجْرِ بِقِيرَاطَيْنِ ، كُلُّ قِيرَاطٍ مِّثْلُ أُحُدٍ ، وَمَنْ صَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ أَنْ تُدْفَنَ ، فَإِنَّهُ يَرْجِعُ بِقِيرَاطٍ»

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جو شخص ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے کسی مسلمان کے جنازے کے ساتھ چلا، پھر نماز جنازہ اور دفن تک اس کے ساتھ رہا تو وہ دو قیراط ثواب کے ساتھ واپس آیا (جبکہ) ایک قیراط احد پہاڑ کے مثل ہے جو شخص اس کی نمازِ جنازہ پڑھ کر دفن سے پہلے ہی لوٹ آیا تو وہ ایک قیراط ثواب کے ساتھ واپس آیا۔''[1]

ایک اور موقع پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«عُودُوا الْمَرِيضَ وَامْشُوا مَعَ الْجَنَائِزِ تُذَكِّرْكُمُ الْآخِرَةَ»

''بیمار کی عیادت کرو اور جنازے کے ساتھ چلو، (یہ عمل) تمھیں آخرت کی یاد دلائے گا۔''[2]

عورتیں جنازے کے ساتھ نہ جائیں۔ ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

''ہمیں (عورتوں کو) جنازے کے ساتھ جانے سے منع کیا گیا۔ لیکن تاکید سے ممانعت نہیں ہوئی، یعنی نبی ﷺ نے ہم عورتوں پر سختی نہیں فرمائی۔''[3]

جنازے کے ساتھ جانے والے خاموش رہیں

کلمۂ شہادت کی صدا لگانا، تلاوت قرآن کرتے ہوئے جانا، بلند آواز کے ساتھ کلمۂ شہادت یا کلمۂ طیبہ پڑھنا، قصیدہ بردہ پڑھنا قبیح بدعت ہے کسی حدیث سے ثابت نہیں۔ بلند آواز سے روتے ہوئے جنازے کے ساتھ جانا، بات چیت کرنا، جنازے کے احترام کے خلاف ہے۔

جنازے کا احترام

جب کسی کا جنازہ آتا دیکھیں تو کھڑے ہو جائیں اگر اس کے ساتھ چلنے کا ارادہ نہ ہو تو اس

---

[1] صحيح البخاري، الإيمان، باب: اتباع الجنائز من الإيمان، حديث: 47.

[2] مسند أحمد: 23/3.

[3] صحيح البخاري، الجنائز، باب اتباع النساء الجنازة، حديث: 1278.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے کچھ آگے نکل جانے تک کھڑے رہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

«إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا حَتَّى تُخَلِّفَكُمْ»

''جب تم جنازے کو دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ یہاں تک کہ وہ آگے گزر جائے۔''[1]

نماز جنازہ

نماز جنازہ کے لیے حاضری جتنی زیادہ ہو میت کے لیے اتنا ہی اچھا ہے اور یہ ایسی نماز ہے کہ اس میں اذان ہے نہ اقامت اور کوئی رکوع ہے نہ سجدہ۔[2]

- ہر تکبیر میں ہاتھ اٹھانا (رفع یدین کرنا) یا صرف پہلی تکبیر کے وقت ہاتھ اٹھانا دونوں طرح درست ہے۔[3]
- پہلی تکبیر کے بعد سورۂ فاتحہ پڑھنا ضروری ہے۔[4] اور اس کے ساتھ کوئی دوسری سورت ملانا بھی جائز ہے۔
- دوسری تکبیر کے بعد نماز والا درود شریف پڑھا جاتا ہے۔[5]
- تیسری تکبیر کے بعد میت کی بخشش کے لیے مسنون دعائیں پڑھی جاتی ہیں۔
- چوتھی تکبیر کے بعد آہستہ سے سلام پھیرنا سنت ہے۔[6]
- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے نماز جنازہ میں

---

1. صحيح البخاري، الجنائز، باب القيام للجنازة، حديث: 1307.
2. صحيح البخاري، الجنائز، باب سنة الصلاة على الجنازة، بعد الحديث: 1321.
3. السنن الكبرٰى للبيهقي: 367/5، حديث: 7053.
4. صحيح البخاري، الجنائز، باب قراءة فاتحة الكتاب على الجنازة، حديث: 1335.
5. السنن الكبرٰى للبيهقي: 369/5، حديث: 7060.
6. السنن الكبرٰى للبيهقي: 368/5، حديث: 7059.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سورۂ فاتحہ پڑھی۔ حضرت طلحہ بن عبد اللہ بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی تو انھوں نے اس میں سورۂ فاتحہ پڑھی اور فرمایا: جان لو! یہ سنت ہے۔[1]

- پہلی تکبیر کے بعد سورۂ فاتحہ، دوسری تکبیر کے بعد درود شریف، تیسری تکبیر کے بعد دعا اور چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیرنا مسنون ہے۔

میت کی مغفرت کے لیے مسنون دعائیں

① نماز جنازہ میں تیسری تکبیر کے بعد میت کی مغفرت کے لیے انتہائی خلوص سے یہ دعائیں مانگنی چاہئیں۔

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازے پر نماز پڑھی اور میں نے وہ دعا یاد کر لی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا پڑھی:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهِ وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهِ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ۔

”یا اللہ! اسے بخش دے، اس پر رحم فرما، اسے آرام دے اور معاف فرما، اس کی باعزت مہمانی کر، اس کی قبر کشادہ فرما دے، اسے پانی، برف اور اولوں سے دھو کر اس طرح گناہوں سے پاک اور صاف فرما جس طرح تو نے سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا ہے۔ اسے اس کے گھر سے بہتر گھر، اس کے اہل و عیال سے بہتر اہل و عیال، اس کے

[1] صحيح البخاري، الجنائز، باب قراءة فاتحة الكتاب على الجنازة، حديث: 1335.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھی سے بہتر ساتھی عطا فرما۔ اسے جنت میں داخل فرما اور عذاب قبر اور آگ کے عذاب سے محفوظ رکھ۔'' [1]

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہ دعا سن کر میں نے آرزو کی کہ کاش یہ میری میت ہوتی۔

(2) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا، اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَهٗ مِنَّا فَاَحْیِهٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَی الْاِیْمَانِ، اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ.

''یا اللہ! ہمارے زندوں اور مردوں کو، حاضر اور غائب کو، چھوٹوں اور بڑوں کو، مردوں اور عورتوں کو بخش دے۔ یا اللہ! ہم میں سے جسے تو زندہ رکھنا چاہے اسے اسلام پر زندہ رکھ اور جسے مارنا چاہے، ایمان پر موت دے۔ یا اللہ! ہمیں مرنے والے پر صبر کرنے کے ثواب سے محروم نہ رکھ اور اس کے بعد ہمیں فتنے میں مبتلا نہ کرنا۔'' [2]

نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دعا یہ سکھائی:

اَللّٰھُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ اَمَتِكَ اِحْتَاجَ اِلٰی رَحْمَتِكَ وَاَنْتَ غَنِیٌّ عَنْ عَذَابِهٖ، اِنْ کَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِیْ اِحْسَانِهٖ وَاِنْ کَانَ مُسِیْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ.

''یا الٰہی! تیرا غلام اور تیری کنیز کا بیٹا تیری رحمت کا محتاج بن کر آیا ہے۔ تیری ذات عذاب دینے سے بے نیاز ہے۔ اگر واقعی وہ اچھا ہے تو اس کی نیکیاں زیادہ کر دے۔ اگر برا ہے تو اس سے درگزر فرما۔'' [3]

---

[1] صحیح مسلم، الجنائز، باب الدعاء للمیت فی الصلاۃ، حدیث: 963.

[2] سنن أبي داود، الجنائز، باب الدعاء للمیت، حدیث: 3201، وسنن ابن ماجه، الجنائز، باب ماجاء في الدعاء......، حدیث: 1498.

[3] المستدرك للحاکم: 359/1.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ نے یہ دعا بھی پڑھی:

اَللّٰھُمَّ إِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِیْ ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ فَقِهِ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَأَنْتَ أَھْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ، فَاغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ، إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔

''یا الٰہی! فلاں بن فلاں تیرے سپرد اور تیری حفاظت میں ہے۔ اسے قبر کے فتنے اور آگ کے عذاب سے محفوظ رکھنا۔ حق اور وفا صرف تیری ذات میں ہے اس کی بخشش فرما، اس پر رحم فرما، بلاشبہ صرف تیری ذات بخشنے والی اور مسلسل رحم کرنے والی ہے۔''[1]

اس دعا میں فلاں بن فلاں کی جگہ میت اور اس کے باپ کا نام لیا جائے گا، جیسے عبداللہ بن عزیز یا فاطمہ بنت جمیل۔

وضاحت: عورت کی میت کے لیے دعاؤں میں [ہٗ] کی بجائے [ھَا] پڑھا جائے گا۔

- خواتین نماز جنازہ میں شریک نہ ہو سکنے کی وجہ سے اس اجر سے محروم رہ جاتی ہیں، لہٰذا ان کے لیے میت کے گھر میں فارغ بیٹھنے اور دنیا کی باتیں کرنے سے بہتر ہے کہ یہی مسنون دعائیں پڑھتی رہیں اور اجر و ثواب حاصل کریں۔

دفنانے کے ممنوعات

- جب سورج طلوع ہو رہا ہو حتیٰ کہ بلند ہو جائے۔
- جب عین دوپہر ہو، یعنی سورج بالکل سیدھا ہو حتیٰ کہ ڈھل جائے۔
- جب سورج غروب ہو رہا ہو، یہاں تک کہ پورا غروب ہو جائے۔[2]

---

[1] سنن أبي داود، الجنائز، باب الدعاء للميت، حديث: 3202.

[2] سنن أبي داود، الجنائز، باب الدفن عند طلوع الشمس وغروبها، حديث: 3192.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ حکم جنازے کے لیے بھی ہے۔

دن کے اوقات میں دفنانا اچھا اور مستحسن عمل ہے ہاں، مجبوری میں رات کے وقت دفنانا بھی جائز ہے۔[1]

قبرستان کے آداب

قبرستان پہنچ کر جب تک جنازہ زمین پر نہ رکھا جائے، تب تک بیٹھنا منع ہے۔[2]

قبرستان میں غافل اور لاپروا لوگوں کی طرح ہنسی مذاق اور دنیاوی باتیں نہ کی جائیں۔

جنازے کی بدعات

جنازے کو پھولوں یا قرآنی آیات لکھی ہوئی چادروں سے سجا کر لے جانا، کالی یا سبز چادر ہی جنازے پر ڈالنا، فوٹو گرافی کرنا، اس موقع پر صدقہ وخیرات کا خاص اہتمام کرنا، میت پر قرآن پاک کا سایہ کر کے گھر کے دروازے سے باہر نکالنا، جنازے کو فوت شدہ خاندانی پیروں کے مزاروں کے گرد طواف کرانے کے لیے لے جانا، جنازہ لے جاتے ہوئے راستے میں کلمۂ شہادت بلند آواز سے پڑھنا اور اس کے پڑھوانے کے لیے صدا لگانا۔ قبر پر پھل، مٹھائیاں، خشک میوے لے جا کر تقسیم کرنا کہ میت کو ثواب ہو۔ تدفین کے وقت میت کے سینے پر عہد نامہ رکھنا کہ اس کی بدولت میت عذاب قبر سے محفوظ رہے گی۔ تدفین کے بعد قبر پر چند افراد کا باری باری اذان دینا کہ مردہ نماز کی تیاری کرے گا۔ منکر نکیر کے سوالات کا معاملہ سہل ہو جائے گا، یہ سب بدعات ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللهِ، وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ

---

1. صحيح البخاري، الجنائز، باب الدفن بالليل، حديث: 1340.
2. صحيح البخاري، الجنائز، باب من تبع جنازة......، حديث: 1310.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَشَرَّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا ، وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ»

”یقیناً تمام کلاموں سے بہترین کلام اللہ کی کتاب ہے اور تمام طریقوں سے بہتر طریقہ محمد ﷺ کا طریقہ ہے۔ اور تمام کاموں سے بدترین کام وہ ہیں جنھیں دین اسلام میں ایجاد کیا گیا اور تمام بدعات گمراہی ہیں۔“[1]

[1] صحیح مسلم، الجمعة، باب تخفیف الصلاة والخطبة، حدیث: 867.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اظہارِ تعزیت اور شرکت غم کے آداب

میت کا سوگ

کسی بھی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منانا جائز نہیں بلکہ حرام ہے۔ عورت کو اپنے شوہر کی موت پر چار ماہ دس دن سے زیادہ سوگ کرنا جائز نہیں۔ حاملہ عورت کی عدت وضع حمل ہے اس کے ساتھ ہی اس کا سوگ بھی ختم ہو جائے گا۔ عدت کی تکمیل کے بعد محفل منعقد کرنا بدعت ہے۔ خاموشی سے آنسو بہانا جائز ہے۔ سنتِ رسول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فیصلوں سے راضی رہیں۔ اللہ کی حمد وثنا کریں اور جب بھی غم تازہ ہو اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ پڑھیں۔

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

«لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ مُّسْلِمَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِلَّا عَلٰى زَوْجِهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَّعَشْرًا»

”کسی بھی مسلمان عورت کے لیے جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہو، حلال نہیں کہ وہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے، البتہ اپنے خاوند کی وفات پر چار ماہ دس دن تک سوگ منائے۔“ [1]

[1] صحيح البخاري، الطلاق، باب الكحل للحادة، حديث: 5339.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے بھائی کا انتقال ہو گیا۔ تین دن بعد انھوں نے خوشبو منگوائی اور لگائی، پھر کہا: مجھے خوشبو کی ضرورت نہیں تھی مگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو عورت اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہو اس کے لیے حلال نہیں کہ تین دن سے زیادہ کسی میت پر سوگ کرے، سوائے شوہر کے جس کا سوگ چار ماہ دس دن ہے۔[1]

بیوہ کا سوگ

ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہمیں کسی مردے پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنے کی ممانعت مگر اپنے خاوند پر چار مہینے دس دن تک سوگ کی اجازت تھی۔ ہم سرمہ لگاتی تھیں نہ خوشبو، نہ کوئی رنگین کپڑا پہنتی تھیں۔ عورت کو اجازت تھی کہ جب حیض سے پاک ہو اور غسل کرے تو تھوڑی سی قُسط یا اظفار (خوشبوؤں کے نام) پاکی حاصل کرنے کے مقصد سے استعمال کرے (بدبو دور کرے۔)[2]

- جب کسی عورت کا خاوند فوت ہو جائے تو اس خبر کے معاً بعد اس کی عدت شروع ہو جاتی ہے۔ اور یہ قمری مہینے کے لحاظ سے ہوتی ہے۔
- جس گھر میں شوہر نے وفات پائی ہو عدت وہیں گزارے۔ اشد ضرورت کے بغیر وہاں سے نہ نکلے۔ اگر وہاں اپنے آپ کو غیر محفوظ پائے تو والدین (وہ نہ ہوں تو قریبی محارم) کے ہاں عدت گزارے۔
- قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ اُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ط ﴾

---

[1] صحيح البخاري، الطلاق، باب : تحد المتوفى عنها أربعة......، حديث :5335.

[2] صحيح البخاري، الطلاق، باب القسط للحادة عند الطهر، حديث :5341.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”اور حمل والی عورتوں کی عدت وضع حمل تک ہے۔“ ❶

- عدت کے دوران خوبصورت لباس اور بدن پر زینت والی چیزیں استعمال نہ کرے۔ جس میں خوشبو، سرخی پاؤڈر، لپ اسٹک، میک اپ، زیورات، سرمہ، آئی لینز وغیرہ شامل ہیں۔
- لباس میں زینت سے بچے۔

اس عدت سے اس کے خاوند کا حق ظاہر ہوتا ہے کہ اس طرح خاوند کی رفاقت کی کمی کا احساس اور اس کا اثر اس کے عمل سے ظاہر ہو، اسی لیے اس پر سوگ زیادہ رکھا گیا ہے۔

میت پر رونا

اگر میت کو دیکھ کر رونا آئے اور آنسو جاری ہو جائیں تو اس کی ممانعت نہیں، اس لیے کہ یہ بے اختیار رونا ہے جو جائز ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ اللهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ، وَلٰكِنْ يُعَذِّبُ بِهٰذَا»

اللہ تعالیٰ آنکھ کے رونے اور دل کے پریشان ہونے کی وجہ سے عذاب نہیں دیتا بلکہ اس (زبان کے چلانے اور واویلا مچانے) پر عتاب کرتا ہے۔“ ❷

پس نوحہ، ماتم اور بین کرنا ممنوع اور باعث عذاب ہے۔

نبی کریم ﷺ کے بیٹے ابراہیم جب حالت نزع میں تھے تو آپ ﷺ نے انھیں اٹھایا اور فرمایا:

«إِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبَ يَحْزَنُ، وَلَا نَقُولُ إِلَّا مَا يَرْضَى رَبُّنَا، وَإِنَّا بِفِرَاقِكَ يَا إِبْرَاهِيمُ! لَمَحْزُونُونَ»

”آنکھ آنسو بہا رہی ہے اور دل غمگین ہے مگر اس کے باوجود ہم کچھ نہیں کہیں گے

---

❶ الطلاق 65:4.

❷ صحيح البخاري، الجنائز، باب البكاء عند المريض، حديث: 1304.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوائے اس (بات) کے جس سے ہمارا رب راضی ہو۔ اور اے ابراہیم! ہم تیری جدائی کے سبب غمگین ہیں۔،، [1]

نوحہ گری کبیرہ گناہ ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«اَلنَّائِحَةُ إِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّدِرْعٌ مِّنْ جَرَبٍ»

''نوحہ کرنے والی عورت اگر موت سے پہلے توبہ نہ کرے تو اسے روز قیامت اس طرح کھڑا کیا جائے گا کہ اس پر تارکول کا کرتا اور خارشی زرہ ہوگی۔،، [2]

نوحہ کرنا، منہ پیٹنا، گریبان چاک کرنا، بال منڈوانا، بالوں کو بکھیرنا سب منع ہیں۔

تعزیت کرنا باعث اجر ہے

تعزیت کرنا شرعی حکم ہے، سنت سے ثابت ہے اور باعث اجر و ثواب ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

«مَا مِنْ مُّؤْمِنٍ يُّعَزِّي أَخَاهُ بِمُصِيبَةٍ إِلَّا كَسَاهُ اللهُ سُبْحَانَهُ مِنْ حُلَلِ الْكَرَامَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ»

''جو شخص کسی مسلمان بھائی کی مصیبت پر اس کی تعزیت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے، قیامت کے روز اسے عزت و کرامت کا لباس پہنائے گا۔ [3]

[1] صحيح البخاري، الجنائز، باب قول النبيﷺ: إنا بك لمحزونون، حديث: 1303.

[2] صحيح مسلم، الجنائز، باب التشديد في النياحة، حديث: 934.

[3] سنن ابن ماجه، الجنائز، باب ماجاء في ثواب من عزى مصابا، حديث: 1601.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عام طور پر کہا جاتا ہے: ''بہت افسوس ہوا'' لیکن مناسب الفاظ یہ ہیں: اللہ آپ کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آپ کی اس مصیبت کا اچھا بدلہ عطا فرمائے، فوت شدہ کی مغفرت فرمائے۔ امانت والا اپنی امانت لے گیا، اب صبر کرنا ہے۔ اہل میت کے لیے پڑوسیوں کی طرف سے کھانا بھجوانا بھی سنت ہے۔ بچوں کی دلجوئی کرنا، گھر والوں کی ہر طرح مدد کرنا بھی تعزیت کا حصہ اور کارِ ثواب ہے۔

﴿كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ﴾

''ہر چیز جو زمین پر ہے، فنا ہونے والی ہے۔''[1]

یعنی روئے زمین پر جو کچھ ہے سب فانی ہے۔ اہل میت کا دل غم کی شدت میں، اس یاد دہانی سے قرار پکڑے گا کہ یہ سانحہ صرف ان ہی پر نہیں گزرا بلکہ یہ اللہ کا قانون اور دستورِ قدرت ہے اور کبھی نہ کبھی یہ وقت سب پر آنے والا ہے۔ تعزیت کے الفاظ میں صبر کی تلقین ضرور کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ ۚ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ﴾

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم صبر اور نماز کے ساتھ مدد مانگو، بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔''[2]

ارشاد ربانی ہے:

﴿الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ﴾

''وہ لوگ کہ جب انھیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ کہتے ہیں: بے شک ہم اللہ ہی کے لیے ہیں اور بے شک ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔''[3]

ہم اور ہمارے پاس جو کچھ بھی ہے سب اللہ ہی کا ہے، اسی نے دیا ہے اور وہی لینے والا

[1] الرحمٰن 26:55. [2] البقرۃ 153:2. [3] البقرۃ 156:2.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ ہم بھی اسی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جائیں گے۔ ہم ہر حال میں اللہ کی رضا پر راضی رہیں۔ اس کا ہر کام مصلحت، حکمت اور انصاف پر مبنی ہے۔ وہ جو کچھ کرتا ہے کسی خیر کے پیش نظر کرتا ہے۔ وفادار بندے اور غلام کا کام صرف یہ ہے کہ کسی وقت بھی اس کے ماتھے پر شکن نہ آئے۔ غم کی شدت میں بھی کوئی ایسی بات یا حرکت نہ کی جائے جو شریعت کے خلاف ہو یا جس سے ناشکری کی بو آئے۔

«مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يُّصَابُ بِمُصِيبَةٍ فَيَفْزَعُ إِلٰى مَا أَمَرَ اللهُ بِهِ، مِنْ قَوْلِهِ: ﴿ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّآ إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ﴾ اَللّٰهُمَّ! عِنْدَكَ احْتَسَبْتُ مُصِيبَتِي، فَأْجُرْنِي فِيهَا، وَعَوِّضْنِي مِنْهَا إِلَّا آجَرَهُ اللهُ عَلَيْهَا وَعَاضَهُ خَيْرًا مِّنْهَا»

”کوئی مسلمان جسے کوئی مصیبت پہنچتی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی طرف جلدی کرتا ہے، یعنی وہ یہ کہتا ہے: ”یقیناً ہم اللہ ہی کے لیے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔“ اے اللہ! میں تجھ ہی سے اپنی مصیبت پہ ثواب کی اُمید رکھتا ہوں، تو مجھے اس کا اجر دے اور اسی کا بدل عطا کر تو اللہ تعالیٰ اسے اس کا اجر دیتے ہیں اور اچھا نعم البدل عطا کرتے ہیں۔“ [1]

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ لِلّٰهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعْطٰى وَكُلٌّ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُّسَمًّى، فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ»

”یقیناً اللہ کا مال ہے جو اس نے لے لیا اور اسی کا ہے جو اس نے دے رکھا ہے اور اس کے ہاں ہر چیز (کے فنا ہونے) کا وقت مقرر ہے، لہٰذا صبر کر کے اس کا اجر و ثواب

[1] سنن ابن ماجه، الجنائز، باب ماجاء في الصبر على المصيبة، حديث: 1598.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاصل کرنا چاہیے۔“ [1]

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے۔ اس وقت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی آنکھیں پتھرا چکی تھیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی آنکھیں بند کیں اور فرمایا:

«إِنَّ الرُّوحَ إِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ»

”جب روح قبض کی جاتی ہے تو نظر اس کے تعاقب میں جاتی ہے۔“

گھر والے اس بات پر رونے لگے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

«لَا تَدْعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ إِلَّا بِخَيْرٍ، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ»

”اپنے مرنے والوں کے حق میں بھلی بات کہو کیونکہ جو کچھ تم کہتے ہو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔“

پھر نبی اکرم ﷺ نے (ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے حق میں) یہ دعا فرمائی:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَبِيْ سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِي الْمَهْدِيِّيْنَ وَاخْلُفْهُ فِيْ عَقِبِهٖ فِي الْغَابِرِيْنَ، وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ يَارَبَّ الْعَالَمِيْنَ وَافْسَحْ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ وَنَوِّرْ لَهٗ فِيْهِ.

”یا اللہ! ابوسلمہ کو بخش دے، ہدایت یافتہ لوگوں میں اس کا مرتبہ بلند فرما اور اس کے پسماندگان کی نسل سے اس کا جانشین بن جا۔ یارب العالمین! ہم سب کو اور مرنے والے کو معاف فرما۔ ہماری اور اس کی بخشش فرما۔ اس کی قبر کشادہ کر دے اور اسے نور سے بھر دے۔“ [2]

[1] صحيح البخاري، الجنائز، باب قول النبيﷺ: يعذب......، حديث: 1284.

[2] صحيح مسلم، الجنائز، باب في إغماض الميت والدعاء له إذا حضر، حديث: 920.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعزیت کی بدعات

تعزیت قبول کرنے کے لیے لوگوں کے باقاعدہ استقبال کا عہد صحابہ میں کوئی رواج نہ تھا۔ حتیٰ کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تو اہل میت کے جمع ہونے اور کھانا تیار کرنے کو بھی نوحہ قرار دیتے تھے۔

- امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تعزیت کی خاطر بیٹھنے کو امام شافعی اور دیگر بہت سارے اہل علم ناپسند فرماتے ہیں، اس لیے کہ تعزیت کی خاطر اس شکل میں بیٹھنا منع ہے کہ میت کے متعلقین ایک جگہ جمع ہو جائیں اور جو تعزیت کرنا چاہے ان کے پاس پہنچ جائے۔ ان کی رائے یہ ہے کہ میت کے متعلقین کو اپنے کاموں میں مصروف ہو جانا چاہیے۔ جو ان سے ملے تعزیت کر لے۔ تعزیت کی خاطر عورتوں اور مردوں کے اجتماع کی کراہت میں کوئی فرق نہیں۔[1]
- امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: اظہار افسوس کے لیے جمع ہونا مکروہ ہے، خواہ اس میں رونا بھی نہ ہو، اس لیے کہ یہ غم کو تازہ کرتا ہے اور اخراجات بھی ہوتے ہیں۔ یہ طریقہ بعد میں ایجاد ہوا، یعنی صریحاً بدعت ہے۔[2]
- میت کے گھر میں کھانے پینے یا قرآن خوانی کے لیے جمع ہونا بدعت ہے، اسی طرح جمع ہو کر اجتماعی طور پر دعا کرنا بھی بدعت ہے، جس کی کوئی دلیل نہیں۔ اگر یہ نیک کام ہوتا تو سلف صالحین اسے ضرور اختیار کرتے۔
- نبی ﷺ سے بھی ایسا کرنا ہرگز ہرگز ثابت نہیں۔ غزوۂ موتہ کے موقع پر جب نبی ﷺ کو بذریعہ وحی حضرت جعفر بن ابی طالب، حضرت عبداللہ بن رواحہ اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہم کی شہادت کی خبر ملی۔ آپ ﷺ نے صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بھی بتایا، ان کے لیے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو۔ آپ ﷺ نے اس موقع پر لوگوں کو جمع فرمایا نہ دسترخوان

---

[1] كتاب المجموع للنووي: 5/278.

[2] كتاب الأم للشافعي، (موسوعة الإمام الشافعي)، الجنائز، باب القيام للجنازة: 2/167.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سجایا اور نہ ماتم کا اہتمام کیا، حالانکہ یہ تینوں جرنیل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا۔ حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم اپنے اپنے دور میں شہید ہوئے۔ ان کے دور میں اور ان کی وفات کے موقع پر بھی لوگ مخصوص دنوں میں جمع ہوئے نہ اجتماعی دعا کا کوئی اہتمام کیا گیا اور نہ کھانا پکانے کا انتظام کیا گیا۔

میت دفن کرنے کے تین دن بعد تک اجتماع کرنا، قرآن خوانی کرنا اور کرانا اسے ماتم کہا جاتا ہے۔ میت کے قریبی رشتہ داروں یا پڑوسیوں کے لیے یہ ضرور مستحب ہے کہ وہ کھانا پکا کر میت کے اہل خانہ کے پاس بھیجیں جیسا کہ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی وفات پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اِصْنَعُوا لِآلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا ، فَإِنَّهُ قَدْ أَتَاهُمْ مَا يَشْغَلُهُمْ»

"آل جعفر کے لیے کھانا تیار کرو کیونکہ انھیں ایک ایسی مصیبت درپیش ہے جس نے انھیں دوسرے کاموں میں مشغول کر دیا ہے۔"[1]

میت کے گھر میں صرف اس لیے جانا چاہیے کہ ان سے تعزیت کی جائے، ان کے لیے صبر کی اور میت کے لیے مغفرت کی دعا کی جائے۔

میت کے بارے میں لوگوں کا اظہار خیال

کم از کم دو سچے مسلمان، صاحب علم و تقویٰ کی کسی میت کے متعلق اچھی رائے اس کے لیے موجب جنت ہے، وہ اس کے پڑوسی اور جاننے والے ہوں۔

ایک جنازہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا اس کی تعریف ہوئی (بہت سارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے تائید کرتے ہوئے کہا: ہمارے خیال میں وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا تھا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا:

[1] سنن أبي داود، الجنائز، باب صنعة الطعام لأهل الميت، حديث: 3132.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

«وَجَبَتْ وَجَبَتْ وَجَبَتْ»

''واجب ہوگئی، واجب ہوگئی، واجب ہوگئی۔''

دوسرا جنازہ گزرا، اس کے متعلق سخت الفاظ میں رائے بیان ہوئی۔ (بہت سارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے تائید کرتے ہوئے کہا: وہ دین کے معاملے میں برا آدمی تھا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا:

«وَجَبَتْ وَجَبَتْ وَجَبَتْ»

''واجب ہوگئی، واجب ہوگئی، واجب ہوگئی۔''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان! ایک جنازہ گزرا، اس کی تعریف ہوئی، آپ نے فرمایا: ''واجب ہوگئی۔'' دوسرا جنازہ گزرا جس کے متعلق رائے درشت الفاظ میں بیان ہوئی، تب بھی آپ نے فرمایا: ''واجب ہوگئی''۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنِ اثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا وَّجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، وَمَنِ اثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا وَّجَبَتْ لَهُ النَّارُ، أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللهِ فِي الْأَرْضِ، أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللهِ فِي الْأَرْضِ، أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللهِ فِي الْأَرْضِ»

''جس کی تم نے تعریف کی اس کے لیے جنت واجب ہوگئی اور جسے تم نے سخت الفاظ سے یاد کیا اس کے لیے آگ واجب ہوگئی۔ (فرشتے آسمانوں میں اللہ کے گواہ ہیں) اور تم دنیا میں اللہ کے گواہ ہو، تم دنیا میں اللہ کے گواہ ہو، تم دنیا میں اللہ کے گواہ ہو۔'' [1]

[1] صحيح مسلم، الجنائز، باب فيمن يثنى عليه خير أوشر من الموتى، حديث: 949، وسنن النسائي، الجنائز، باب الثناء، حديث: 1935.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نئ زندگی کا پہلا گھر

قبر دنیا کا آخری گھر اور آخرت کے گھر کا پہلا دروازہ ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ۝﴾

”پھر اسے موت دی اور قبر میں پہنچایا۔“ [1]

موت کے بعد، اسے قبر میں دفنانے کا حکم دیا تاکہ اس کا احترام برقرار رہے، ورنہ درندے اور پرندے اس کی لاش نوچ نوچ کر کھاتے جس سے اس کی بے حُرمتی ہوتی۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ الْآخِرَةَ»

”قبریں آخرت کی یاد تازہ کرتی ہیں۔“ [2]

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

«كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي جَنَازَةٍ، فَجَلَسَ عَلَى شَفِيرِ الْقَبْرِ، فَبَكَى حَتَّى بَلَّ الثَّرَى، ثُمَّ قَالَ: «يَا إِخْوَانِي! لِمِثْلِ هٰذَا فَأَعِدُّوا»

[1] عبس 21:80.
[2] مسند أحمد: 23/3.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نئی زندگی کا پہلا سفر

''ہم نبی مکرم ﷺ کے ساتھ ایک جنازے میں شریک ہوئے۔ آپ ﷺ قبر کے کنارے پر بیٹھ گئے اور اتنا روئے کہ زمین کی مٹی (آنسوؤں سے) تر ہوگئی، پھر فرمایا:

''اے میرے بھائیو! اس جیسے گھر کی تیاری کرو۔''[1]

دفن کرتے وقت یا دفن کے بعد قبر پر سورۂ یٰسین یا قرآن مجید کی کوئی اور سورت پڑھنا جائز نہیں۔ شریعت نے قبرستان میں قرآن مجید پڑھنے کا حکم نہیں دیا۔ نبی کریم ﷺ اور خلفائے راشدین سے ایسا ثابت نہیں۔

مرد اپنی بیوی کو قبر میں اتار سکتا ہے۔ میت کو پائینتی کی طرف سے قبر میں اتارا جائے۔ چہرہ قبلہ رخ کر کے لٹایا جائے۔ کفن کی گرہیں کھول دی جائیں اور یہ مسنون الفاظ کہے جائیں:

«بِسْمِ اللهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللهِ»

''اللہ کے نام سے اور رسول اللہ ﷺ کے طریقے پر (ہم اسے قبر میں اتارتے ہیں۔'')[2]

قبر بند کر دینے کے بعد جتنے بھی حاضرین ہوں دونوں ہاتھوں سے قبر پر مٹی ڈالیں۔

قبر کا ساتھی

مرنے والے کا اچھا عمل، اچھی انسانی صورت میں قبر میں اس کے ساتھ رہے گا اور برا عمل، بری انسانی شکل میں اس کے پاس رہے گا اور اس کے لیے مزید اذیت کا سبب بنے گا۔[3]

ایک اور حدیث کے مطابق، تین چیزیں انسان کی ساتھی ہیں۔

- پہلا ساتھی، مال و اسباب جو مرتے ہی اس کا ساتھ چھوڑ دیتا ہے۔
- دوسرا ساتھی، اس کا کنبہ قبیلہ اور حلقۂ احباب جو تدفین تک ساتھ دیتا ہے، پھر واپس چل

---

[1] سنن ابن ماجه، الزهد، باب الحزن والبكاء، حديث: 4195.

[2] سنن ابن ماجه، الجنائز، باب ماجاء في إدخال الميت القبر، حديث: 1550.

[3] مسند أحمد: 288,287/4.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیتا ہے۔

- تیسرا ساتھی، عمل جو باقی رہ جاتا ہے وہ قبر میں داخل ہونے اور وہاں سے اٹھنے تک ساتھ نبھاتا ہے۔

تینوں ساتھیوں میں سے یہی (تیسرا) میت کا سچا دوست ہے۔[1]

عمل صالح جو قرآن وحدیث کے مطابق ہوگا وہی اچھا ساتھی بنے گا۔

عمل صالح کی دو لازمی شرائط ہیں:

- خالصتاً اللہ کے لیے ہو۔ - طریقۂ رسول کے مطابق ہو۔

عذاب قبر پر دلیل

قرآن پاک میں ارشاد ہے:

﴿اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا ۚ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۣ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ۝﴾

"(وہ دوزخ کی) آگ ہے جس پر انھیں صبح وشام پیش کیا جاتا ہے، اور جس دن قیامت قائم ہوگی (کہا جائے گا:) آل فرعون کو سخت ترین عذاب میں داخل کرو۔"[2]

اس سے عذاب قبر واضح ہو جاتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«اِسْتَعِيذُوا بِاللهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ»

"عذاب قبر سے اللہ کی پناہ چاہو۔" (یہ بات آپ نے دو تین مرتبہ دہرائی)[3]

---

[1] صحيح البخاري، الرقاق، باب سكرات الموت، حديث: 6514.

[2] المؤمن40:46.

[3] مسند أحمد:4/287.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی تائید درج ذیل دعا سے بھی ہوتی ہے جسے آپ ﷺ آخری قعدہ میں پڑھتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ۔

''اے اللہ! میں عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں، میں دجال کے فتنے سے تیری پناہ میں آتا ہوں، اور میں زندگی اور موت کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ! میں گناہ اور چٹی پڑنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''[1]

کسی آدمی کے لیے مناسب نہیں کہ مرنے سے پہلے اپنی قبر تیار کر لے۔ اگر موت کی تیاری کرنا مقصود ہے تو نیک عمل کیجیے۔

نیک میت کا معاملہ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک انصاری کے جنازے کے لیے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ قبر پر پہنچے، لحد تیار نہ تھی۔ رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہوئے اور ہم آپ کے اردگرد اس طرح بیٹھ گئے گویا کہ ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں۔ اور آپ ﷺ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی، اس سے زمین کرید رہے تھے۔ آپ ﷺ نے سر اُٹھایا اور دو تین مرتبہ فرمایا:

«اِسْتَعِيذُوا بِاللهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ»

''عذاب قبر سے اللہ کی پناہ طلب کرو۔''

پھر فرمایا:

«إِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ إِذَا كَانَ فِي انْقِطَاعٍ مِّنَ الدُّنْيَا وَإِقْبَالٍ مِّنَ

[1] صحيح البخاري، الأذان، باب الدعاء قبل السلام، حديث: 832.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْآخِرَةِ، نَزَلَ إِلَيْهِ مَلَائِكَةٌ مِّنَ السَّمَاءِ بِيضُ الْوُجُوهِ، كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الشَّمْسُ، مَعَهُمْ كَفَنٌ مِّنْ أَكْفَانِ الْجَنَّةِ، وَحَنُوطٌ مِّنْ حَنُوطِ الْجَنَّةِ، حَتَّى يَجْلِسُوا مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ، ثُمَّ يَجِيءُ مَلَكُ الْمَوْتِ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - حَتَّى يَجْلِسَ عِنْدَ رَأْسِهِ، فَيَقُولُ: أَيَّتُهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ! اخْرُجِي إِلَى مَغْفِرَةٍ مِّنَ اللهِ وَرِضْوَانٍ، فَتَخْرُجُ تَسِيلُ كَمَا تَسِيلُ الْقَطْرَةُ مِنْ فِي السِّقَاءِ فَيَأْخُذُهَا»

''جب بندۂ مومن اس دنیا سے آخرت کو سدھار رہا ہوتا ہے تو آسمان سے اس کے پاس فرشتے آتے ہیں۔ روشن چہرے گویا کہ سورج، ان کے پاس جنت سے لایا ہوا کفن ہوتا ہے اور جنت ہی کی خوشبو۔ وہ آ کر حد نگاہ تک بیٹھ جاتے ہیں۔ آخر میں ملک الموت علیہ السلام تشریف لاتے ہیں۔ ملک الموت علیہ السلام اس کے سر کے پاس بیٹھ کر فرماتے ہیں: اے پاکیزہ روح (دوسری روایت میں ہے مطمئن روح) اپنے پروردگار کی مغفرت و رضا مندی کے پاس پہنچ۔ (رسالت مآب ﷺ نے) فرمایا: ''پھر وہ اس طرح نکلتی ہے جیسے پانی کا قطرہ مشکیزے کے منہ سے ٹپکتا ہے، چنانچہ ملک الموت علیہ السلام اسے لے لیتے ہیں۔''[1]

قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿يَٰٓأَيَّتُهَا ٱلنَّفْسُ ٱلْمُطْمَئِنَّةُ ۝ ٱرْجِعِىٓ إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۝ فَٱدْخُلِى فِى عِبَٰدِى ۝ وَٱدْخُلِى جَنَّتِى ۝﴾

''اے مطمئن روح! تو اپنے رب کی طرف چل اس حال میں کہ تو اس سے راضی،

[1] مسند أحمد: 287/4.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ تجھ سے راضی، پھر تو میرے بندوں میں داخل ہو جا، اور میری جنت میں داخل ہو جا۔"[1]

ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ ۙ يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ۙ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○﴾

"جن کی جان فرشتے اس حال میں قبض کرتے ہیں کہ وہ (کفر و شرک سے) پاک ہوتے ہیں تو (فرشتے) کہتے ہیں: تم پر سلام ہو، تم جنت میں داخل ہو جاؤ اس کے بدلے جو تم عمل کرتے تھے۔"[2]

فرشتے خود السلام علیکم کہہ کر انھیں پہلے سلامتی کی دعا دیتے ہیں، پھر انھیں جنت کی خوشخبری دیتے ہیں اور ابھی وہ اس دنیا سے پوری طرح رخصت بھی نہیں ہوتے کہ انھیں جنت میں داخل ہونے کی بشارت دے دی جاتی ہے۔

جب روح نکل جاتی ہے تو زمین و آسمان کے درمیان ہر فرشتہ اس کے حق میں دعائے رحمت کرتا ہے اور آسمان کے تمام فرشتے اس کے حق میں دعا کرتے ہیں۔ روح کے استقبال کے لیے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ تمام دروازوں کے نگران اللہ تعالیٰ سے التجا کرتے ہیں کہ اسے ہمارے پاس سے لے کر گزرا جائے۔ جب ملک الموت علیہ السلام روح قبض کرتے ہیں تو دوسرے فرشتے آنکھ جھپکنے سے پہلے ان سے وصول کر لیتے ہیں، پھر اسے جنتی کفن اور خوشبو میں رکھ لیتے ہیں۔ جب فرشتے اسے لے کر اوپر جاتے ہیں تو فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے بھی گزرتے ہیں وہ دریافت کرتے ہیں: اتنی پاکیزہ روح کس کی ہے؟ فرشتے جواب میں، اس کا خوبصورت ترین نام بتاتے ہوئے جس سے وہ دنیا میں پکارا جاتا

[1] الفجر 89:27-30. [2] النحل 16:32.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا، کہتے ہیں کہ یہ صاحب فلاں بن فلاں ہیں یوں وہ فرشتے اسے لے کر آسمان دنیا تک پہنچ جاتے ہیں۔ جب اس کی خاطر دروازہ کھلوانا چاہتے ہیں تو وہ کھول دیا جاتا ہے، پھر اگلے آسمان تک اس آسمان کے مقرب ترین فرشتے اسے الوداع کہہ کر آتے ہیں۔ یہ معاملہ یونہی ساتویں آسمان تک چلتا ہے۔ اس موقع پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

«اُكْتُبُوا كِتَابَ عَبْدِي فِي عِلِّيِّينَ، وَأَعِيدُوهُ إِلَى الْأَرْضِ، فَإِنِّي مِنْهَا خَلَقْتُهُمْ، وَفِيهَا أُعِيدُهُمْ وَمِنْهَا أُخْرِجُهُمْ تَارَةً أُخْرَى»

''میرے بندے کا نامۂ اعمال بلند پایہ لوگوں کے دفتر میں رکھ دو اور اسے زمین تک واپس پہنچا دو۔ میں نے انھیں اسی زمین سے پیدا کیا، اسی میں واپس کروں گا اور اسی سے ان کو میں دوبارہ اٹھاؤں گا۔''

اسے زمین میں واپس کر دیا جاتا ہے، اس کی روح دوبارہ جسم میں ڈال دی جاتی ہے (جب اس کے ساتھی واپس جا رہے ہوتے ہیں تو یہ ان کے جوتوں کی آواز بھی سنتا ہے۔) اس کے پاس دو سخت لب و لہجے والے فرشتے آتے ہیں، وہ اسے سخت انداز میں حکم دے کر بٹھا دیتے ہیں اور اس طرح سوال جواب کرتے ہیں: مَنْ رَّبُّكَ، تیرا رب کون ہے؟ وہ جواب دیتا ہے: رَبِّيَ اللهُ، میرا رب اللہ ہے۔ وہ سوال کرتے ہیں: مَا دِينُكَ، تیرا دین کیا ہے؟ وہ جواب دیتا ہے: دِينِيَ الْإِسْلَامُ میرا دین اسلام ہے۔ وہ پوچھتے ہیں: مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ، جو آدمی تمھاری طرف بھیجا گیا، اس کے بارے میں کیا خیال ہے؟ وہ جواب دیتا ہے: هُوَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وہ اللہ کا رسول ہے۔ ایک دوسری روایت کے مطابق فرشتہ اسے جھنجھوڑ کر کہتا ہے، تیرا رب کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ تیرا نبی کون ہے؟ یہ آخری آزمائش ہے جو کسی مومن کو پیش آتی ہے، چنانچہ وہ آدمی جواب دیتا ہے: میرا رب اللہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، میرا دین اسلام ہے اور میرے نبی محمد ﷺ ہیں۔

پھر ایک منادی کرنے والا آسمان میں اعلان کرتا ہے:

«أَنْ صَدَقَ عَبْدِي ، فَأَفْرِشُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ ، وَأَلْبِسُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ ، وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى الْجَنَّةِ»

''میرے بندے نے سچ کہا، اس کا ٹھکانہ جنت میں بنا دو، اسے جنت کا لباس پہنا دو اور جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دو۔''

جنت کی ہوائیں اور خوشبوئیں اس کے پاس آنے لگتی ہیں۔ اس کی قبر حد نگاہ تک کشادہ کر دی جاتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے مزید فرمایا:

«وَيَأْتِيهِ رَجُلٌ حَسَنُ الْوَجْهِ ، حَسَنُ الثِّيَابِ ، طَيِّبُ الرِّيحِ ، فَيَقُولُ : أَبْشِرْ بِالَّذِي يَسُرُّكَ ، هٰذَا يَوْمُكَ الَّذِي كُنْتَ تُوعَدُ ، فَيَقُولُ لَهُ : مَنْ أَنْتَ؟ فَوَجْهُكَ الْوَجْهُ يَجِيءُ بِالْخَيْرِ ، فَيَقُولُ : أَنَا عَمَلُكَ الصَّالِحُ ، فَيَقُولُ : رَبِّ! أَقِمِ السَّاعَةَ حَتَّى أَرْجِعَ إِلَى أَهْلِي وَمَالِي»

''اور اس کے پاس ایک خوش شکل آدمی آتا ہے جس کے کپڑے بھی خوبصورت اور خوشبو بھی عمدہ، وہ آ کر کہتا ہے: میں تجھے اچھی خبر کی بشارت دیتا ہوں: یہ وہ دن ہے جس کا تجھ سے وعدہ کیا گیا تھا۔ وہ جواباً کہے گا: اللہ تمھیں بھی خوش رکھے، تم کون ہو؟ وہ جواب دیتا ہے: میں تیرا نیک عمل ہوں۔ وہ بندہ کہتا ہے: اے میرے رب! قیامت قائم کر دے تاکہ میں اپنے اہل اور مال کے پاس لوٹ سکوں۔''

پھر اس کے سامنے جنت و دوزخ کا دروازہ کھل جاتا ہے اور بتایا جاتا ہے کہ اگر تم نافرمانی کرتے تو تمھارا ٹھکانا جہنم ہوتا۔ اس کے بجائے اللہ تعالیٰ نے تمھیں یہ جنت والا مقام دیا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ وہ جنت کی نعمتوں کو دیکھتا ہے تو درخواست کرتا ہے: اے رب! قیامت جلد بپا کر دے تا کہ میں اپنے اہل و مال تک پہنچ سکوں۔

ایک اور حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ جب مومن کو دفن کیا جاتا ہے اور فرشتوں کے سوال و جواب ہو چکتے ہیں تو اس کی قبر میں جنت کی طرف سے ایک کھڑکی کھول دی جاتی ہے جس کی خوشبو سے اس کا دماغ معطر ہو جاتا ہے اور اسے کہا جاتا ہے کہ ایسے آرام اور مسرت سے سو جاؤ جیسے ایک نئی نویلی دلہن سوتی ہے۔[1]

کافر اور بدکار کا معاملہ

اور جب نافرمان، کافر اور بدکار اس دنیا سے رخصت ہو کر آخرت کو سدھار رہا ہوتا ہے تو آسمان سے اس کے پاس فرشتے آتے ہیں۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿وَلَوْ تَرٰۤی اِذْ یَتَوَفَّی الَّذِیْنَ كَفَرُوا الْمَلٰٓئِكَةُ یَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَ اَدْبَارَهُمْ ۚ وَ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِیْقِ ○ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْكُمْ وَ اَنَّ اللّٰهَ لَیْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ ○﴾

”اور کاش! آپ دیکھیں جبکہ فرشتے کافروں کی جان قبض کرتے ہیں، وہ ان کے منہ اور ان کی پیٹھ پر مارتے ہیں اور (کہتے ہیں کہ) تم جلا دینے والا عذاب چکھو۔ یہ اسی کا بدلہ ہے جو تمھارے ہاتھوں نے آگے بھیجا اور یہ (جان لو) کہ بے شک اللہ اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں۔“[2]

اس آیت سے معلوم ہوا کہ عمل صالح کی طرف توجہ دینی چاہیے۔ عمل صالح کونسا؟ قرآن و حدیث والا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

---

[1] جامع الترمذي، الجنائز، باب ماجاء في عذاب القبر، حديث: 1071، ومسند أحمد: 287/4.

[2] الأنفال 8: 51،50.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْٓا اَيْدِيْهِمْ ۚ اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ۝﴾

''اور کاش! آپ ظالموں کو اس حال میں دیکھیں جب وہ موت کی سختیوں میں گرفتار ہوتے ہیں، اور فرشتے (یہ کہتے ہوئے) اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے ہوتے ہیں کہ نکالو اپنی جانیں، آج تمھیں بدلے میں ذلت کا عذاب دیا جائے گا کیونکہ تم اللہ پر ناحق باتیں گھڑتے تھے اور اس کی آیتیں سن کر تکبر کرتے تھے۔'' [1]

کیونکہ تم ناحق جھوٹی باتیں اللہ کے ذمے لگاتے تھے اور اس کی آیتوں (احکام کو ماننے کے بجائے ان) سے تکبر کرتے تھے، یعنی انھوں نے براہ راست اپنے شرک، بدعات اور نافرمانیوں سے اللہ پر الزام لگائے۔ ان پر موت طاری ہوتے ہی فرشتے انھیں ڈانٹنا شروع کر دیں گے اور نہایت شدت اور سختی کے ساتھ ان کی روحیں قبض کریں گے۔ اس آیت سے عذاب قبر بالکل واضح ہے۔ کافر کو قبر میں طرح طرح کے عذاب دیے جاتے ہیں مگر وہ عذاب، آخرت کے عذاب کے مقابلے میں اتنے ہلکے ہوتے ہیں کہ جب انھیں قبر سے اٹھایا جائے گا اور اپنے سامنے میدان محشر کے دہشت ناک مناظر دیکھیں گے......!

﴿قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ۜ هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ۝﴾

''وہ کہیں گے: ہائے ہماری بربادی! کس نے ہمیں ہماری خوابگاہ سے اٹھا دیا؟ یہی تو ہے جو رحمٰن نے وعدہ کیا تھا اور رسولوں نے سچ کہا تھا۔'' [2]

دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے مجرمین کے مکالمے کو یوں بیان فرمایا:

[1] الأنعام 6:93. [2] یٰس 36:52.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نئی زندگی کا پہلا سفر

﴿الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۠ فَاَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوْٓءٍ ؕ بَلٰٓى اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ فَادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ○﴾

''وہ جن کی روح فرشتے اس حال میں قبض کرتے ہیں کہ وہ اپنے آپ پر ظلم کر رہے ہوتے ہیں تو وہ (یہ کہتے ہوئے) سر تسلیم خم کر دیتے ہیں کہ ہم تو کوئی برا عمل نہیں کرتے تھے۔ (فرشتے کہتے ہیں:) کیوں نہیں! بے شک اللہ کو معلوم ہے جو تم عمل کرتے تھے، چنانچہ تم جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ، اس میں ہمیشہ رہو گے۔ سو کیسا برا ٹھکانا ہے تکبر کرنے والوں کا!'' [1]

فرشتوں کی یہ دھمکی مجرموں کو اسی دنیا میں مل جاتی ہے۔ موت کی آخری ہچکی کے ساتھ ہی ہر شخص کو اپنا انجام نظر آنے لگتا ہے اور فرشتے اسے واضح طور پر بتا دیتے ہیں۔ موت سے دوبارہ آخرت کے دن کو جی اٹھنے تک کے عرصے کا نام برزخ ہے، خواہ میت مکمل ہو یا نامکمل، یا کسی دوسرے طریقے سے ٹھکانے لگا دی گئی ہو۔ کسی درندے نے پھاڑ کھایا ہو یا پانی میں غرق ہو گئی ہو، وہ قیامت کے دن جی اٹھے گی۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ، إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَيُقَالُ: هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتَّى يَبْعَثَكَ اللّٰهُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ»

''تم سے جب بھی کوئی ایک فوت ہوتا ہے تو صبح شام اُس پر اُس کا ٹھکانا پیش کیا جاتا

[1] النحل 16:28,29.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اگر وہ جنتیوں میں سے ہے تو جنتیوں میں اور اگر وہ جہنمیوں میں سے ہے تو جہنمیوں میں اور اسے کہا جاتا ہے: یہی تیرا ٹھکانا ہے جب تجھے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُٹھائے گا۔"[1]

کافر، نافرمان (دوسری روایت میں بدکار) کی روح قبض کرنے آسمان سے ایسے فرشتے آتے ہیں جو بڑے سخت اور طاقتور ہوتے ہیں اور ان کے چہرے کالے ہوتے ہیں۔ ان کے پاس جہنمی ٹاٹ ہوتے ہیں۔ وہ حدنگاہ تک اس کے پاس بیٹھ جاتے ہیں۔ آخر میں ملک الموت علیہ السلام تشریف لاتے ہیں اور اس کے سر کے پاس بیٹھ کر یہ کہتے ہیں: اے خبیث روح! اللہ تعالیٰ کی ناراضی اور غصے کے پاس پہنچ، پھر اس کے جسم سے روح نکالتے ہیں جیسے بھیگی اون سے نوکدار سیخ نکالی جائے۔ ملک الموت علیہ السلام اسے نکال لیتے ہیں۔ آنکھ جھپکنے سے پہلے دوسرے فرشتے روح کو ان کے ہاتھ سے لے کر ٹاٹ میں رکھ لیتے ہیں۔ اس ٹاٹ سے ایسی بدبو آتی ہے جیسے گلے سڑے مردار کی ہو۔ فرشتے اس روح کو لے کر اوپر جاتے ہیں۔ فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے گزرتے ہیں وہ پوچھتے ہیں یہ کس خبیث کی روح ہے؟ فرشتے اس کا بدترین قسم کا دنیاوی نام لے کر بتاتے ہیں کہ یہ فلاں بن فلاں ہے۔ اس طرح وہ آسمانِ دنیا تک پہنچ جاتے ہیں۔ جب اس کی خاطر دروازہ کھولنے کی درخواست کی جاتی ہے تو دروازہ نہیں کھولا جاتا۔ آسمان کے تمام دروازے بند کر دیے جاتے ہیں۔ ہر دروازے کا نگران اللہ تعالیٰ سے استدعا کرتا ہے کہ یہ بدروح یہاں سے نہ گزاری جائے۔ اس موقع پر نبی ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿إِنَّ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّىٰ يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي

[1] صحيح البخاري، الجنائز، باب الميت يعرض عليه مقعده بالغداة والعشي، حديث: 1379.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْمُجْرِمِينَ ﴾

”بے شک جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور ان سے تکبر کیا، ان کے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے، اور نہ وہ جنت میں داخل ہوں گے، یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں گھس جائے، اور ہم مجرموں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں۔“ [1]

ایسا کیوں ہوتا ہے؟ اس لیے کہ انھوں نے اللہ کی آیات، اللہ کے احکام کو جھٹلایا، تکبر کیا، من مانی کی، نافرمانی کی اور یہ اسی بدعملی کی سزا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«فَيَقُولُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: اكْتُبُوا كِتَابَهُ فِي سِجِّينٍ فِي الْأَرْضِ السُّفْلٰى، فَتُطْرَحُ رُوحُهُ طَرْحًا، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ ﴾ فَتُعَادُ رُوحُهُ فِي جَسَدِهِ»

”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اس کا اعمالنامہ، قید خانے کے دفتر میں رکھ دو جو سب سے نچلی زمین میں ہے، پھر برے طریقے سے اس کی روح کو آسمان سے نیچے پھینک دیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اس کے جسم پر آکر گرتی ہے، اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ”اور جو کوئی اللہ کے ساتھ شرک کرے تو گویا وہ آسمان سے گر پڑا، پھر اسے پرندے اچک لے جائیں یا ہوا کسی دور دراز جگہ لے جا پھینکے۔“ [2] یوں اس کی روح واپس کر دی جاتی ہے۔“ [3]

نبیٔ مکرم ﷺ نے فرمایا:

---

[1] الأعراف 40:7. [2] الحج 31:22.

[3] مسند أحمد 288/4.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نئی زندگی کا پہلا سفر

«إِنَّ الْمَيِّتَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ، إِنَّهُ لَيَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ إِذَا انْصَرَفُوا»

''جب میت کو قبر میں رکھ دیا جاتا ہے تو وہ اپنے ساتھیوں کے جوتوں کی آواز سنتا ہے جب اُس کے ساتھی واپس لوٹتے ہیں۔''[1]

''اس کے پاس دو سخت مزاج فرشتے آتے ہیں۔ اسے جھنجھوڑ کر بٹھا دیتے ہیں اور اس سے سوال کرتے ہیں: تیرا رب کون ہے؟ وہ انتہائی پریشانی سے جواب دیتا ہے: مجھے معلوم نہیں۔ وہ پوچھتے ہیں: تیرا دین کیا ہے؟ کہتا ہے: مجھے خبر نہیں۔ وہ پھر پوچھتے ہیں کہ جو آدمی تمھاری طرف رسول بنا کر بھیجا گیا تھا اس کے بارے میں کیا رائے ہے؟ وہ پریشانی کے عالم میں کہتا ہے: مجھے تو خبر نہیں، البتہ لوگوں کو ایسا ایسا کہتے سنا ہے۔ آسمان سے اعلان کرنے والا اعلان کرتا ہے: یہ جھوٹا ہے، لہٰذا اس کے لیے آگ کا بستر لگا دو اور آگ کی طرف اس کا دروازہ کھول دو۔ اس کی قبر اس حد تک تنگ ہو جاتی ہے کہ اس کی پسلیاں باہم پھنس جاتی ہیں۔ اس کے پاس بدنما چہرے کا آدمی آتا ہے۔ جس کے کپڑے بھی بہت گندے ہوتے ہیں۔ سڑاند اور بو اٹھ رہی ہوتی ہے۔ وہ پوچھتا ہے: تو کون ہے؟ جواب ملتا ہے: میں تیرا خبیث عمل ہوں۔''[2]

''پھر اس کے اوپر ایک اندھا، گونگا، بہرا داروغہ مقرر کر دیا جاتا ہے جس کے ہاتھ میں ایک لوہے کا ہتھوڑا ہوتا ہے وہ اس سے ایک کاری ضرب لگاتا ہے جو پہاڑ کو بھی مٹی کر دیتی ہے اور اس کی تکلیف سے وہ ایسی چیخ مارتا ہے جسے جن وانس کے علاوہ ہر جاندار سنتا ہے۔''[3]

---

[1] صحيح مسلم، الجنة وصفة نعيمها، باب عرض مقعد...... حديث :2870.

[2] مسند أحمد:4/288، والمستدرك للحاكم :1/380.

[3] سنن أبي داود، السنة، باب المسألة في القبر وعذاب القبر، حديث :4753.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”اس کے لیے آگ کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔ اس تکلیف کے باوجود وہ استدعا کرتا ہے: اے پروردگار! قیامت بپا نہ ہو۔“ [1]

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

«إِنِّي أَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ، وَأَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُونَ. إِنَّ السَّمَاءَ أَطَّتْ وَحَقَّ لَهَا أَنْ تَئِطَّ، مَا فِيهَا مَوْضِعُ أَرْبَعِ أَصَابِعَ إِلَّا وَمَلَكٌ وَّاضِعٌ جَبْهَتَهُ سَاجِدًا لِّلّٰهِ، وَاللهِ! لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ، لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَّلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا وَّمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْفُرُشَاتِ وَلَخَرَجْتُمْ إِلَى الصُّعُدَاتِ تَجْأَرُونَ إِلَى اللهِ» وَاللهِ! لَوَدِدْتُّ أَنِّي كُنْتُ شَجَرَةً تُعْضَدُ.

”یقیناً جو میں دیکھتا ہوں وہ تم نہیں دیکھتے اور جو میں سنتا ہوں تم نہیں سنتے، بے شک آسمان چرچرایا اور اس کے لیے لائق ہے کہ چرچرائے کیونکہ آسمان میں چار انگلیوں کے برابر بھی جگہ نہیں ہے مگر وہاں پر فرشتہ اپنی پیشانی رگڑتے ہوئے سجدہ ریز ہے۔ اللہ کی قسم! اگر تم وہ جان لو جو میں جانتا ہوں تو کم ہنسو اور زیادہ روؤ، اور اپنی عورتوں سے بستروں پر سکون حاصل نہ کرو، اور صحراؤں کی طرف نکل جاؤ گے، اللہ کے سامنے گڑگڑاتے ہوئے۔“ راوی کہتا ہے: اللہ کی قسم! کاش میں درخت ہوتا جو کاٹ دیا جاتا۔“ [2]

قبر سے متعلق بدعات

❁ پختہ قبریں بنوانا، سنگ مرمر کے قیمتی پتھر پر شجرۂ نسب، اشعار و اقوال کے کتبے لگانا، قبروں پر مسجدیں یا کوئی عمارت بنانا، قبر پر بیٹھنا، قبر کے پاس روشنی کا بندوبست کرنا، چراغ اور موم

[1] مسند أحمد: 288/4.

[2] سنن ابن ماجه، الزهد، باب الحزن والبكاء، حديث: 4190. آخری جملہ مدرج ہے، راوی کا اپنا قول ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بتیاں جلانا، اگر بتیاں جلانا، خوشبو رچانا، اجرت پر کسی آدمی کو چالیس دن تک قرآن پاک کی تلاوت کے لیے بٹھا دینا یا خود جا کر قبر پر قرآن پاک پڑھنا۔

- مغفرت کی غرض سے قبر پر قرآنی آیات والی چادریں بچھانا، قبر پر پھولوں کی پتیاں بکھیرنا، قبر کو بوسے دینا۔
- قبروں کی طرف منہ کر کے ہاتھ اٹھا کر دعائیں مانگنا، قبروں پر نماز پڑھنا، میت کے لیے دعائے مغفرت کرنے یا عبرت حاصل کرنے کے بجائے حاضریاں دینا اور بزرگوں کے ناموں کی نذر و نیاز اور منتیں ماننا۔
- قبر پر مزار بنا کر عرس اور میلے لگانا اور سفر کر کے زیارت کے لیے جانا۔ قبر کے آگے جھکنا، سجدہ کرنا، قبر کے سامنے اپنی حاجات اور مشکلات پیش کرنا، انھیں حاجت روا مان کر مرادیں مانگنا، ان سے دعا کی درخواست کرنا، مخصوص دنوں میں زیارت قبور کو جانا، یہ سب غیر شرعی افعال ہیں جو اکثر مسلمان اجر کی نیت سے کر رہے ہیں۔

ہمیں کیا جو تربت پہ میلے رہیں گے
تہہ خاک ہم تو اکیلے رہیں گے

روح سے متعلق بدعات

یہ عقیدہ رکھنا کہ مرنے والے کی روح چالیس روز تک گھر آتی ہے، اس لیے چالیس راتیں گھر میں روشنی کرنا، روح کو ثواب پہنچانے کے لیے چالیس روز مرغن کھانا باہر کسی مجاور یا مسجد میں بھجوانا اور کھانے میں ہر چیز ایک ہی عدد ہو، اگر زیادہ ہوئی تو خاندان میں کسی دوسرے فرد کی موت واقع ہو جائے گی۔ یہ سب بدعات ہیں، ان سے بچنا بہت ضروری ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موت سے عبرت

مرنے والے پر افسوس و رنج کرنے سے زیادہ فائدے کی بات یہ ہے کہ انسان اپنے آپ پر رنج و افسوس کرے۔ جانے والا چلا گیا اور تین آفتوں سے بچ گیا۔

- اسے آئندہ ملک الموت علیہ السلام کو دیکھنے کا خوف نہیں رہا۔
- اب اس کو موت کی سختی جھیلنے کی نوبت نہ آئے گی۔
- برے خاتمے کا خوف ختم ہو گیا۔

ہمیں اپنی فکر کرنی ہے، یہ تینوں مرحلے ہمارے لیے باقی ہیں۔ قبر آخرت کی منزلوں میں سب سے پہلی منزل ہے جو اس سے بہ آسانی چھوٹ گیا اس کے لیے بعد کی ساری منزلیں آسان ہیں اور جو اس عذاب میں پھنس گیا اس کے لیے بعد کی منزلیں اور بھی سخت ہیں۔

رسول اللہ ﷺ پر جب نزع کی کیفیت طاری ہوئی تو آپ ﷺ نے شدید تکلیف کے عالم میں ارشاد فرمایا:

«لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، إِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ»

''اللہ کے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں، یقیناً موت کے لیے سختیاں (برحق) ہیں۔''[1]

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

[1] صحيح البخاري، المغازي، باب مرض النبيﷺ ووفاته، حديث :4449.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

«اَلْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيحُ مِنْ نَّصَبِ الدُّنْيَا وَأَذَاهَا إِلٰى رَحْمَةِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ، وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ»

''مومن بندہ مر کر دنیا کی مشقتوں اور تکلیفوں سے راحت پا لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے سایۂ رحمت میں چلا جاتا ہے اور جب نافرمان اور فاجر آدمی مرتا ہے تو دوسرے آدمی اور آبادیاں، درخت اور جانور سب کے سب اس کی موت سے راحت پاتے ہیں۔''[1]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''جب تو صبح کرے تو شام کا انتظار نہ کر اور جب تو شام کرے تو صبح کا انتظار نہ کر۔ اور اپنی صحت کے زمانہ میں مرض کے زمانہ کے لیے توشہ لے لے (جو اعمال صحت میں کرتا ہوگا مرض میں ان کا ثواب ملتا رہے گا) اور اپنی زندگی میں موت کے لیے توشہ لے لے۔''[2]

مگر ہم انسان کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے بندے (غلام) ہیں اس کے عبد، یعنی بکے ہوئے غلام ہیں اور کام آزاد لوگوں کے کاموں جیسے کرتے ہیں۔ یہ مانتے ہیں کہ آخرت دنیا سے افضل ہے مگر دنیا کے مال جمع کرنے کی فکر میں ہر وقت لگے رہتے ہیں اور آخرت کو بھول جاتے ہیں۔ ہم مانتے ہیں موت یقینی چیز ہے آ کر رہے گی مگر اعمال ایسے کرتے ہیں جیسے ہمیں کبھی مرنا ہی نہ ہو۔

موت کو کثرت سے یاد کرو

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

[1] صحيح البخاري، الرقاق، باب سكرات الموت، حديث :6512.

[2] صحيح البخاري، الرقاق، باب قول النبي ﷺ : كن في الدنيا......، حديث : 6416، وجامع الترمذي، الزهد، باب ماجاء في قصر الأمل، حديث :2333.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

«أَكْثِرُوا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّـذَّاتِ، يَعْنِي الْمَوْتَ»

''لذتوں کو توڑنے والی چیز موت کو کثرت سے یاد کیا کرو۔''[1]

اس لیے کہ موت کو کثرت سے یاد رکھنا:

- امیدوں کے مختصر ہونے کا ذریعہ ہے۔
- موت کی تیاری کا سبب ہے۔
- دنیا سے بے رغبتی پیدا ہونے کا سبب بھی ہے جو اصل مقصود ہے۔
- مال جمع کر کے بے کار چھوڑ جانے میں رکاوٹ ہے۔
- آخرت کے لیے ذخیرہ جمع کرنے میں مددگار و معاون ہے۔
- گناہوں سے توبہ کرتے رہنے کی ترغیب کا باعث ہے۔
- دوسروں پر ظلم و ستم اور دوسروں کے حقوق چھیننے سے بھی روکنے والا ہے۔

کلمۂ توحید پر مرنے کی تیاری پورے اہتمام اور التزام سے جاری رکھنی چاہیے۔

سمجھدار کون؟

سب سے زیادہ سمجھ دار وہ ہے جو موت کو کثرت سے یاد کرنے والا اور اس کے آنے سے پہلے پہلے اس کے لیے بہترین تیاری کرنے والا ہو۔

آخرت کی تیاری کرنے والے کا تین چیزوں سے اکرام کیا جاتا ہے:

- اسے توبہ جلدی نصیب ہوتی ہے اور وہ موت کو یاد کرتے ہوئے تقوے کے قریب ہو جاتا ہے۔
- اسے قناعت کی دولت ملتی ہے، تھوڑے مال پر قناعت میسر ہوتی ہے۔

[1] جامع الترمذي، الزهد، باب ماجاء في ذكر الموت، حديث: 2307.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موت سے عبرت

- اسے عبادت میں خوشی اور دل کا اطمینان نصیب ہوتا ہے۔

اس کے برعکس جو موت سے غافل رہتا ہے اس پر تین عذاب مسلط کیے جاتے ہیں۔

- گناہوں سے توبہ میں تاخیر ہوتی رہتی ہے۔
- آمدنی پر راضی نہیں ہوتا، اس کو کم ہی سمجھتا رہتا ہے چاہے کتنی ہی بڑھ جائے۔
- عبادات میں سستی پیدا ہوتی ہے۔

قرآن میں ارشاد ہے:

﴿قُلْ إِنَّ الْمَوْتَ الَّذِي تَفِرُّونَ مِنْهُ فَإِنَّهُ مُلَاقِيكُمْ﴾

''کہہ دیجیے: بے شک موت جس سے تم فرار ہوتے ہو، وہ تو یقیناً تمھیں ملنے والی ہے۔''[1]

موت ہر شخص کو پیش آنے والی ہے، اس کے وقت کے بارے میں ہمیں کچھ معلوم نہیں۔ قبر کے کیڑوں کا ساتھی بننا ہے، منکر نکیر سے سابقہ پڑنا ہے، زمین کے نیچے مدتوں رہنا ہے۔ قیامت کا سخت منظر دیکھنا ہے، پھر یہ بھی معلوم نہیں کہ ٹھکانا جنت ہے یا جہنم۔

دفن خود صدہا کیے زیرِ زمیں
پھر بھی مرنے کا نہیں حق الیقیں
تجھ سے بڑھ کر بھی کوئی غافل نہیں
کچھ تو عبرت چاہیے نفسِ لعیں
مال و دولت کا بڑھانا ہے عبث
زائد از حاجت کمانا ہے عبث
دل کا دنیا میں لگانا ہے عبث

---

[1] الجمعة 8:62.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موت سے عبرت

رہ گزر کو گھر بنانا ہے عبث
حسنِ ظاہر پر اگر تو جائے گا
عالمِ فانی سے دھوکا کھائے گا
یہ منقش سانپ ہے ڈس جائے گا
رہ نہ غافل یاد رکھ پچھتائے گا
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

دنیا والو! دنیا کی زندگی، اس کی دلکشی اور زیب و زینت سے دھوکہ نہ کھاؤ۔ یہ دنیا وہ خوبصورت حسینہ ہے جس کے کروڑوں شوہر ہیں۔ اس نے کسی سے وفا نہیں کی۔ دیکھو! جن لوگوں نے دنیا بھر کی دولت سمیٹ رکھی تھی وہ یہاں سے کافور اور کفن کے علاوہ کچھ نہیں لے کر گئے۔ یہاں کتنے آئے کتنے چلے گئے مگر اے انسان! تجھ کو عبرت نہ ہوئی۔ یہاں جو بھی آیا ہے کوچ ہی کرنے کو آیا ہے۔ آخرت کی فکر کر اور عمل صالح سے اپنی مدد کر۔

﴿وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّ اَبْقٰى ۝﴾

''حالانکہ آخرت بہت بہتر اور باقی رہنے والی ہے۔''[1]

---

[1] الأعلى 87:17.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدعات

بَدَعَ کا مطلب ہے: ایجاد، نیا کام، نئی چیز وغیرہ۔

بدعت کیا ہے؟

شریعت میں بدعت اس عمل کو کہتے ہیں جسے اللہ کا تقرب حاصل کرنے کے لیے رسول اللہ ﷺ کے بعد ایجاد کیا گیا ہو۔ اسے نہ رسول اللہ ﷺ نے کیا ہو، نہ اس کے کرنے کا حکم دیا ہو، نہ اس پر تقریر فرمائی ہو اور نہ اسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کیا ہو، یعنی ہر وہ کام جو ثواب کی نیت سے ہو اور قرآن وحدیث سے ثابت نہ ہو وہ بدعت ہے۔

- دین میں کوئی بدعت جاری کرنا نبی ﷺ پر خیانت کی تہمت لگانا ہے۔
- بدعت جاری کرنا دراصل یہ دعویٰ کرنا ہے کہ دین عہد رسالت میں مکمل نہیں ہوا۔
- جو بدعت پر عمل کرتا ہے دین کو ناقص سمجھتا ہے اور وہ اللہ کے حکم کو مرچ مصالحہ لگا کر اپنی سوچ کے مطابق بنانا چاہتا ہے۔
- اسلام میں آنے کے بعد جاہلیت کا طریقہ پسند کرنا بدعت ہے۔ اس پر عمل کرنا بھی بدعت ہے۔
- بدعت تحریف دین کا راستہ ہے۔ عبادات میں اپنی طرف سے قیدیں، شرطیں اور نت

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نئے طریقے ایجاد کرنا دین کی تحریف ہے۔

- بدعت کی مذمت قرآن وحدیث میں کی گئی ہے۔
- بدعتی کا کوئی عمل قبول نہیں ہوتا۔
- بدعتی آبِ کوثر سے محروم رہے گا۔
- بدعتی پر اللہ تعالیٰ، ملائکہ اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔

بدعت کی عام فہم تعریف یہ ہے کہ ایسا نیا کام دین میں شامل کرنا جس کا اس دین سے کوئی تعلق نہ ہو۔ کوئی کام جو نبی ﷺ کے وقت نہیں ہوا، نہ آپ ﷺ نے کیا، نہ کرنے کا حکم دیا، نہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کیا اور نہ ان کے زمانے میں ہوا اور رسول اللہ ﷺ کے بعد اس کام کو دین کا حصہ اور ثواب سمجھ کر کیا جائے جبکہ آپ ﷺ سے وہ عمل ثابت ہی نہ ہو۔ ایسا کرنے والا مردود اور جہنمی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَّكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ»

''ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم کی طرف لے جانے والی ہے۔'' [1]

دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

«مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ»

''جس نے مجھ پر جانتے بوجھتے جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔'' [2]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ فِيهِ فَهُوَ رَدٌّ»

''جس شخص نے ہمارے دین میں ایسی نئی بات ایجاد کی جو دین اسلام سے نہیں ہے تو

---

[1] سنن النسائي، صلاة العيدين، باب كيف الخطبة، حديث : 1579.

[2] صحيح البخاري، العلم، باب إثم من كذب على النبي ﷺ، حديث : 110.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ مردود ہے۔'' [1]

دین اسلام کے دو سرچشمے ہیں:

① ایک اللہ کی کتاب۔ ② دوسرا نبی ﷺ کی سنت۔

جو شخص کتاب وسنت میں اپنی رائے داخل کرتا ہے تو اس کی رائے کو دین اسلام میں ہرگز کوئی حیثیت حاصل نہ ہوگی بلکہ اسے مسترد کر دیا جائے گا۔ بدعات کو رواج دینے والا شخص شدید مجرم ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ اللهَ حَجَبَ التَّوْبَةَ عَنْ صَاحِبِ كُلِّ بِدْعَةٍ»

''یقیناً اللہ تعالیٰ نے ہر صاحبِ بدعت سے توبہ کو روک دیا ہے۔'' [2]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«وَشَرَّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ»

''دین میں نئی نئی باتیں پیدا کرنا سب سے برا ہے اور ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔'' [3]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ۘ﴾

''اور اللہ کا رسول تمھیں جو کچھ دے تو وہ لے لو، اور جس سے منع کرے اسے چھوڑ دو،

---

[1] صحيح البخاري، الصلح، باب : إذا اصطلحوا على صلح......، حديث : 2697.

[2] المعجم الأوسط للطبراني : 113/5 ، حديث : 4214.

[3] سنن النسائي، صلاة العيدين، باب كيف الخطبة، حديث : 1579.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اللہ سے ڈرتے رہو، بے شک اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔“ [1]

اس آیت کا مطلب یہ ہوا کہ نبی کریم ﷺ کی اطاعت دراصل اللہ تعالیٰ ہی کی اطاعت ہے۔

پھر مزید فرمایا:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ﴾

”اے ایمان والو! تم اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو، اور تم اللہ سے ڈرو، بلاشبہ اللہ خوب سننے والا، خوب جاننے والا ہے۔“ [2]

دین کے معاملے میں اپنے طور پر کوئی فیصلہ نہ کرو اور نہ اپنی سمجھ اور رائے کو ترجیح دو بلکہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو۔ اپنی طرف سے دین میں اضافہ یا بدعات کی ایجاد، اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے آگے بڑھنے کی جسارت ہے جو کسی بھی صاحب ایمان کو نہیں ہونی چاہیے۔ مومن کی شان تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے سامنے سر تسلیم خم کر دینا ہے نہ کہ ان کے مقابلے میں اپنی بات پر یا کسی امام بزرگ کی رائے پر اڑے رہنا ہے۔ ایک سچا اور کھرا مسلمان تو وہی ہوتا ہے جس کے فکر، قول اور عمل میں راستی ہو، جو اللہ اور اس کے مقدس رسول ﷺ کے ارشادات مانے، سرکشی نہ کرے اور جونہی اللہ اور اس کے رسول کا حکم سنے اس کے آگے سر اطاعت جھکا دے۔

تقدیر کے پابند جمادات و نباتات
مومن فقط احکام الٰہی کا ہے پابند

اللہ تعالیٰ نے دین مکمل کر دیا ہے:

﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ

[1] الحشر 7:59. [2] الحجرات 1:49.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدعات

﴿ دِيْنًا ط ﴾

''آج میں نے تمھارے لیے تمھارا دین مکمل کر دیا، اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی، اور تمھارے لیے اسلام کو دین کے طور پر پسند کر لیا۔'' [1]

لیکن کوئی شخص دین میں بدعات اور نت نئی ایجادات شامل کر کے بزعم خویش کار ثواب کرے اور معاذ اللہ یہ ثابت کرنے کی کوشش کرے کہ دین مکمل نہیں ہے، اس میں کمی رہ گئی اور نعوذ باللہ وہ کمی ہم پوری کر رہے ہیں۔ اس اعتبار سے بدعت درحقیقت نبی ﷺ پر تہمت لگانا ہے کہ آپ ﷺ کو یہ یہ معاملہ معلوم تھا لیکن لوگوں کو نہیں بتایا۔ یہ رسول اللہ ﷺ پر نعوذ باللہ کوتاہی کا الزام ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی ذات عالی کے بارے میں بھی صریح بے ادبی ہے کہ گویا اللہ تعالیٰ کو یہ معاملہ بتانا یاد نہ رہا اور اب یہ ہماری عقلِ رسا کے باعث واضح ہوا ہے۔

بدعت کیا ہے؟ بدعت درحقیقت خودسری اور ہٹ دھرمی ہے، یعنی اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کا طریقہ ہم خود ایجاد کریں گے۔ اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول ﷺ سے نہیں پوچھیں گے؟ مختصر یہ کہ جو بھی اپنی عقل سے کار ثواب کرے وہی بدعت ہے۔

یہ کیا بات ہوئی کہ ہم اللہ کو مانتے ہیں لیکن اس کی بات نہیں مانتے۔ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کو سچا نبی مانتے ہیں لیکن آپ ﷺ کے ارشاد کی تعمیل نہیں کرتے۔

تو برائے بندگی ہے یاد رکھ
ورنہ پھر شرمندگی ہے یاد رکھ

کسی کے مرنے کے بعد اس کا تیجہ کرنا آپ ہی آپ اپنے دماغ سے نکال لیا اور عمل شروع کر دیا کہ یہ طریقہ موجب ثواب ہے۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے پوچھے بغیر۔ یہ بدعت ہے، جیسے: وضو کا طریقہ، نماز، روزہ، حج وغیرہ۔ فی الجملہ ہر عمل کے ایک ایک جزو پر اتباع رسول

[1] المآئدة 3:5.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لازمی ہے۔ ایسا نہیں ہوسکتا کہ آپ وضو کے لیے بیٹھیں تو پہلے پاؤں دھولیں۔ پاؤں کو آخر ہی میں دھونا ہے کیونکہ اللہ کے رسول ﷺ نے اسی طرح سکھایا ہے۔ مغرب کی نماز کے تین فرض کے بجائے کوئی چار رکعت پڑھے کہ آج میں اللہ سے بہت خوش ہوں، اس لیے زیادہ عباوت کروں۔ روزہ مغرب کے بجائے عشاء تک رکھے۔ یہ بظاہر تو نیکیاں بڑھانے والے کام ہیں۔ لیکن کیا یہ صحیح ہیں؟ ہرگز صحیح نہیں، اس لیے کہ زیادتی کر کے عبادت کی صورت ہی بدل ڈالی۔

ہمارے ہاں موت سے پہلے ہی بیماری کی حالت میں شرکیہ رسوم اور بدعات کا ایسا نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے جو موت کے بعد بھی طویل عرصے تک جاری رہتا ہے۔ بیماری کی حالت میں شرکیہ کلام سے دم، تعویز، منکے، خاک شفا حاصل کرنے کے لیے پیروں کے پاس جانا۔ جن کی اکثریت علم دین سے ناواقف ہوتی ہے۔ فوت شدہ بزرگوں کے نام کی نذر و نیاز، چڑھاوے، خانقاہوں، مقبروں اور مزاروں پر جانا اور مریضوں کو وہاں حاضری دلانا، سب شرک ہے۔

ہم مختلف مواقع پر مروجہ اکثر بدعات کا تذکرہ کر چکے ہیں۔ اب افادۂ عام کے لیے مزید بدعتوں کی نشاندہی کی جاتی ہے۔

ایصال ثواب کی بدعات

- مخصوص دنوں، مخصوص اوقات اور مخصوص انتظامات کے ساتھ مرنے والے کے گھر میں جمع ہونا۔ ان اجتماعات میں پُر تکلف کھانوں کا بندوبست کرنا۔ سوئم (تیجہ کرنا)، قل، قرآن خوانی، فاتحہ خوانی، ختم دلانا، جمعراتیں، ساتواں، دسواں، چالیسواں اور برسی وغیرہ منانا۔
- تعزیت کے لیے پہلی عید پر جمع ہونا، شعبان اور رمضان میں دعا کے لیے جمع ہو کر ضیافتوں کا بندوبست کرنا۔
- یہ وصیت چھوڑنا کہ میری جائیداد میں سے فلاں فلاں مخصوص دنوں اور تہواروں پر ختم دلایا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے، صدقہ وخیرات کیا جائے، اور کھانا تقسیم کیا جائے۔

- اسی طرح قرآن پڑھ کر مُردوں میں ثواب تقسیم کرنا۔
- چنوں، باداموں پر پہلا کلمہ ستر ہزار مرتبہ پڑھنا، آیت کریمہ کا سوا لاکھ پڑھنا۔
- گٹھلیوں پر بسم اللہ، لا الہ الا اللہ، قل ھو اللہ احد پڑھنا کہ اس سے میت کو ثواب پہنچے گا۔
- بسم اللہ کا قرآن پاک ختم کرنا۔
- میت کو ثواب پہنچانے کے لیے ختم دلانا۔
- اجرت پر یا بلا اجرت قرآن خوانی کرانا۔
- چالیسویں تک جتنی قرآن خوانیاں کرانا وہ ساری برداری کے سامنے مرنے والے کی روح کو بطور ہدیہ پیش کرنا۔
- عزیزوں کو دکھا کر غریبوں کو جوڑے دینا۔
- عزیزوں کو پر تکلف کھانا دینا اور برادری میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرنا اور یہ باور کرانا کہ اس طرح مردے کی روح کو ثواب پہنچے گا۔
- یہ کہنا کہ چالیسویں کے لیے، چالیس دن سے ایک دن اوپر نہ ہو، ورنہ خاندان میں سے کسی اور کی موت واقع ہو جائے گی۔
- چالیسویں کے موقع پر بڑے بیٹے کو پگڑی پہنانا، دستار بندی کی رسم کرنا کہ باپ کی ذمہ داریاں سنبھالنے کا فرض اسے سونپ دیا گیا ہے۔ جانشین کا اپنی طرف سے سارے خاندان والوں کو جوڑے دینا۔
- پھر برسی پر فاتحہ خوانی، قرآن خوانی کرانا، آنے والوں کو پر تکلف کھانا کھلانا۔
- تدفین کے دن سے ہفتہ وار قبر پر جا کر صدقہ خیرات کرنا، مٹھائی، دودھ، اور کھانا وغیرہ تقسیم کرنا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدعات

یہ تمام غیر اسلامی رسوم اور بدعات ہیں جن کا دین سے دور کا بھی کوئی واسطہ نہیں۔ ہر مسلمان عالم ہو یا جاہل، مرد ہو یا عورت، یہ عقیدہ ضرور رکھتا ہے کہ مرنے کے بعد انسان کو اپنے اعمال کی جزا وسزا ضرور ملتی ہے۔ یہ ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ ہر انسان مرجانے والے کو کسی نہ کسی طرح ثواب پہنچانا ضروری سمجھتا ہے۔ لوگوں کی اکثریت، معاشرے میں جو کچھ ہوتا دیکھتی ہے وہی کرنا شروع کر دیتی ہے، یہ سوچے سمجھے بغیر کہ ان چیزوں کا تعلق دین سے ہے بھی یا نہیں اور سنت نبوی کیا ہے؟

جس امت کے پاس قرآن و حدیث کا قیمتی سرمایہ ہو، بے نظیر دستور و قانون ہو، اسے زیب نہیں دیتا کہ وہ اسے چھوڑ کر خود ساختہ یا ہندوؤں، پارسیوں اور انگریزوں کی رسمیں، خود ساختہ بدعات اور جاہلانہ رویے اختیار کرنے لگے۔ اس گناہِ بے لذت پر کتنا وقت، کتنی محنت اور کتنی دولت برباد ہو جاتی ہے۔ اور ان غلط اور بے بنیاد رسموں کے اخراجات پر کتنے یتیم وارثوں کی جائیدادیں بک جاتی ہیں۔ لوگ قرضہ لیتے ہیں۔ اس طرح وہ بزعم خود ایک تو مرنے والے کی محبت وعقیدت کا حق ادا کر دیتے ہیں اور برسی منا کر سال بھر کے لیے اپنے فرض سے سبکدوش ہو جاتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور سلف صالحین سے یہ سب کچھ کرنا ہرگز ثابت نہیں۔ یہ قدیم مصریوں اور دیگر کافروں کی رسوم ہیں۔ قل، چالیسواں، برسی وغیرہ کرنا، رسم چہلم منانا فرعونیوں کی رسم ہے۔ عید کی رات قبروں کی زیارت کرنا بھی بدعت ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ سے ثابت نہیں۔

میت کے لیے قرآن خوانی

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَأَنْ لَّيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ﴾

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور یہ کہ انسان کے لیے بس وہی کچھ ہے جس کی اس نے سعی کی۔''[1]

جس کی کوشش اس نے خود کی۔ جس طرح کوئی کسی دوسرے کے گناہ کا ذمہ دار نہ ہوگا، اسی طرح آخرت میں اجر بھی ان ہی نیکیوں کا ملے گا جو اس نے خود اپنی محنت سے کی ہوں گی۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ قرآن پاک میں فرماتے ہیں:

﴿كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ ۝﴾

''ہر نفس نے جو کیا اس کے بدلے وہ گروی ہے۔''[2]

یعنی اعمال اگر اچھے ہوں تو اسے چھڑا لیں گے ورنہ جہنم تک پہنچا دیں گے۔

آدمی کا عمل ہی اسے چھڑائے گا اور عمل ہی اسے ہلاک کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا ٱتَّقُوا ٱللَّهَ وَلْتَنظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۖ وَٱتَّقُوا ٱللَّهَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ خَبِيرٌۢ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝﴾

''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو، اور (ہر) شخص کو دیکھنا چاہیے کہ اس نے کل کے لیے آگے کیا بھیجا ہے، اور تم اللہ سے ڈرتے رہو، بیشک اللہ کو خبر ہے جو تم عمل کرتے ہو۔''[3]

''کل'' سے مراد یوم قیامت ہے اور ''آج'' سے مراد دنیوی زندگی ہے۔ یہ زندگی دار العمل اور دار الامتحان ہے جبکہ آخرت دار الجزا ہے۔ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اَلْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ»

''عقل مند وہ ہے جو اپنے نفس کا خود محاسبہ کرے۔''[4]

---

[1] النجم 53:39. [2] المدثر 74:38. [3] الحشر 59:18.

[4] جامع الترمذي، صفة القيامة، باب حديث الكيس من دان نفسه......، حديث: 2459. یہ حدیث سنداً ضعیف ہے لیکن اس کا مفہوم بہرحال درست ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا:

«حَاسِبُوا أَنْفُسَكُمْ قَبْلَ أَنْ تُحَاسَبُوا»

''اپنا محاسبہ کرلو اس سے پہلے کہ تمھارا محاسبہ کیا جائے۔''[1]

اس سے پتہ چلا کہ قرآن خوانی کا ثواب میت کو نہیں پہنچتا۔ یہ نہ مردے کا اپنا عمل ہے اور نہ اس کی محنت، اسی لیے نبی ﷺ نے مُردوں کے لیے قرآن خوانی کی ترغیب نہیں دی اور نہ کسی نص یا اشارۃ النص سے اس کی طرف رہنمائی فرمائی۔ اگر یہ عمل، عمل خیر ہوتا تو نبی ﷺ اپنی امت کو ضرور بتاتے اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اسے ضرور اختیار کرتے۔

قرآن تو نصیحت کی کتاب ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿كَلَّآ إِنَّهُۥ تَذْكِرَةٌ ۞ فَمَن شَآءَ ذَكَرَهُۥ ۞﴾

''ہرگز نہیں! یقیناً یہ (قرآن) ایک نصیحت ہے تو جو کوئی چاہے اسے یاد کرے۔''[2]

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿لِّيُنذِرَ مَن كَانَ حَيًّا وَيَحِقَّ ٱلْقَوْلُ عَلَى ٱلْكَٰفِرِينَ ۞﴾

''تاکہ وہ اسے ڈرائے جو زندہ ہے اور کافروں پر (اللہ کے عذاب کی) بات ثابت ہو جائے۔''[3]

عبادات کے لیے نص کا ہونا ضروری ہے۔ اس میں کسی قسم کی رائے یا خیال نہیں چل سکتا، البتہ دعا، صدقہ وخیرات کا ثواب مُردوں کو ضرور پہنچتا ہے مگر مخصوص دنوں اور مخصوص اوقات کی شرط نہیں۔

مسلمانوں کو چاہیے کہ ہر قسم کی بدعات کو ہمیشہ کے لیے مسترد کردیں، خواہ وہ بظاہر کتنی ہی

---

[1] جامع الترمذي، صفة القيامة، باب حديث الكيس من دان نفسه......، حديث :2459.

[2] المدثر 74:54، 55. [3] یٰسٓ 36:70.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اچھی معلوم ہوتی ہوں، بلاشبہ تمام کاموں میں بدترین کام وہ ہیں جنھیں دین اسلام میں ایجاد کیا گیا ہے اور تمام بدعات گمراہی ہیں۔ [1]

[1] صحیح مسلم، الجمعة، باب تخفیف الصلاة والخطبة، حدیث: 867.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میت کے لیے نفع بخش اعمال

ایصال ثواب

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ: إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ»

''مرنے کے بعد انسان کے اعمال کے ثواب کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے، سوائے تین چیزوں کے (جن کا ثواب میت کو ملتا رہتا ہے:) صدقہ جاریہ، لوگوں کو فائدہ دینے والا علم، نیک اولاد جو میت کے لیے دعا کرتی رہے۔'' [1]

صدقہ جاریہ

نیکی اور دینی بھلائی کے کام، مسجد، دینی مدرسہ، سکول، مسافر خانہ، شفا خانہ کی تعمیر، پانی پلانے کا انتظام، کنواں کھدوانا، ٹیوب ویل لگانا، سایہ دار درخت یا پھلدار درخت لگانا، کوئی زمین اور جائیداد وقف کرنا جس سے لوگ فائدہ اٹھائیں۔ یہ سب صدقہ جاریہ ہیں جن کا اجر وثواب انسان کو مرنے کے بعد اس وقت تک ملتا رہتا ہے، جب تک لوگ مذکورہ فلاحی

[1] صحیح مسلم، الوصیة، باب مایلحق الإنسان من الثواب بعد وفاته، حدیث :1631.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کاموں سے فائدہ اٹھاتے رہتے ہیں۔

صدقۂ جاریہ کی ایک اور شکل امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہے، یعنی اللہ کے بندوں کو نیکیوں کا حکم اور ترغیب دی جائے اور نواہی سے روکا جائے۔

لوگوں کو فائدہ دینے والا علم

قرآن کریم اور دین کی تعلیم دینا، ان پڑھ لوگوں کو علم سکھانا صدقہ ہے۔ کوئی مفید سائنسی یا میڈیکل ایجاد جس سے لوگ نسل در نسل فائدہ اٹھاتے رہیں۔ دین کی نشر و اشاعت کا کام بہترین صدقہ جاریہ ہے۔ کوئی اچھی کتاب لکھ جانا جس سے لوگ فائدہ اٹھائیں۔ ان نیک اعمال سے دنیا و آخرت دونوں میں فائدہ پہنچتا رہتا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

«مَا مِنْ رَّجُلٍ يَّسْلُكُ طَرِيقًا يَّطْلُبُ فِيهِ عِلْمًا إِلَّا سَهَّلَ اللّٰهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ»

”جو شخص علم حاصل کرنے کے راستے پر چلتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے لیے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے۔“ [1]

نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ أَبْطَأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ»

”جسے اس کے عمل نے پیچھے کر دیا، اسے اس کا نسب آگے نہیں کر سکتا۔“ [2]

درس و تدریس کا کام صدقۂ جاریہ ہے۔ اسی طرح دین میں کسی نے اچھے طریقے کو رائج کیا اور اس کے بعد اس پر عمل کیا گیا، اس کے لیے اپنے عمل کا اجر ہے۔ اور ان

---

[1] صحيح البخاري، العلم، باب العلم قبل القول والعمل، قبل الحديث: 68، وسنن أبي داود، العلم، باب في فضل العلم، حديث :3643 واللفظ له.

[2] سنن أبي داود، العلم، باب في فضل العلم، حديث :3643.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں کے عمل کا اجر بھی ہے جو بعد ازاں اس طریقے پر عمل کریں گے لیکن خود ان کے اپنے اجر میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ [1]

نیک اولاد

اولاد کو قرآن وسنت کا تابع بنا کر مرنے والا قیامت تک اس کی کمائی وصول کرتا رہے گا۔ نیک اولاد کے نیک اعمال کا ثواب بغیر نیت کے والدین کو پہنچتا رہتا ہے۔

جس طرح زندہ انسان کھانے پینے کے محتاج ہیں، اسی طرح مردے دعا کے انتہائی محتاج ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ لَيَرْفَعُ الدَّرَجَةَ لِلْعَبْدِ الصَّالِحِ فِي الْجَنَّةِ، فَيَقُولُ: يَارَبِّ! أَنَّى لِي هٰذِهِ؟ فَيَقُولُ: بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ لَكَ»

''اللہ تعالیٰ جنت میں نیک آدمی کا درجہ بلند فرمائے گا تو آدمی عرض کرے گا: یا اللہ! یہ درجہ مجھے کیسے حاصل ہوا؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تیرے بیٹے نے تیرے لیے استغفار کیا۔'' [2]

نیک اور باعمل مسلمان اولاد کی دعا میت کے لیے نفع بخش ہے۔

جس کی اولاد نہیں تو اس کے گھر والے، دوست، پڑوسی، رشتہ دار اس کے حق میں دعا کریں۔ اس طرح دعا مانگنے والوں کے درجات بھی بلند ہوں گے۔ ایک مسلمان جب اپنے بھائی کی عدم موجودگی میں اس کے لیے دعا کرتا ہے تو وہ قبول ہوتی ہے۔ جب بھی آدمی اپنے بھائی کے حق میں دعا کرتا ہے تو فرشتے آمین کہتے ہیں، اور کہتے ہیں تیرے لیے بھی ایسا ہی ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

[1] سنن ابن ماجه، المقدمة، باب من سَنَّ سنة حسنة أَوْ سيئة، حديث :203.

[2] سنن ابن ماجه، الأدب، باب برالوالدين، حديث :3660، ومسند أحمد :509/2.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

«إِذَا دَعَا الرَّجُلُ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ، قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ: آمِينَ! وَلَكَ بِمِثْلٍ»

"جب کوئی آدمی اپنے بھائی کے لیے اُس کی عدم موجودگی میں دعا کرتا ہے تو فرشتے آمین کہتے ہیں اور (کہتے ہیں) تیرے لیے بھی ایسا ہی ہو۔"[1]

لواحقین کی طرف سے میت کے لیے بہترین ایصال ثواب، اس کے لیے خلوص دل سے مغفرت کی دعائیں کرنا ہے، میت کے لیے زندوں کی طرف سے بہترین تحفہ استغفار ہے۔

میت کی طرف سے حج کیا جائے چاہے فرض ہو یا نذر مانی ہو ثواب بہر حال میت کو پہنچ جاتا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

«مَنْ مَّاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ»

"جو آدمی مرجائے اور اس کے ذمے روزے ہوں تو اس کا قریبی رشتہ دار روزے رکھے۔"[2]

اس حدیث سے مراد نذر کے روزے ہیں۔ رمضان کے فرض روزے نہیں۔ میت کی طرف سے مانی ہوئی شرعی نذر اگر اولاد پوری کر دے تو میت کو اس کا ثواب مل جاتا ہے۔

میت کی طرف سے ورثاء یا کوئی اور قرض ادا کر دے تو قرض ادا ہو جائے گا۔[3]

صدقہ و خیرات

میت کو ایصال ثواب کے لیے اس کی طرف سے صدقہ و خیرات کرنا بھی احادیث سے

---

[1] سنن أبي داود، الوتر، باب الدعاء بظهر الغيب، حديث: 1534.

[2] صحيح البخاري، الصوم، باب من مات وعليه صوم، حديث: 1952.

[3] سنن النسائي، الوصايا، باب قضاء الدين قبل الميراث……، حديث: 3668,3667.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میت کے لیے نفع بخش اعمال

ثابت ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی:

«إِنَّ أُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَأُرَاهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ، أَفَأَتَصَدَّقُ عَنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، تَصَدَّقْ عَنْهَا»

''میری ماں اچانک فوت ہوگئی اور کوئی وصیت نہ کر سکی۔ میرا گمان ہے اگر وہ بول سکتی تو صدقہ کرنے کو کہتی۔ کیا اب میں صدقہ کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں! پس تو اس کی طرف سے صدقہ کر۔'' [1]

[1] صحيح البخاري، الوصايا، باب ما يستحب لمن......، حديث :2760.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبرستان کی زیارت

دعا اور استغفار کی نیت سے، اپنی موت کو یاد رکھنے اور آخرت کی فکر کے لیے قبروں پر جانا جائز ہے تاکہ انسان اپنے اعمال کی اصلاح کی طرف سنجیدگی سے توجہ دے۔ نبی کریم ﷺ ایک مرتبہ قبرستان تشریف لے گئے تو وہاں قبر کے کنارے بیٹھ کر بہت روئے حتی کہ مٹی گیلی ہو گئی، پھر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

«يَا إِخْوَانِي لِمِثْلِ هٰذَا فَأَعِدُّوا»

''بھائیو! اس دن کے لیے تیاری کر لو۔''[1]

حضرت ابو بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب لوگ قبرستان جانے کے لیے نکلتے تو رسول اللہ ﷺ انھیں زیارتِ قبور کے لیے یہ دعا سکھلایا کرتے تھے:

«اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ! مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، وَالْمُسْلِمِينَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَلَاحِقُونَ، أَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ»

''السلام علیکم، ان گھروں میں رہنے والے مسلمانو اور مومنو! ہم بھی ان شاء اللہ تمھارے پاس ہی آنے والے ہیں۔ ہم اللہ سے اپنے لیے اور تمھارے لیے خیر و عافیت کے طلب گار ہیں۔''[2]

---

[1] سنن ابن ماجه، الزهد، باب الحزن والبكاء، حديث: 4195.

[2] صحيح مسلم، الجنائز، باب ما يقال عند دخول القبور والدعاء لأهلها، حديث: 975، ومسند أحمد: 353/5.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسافر کی منزل

دنیا کے اے مسافر منزل تیری قبر ہے
طے کر رہا ہے جو تو دو دن کا یہ سفر ہے

جب سے بنی ہے دنیا لاکھوں کروڑوں آئے
باقی رہا نہ کوئی مٹی میں سب سمائے
اس بات کو نہ بھولو سب کا یہی حشر ہے
دنیا کے اے مسافر منزل تیری قبر ہے

آنکھوں سے تو نے اپنی کتنے جنازے دیکھے
ہاتھوں سے تو نے اپنے کتنے دفنائے مردے
انجام سے تو اپنے کیوں اتنا بے خبر ہے
دنیا کے اے مسافر منزل تیری قبر ہے

مخمل پہ سونے والے مٹی پہ سو رہے ہیں
شاہ و گدا وہاں پر سب ایک ہو رہے ہیں
دونوں ہوئے برابر یہ موت کا اثر ہے
دنیا کے اے مسافر منزل تیری قبر ہے

مٹی کے پتلے تم کو مٹی میں ہے سمانا
اک دن یہاں تو آیا اک دن یہاں سے جانا
رہنا نہیں ہے یہاں پہ جاری تیرا سفر ہے
دنیا کے اے مسافر منزل تیری قبر ہے
طے کر رہا ہے جو تو دو دن کا یہ سفر ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے لوگو، اے دیدہ ورو! کچھ اس دن کی تدبیر بھی کرو

دنیا کے اے مسافر! غور سے سن اور سمجھ لے کہ آدمی کا سب سے بڑا دشمن اس کا نفس ہے جو اس کو برائی اور گناہ کی طرف لے جاتا ہے۔ اسی نفس کو سیدھا رکھنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم نازل فرمایا۔ اے انسان......، اے مسافر! اگر تو اپنے نفس کی خبر نہیں لے گا تو یہ سرکش ہو کر بے قابو ہو جائے گا اور اگر تو اس کو ملامت کرتا رہے گا تو یہ نفس لوامہ بن جائے گا اور کیا عجب کہ رفتہ رفتہ نفس مطمئنہ بن جائے اور اللہ رب العزت کے اطاعت گزار بندوں میں شامل ہو جائے۔

دنیا کے اے مسافر! اپنے نفس کو نصیحت کرتا رہ کہ اے نفس! کیا تو نہیں جانتا کہ جنت و دوزخ تیرے سامنے ہے اور تو بہت جلد کسی ایک ٹھکانے میں جانے والا ہے؟ کیا تو نہیں جانتا کہ تجھ پر موت کا کٹھن وقت آنے والا ہے؟ آج ہو یا کل، جس چیز کو آنا ہے وہ قریب ہی ہے، اور کیا تجھے نہیں معلوم کہ موت اچانک ہی آتی ہے؟ موت تو کسی بھی سانس آجائے گی، پھر تجھے کیا ہوا ہے کہ موت اتنی نزدیک ہے مگر تو اس کی تیاری نہیں کرتا؟ سورۂ انبیاء میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ ۝ مَا يَأْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ اِلَّا اسْتَمَعُوْهُ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ ۝ لَاهِيَةً قُلُوْبُهُمْ ۚ وَاَسَرُّوا النَّجْوَى ۖ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۖ هَلْ هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۚ اَفَتَأْتُوْنَ السِّحْرَ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ۝﴾

''لوگوں کے حساب کا وقت قریب آ گیا ہے جبکہ وہ غفلت میں پڑے اعراض کر رہے ہیں۔ ان کے رب کی طرف سے ان کے پاس جو بھی نئی نصیحت آتی ہے، اسے وہ کھیلتے کودتے (ہنسی مذاق ہی میں) سنتے ہیں۔ ان کے دل غافل ہیں، اور ان ظالموں نے چپکے چپکے سرگوشیاں کیں کہ یہ (رسول) تم جیسا ایک بشر ہی تو ہے، کیا پھر تم دیکھتے بھالتے (اس کے) جادو میں پھنستے ہو؟''[1]

اللہ تعالیٰ نے دوسرے مقام پر انسانوں کو جھنجوڑتے ہوئے فرمایا:

﴿اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ؕ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ۝﴾

''کیا پھر وہ قرآن میں غور وفکر نہیں کرتے؟ اور اگر یہ اللہ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو وہ یقیناً اس میں بہت کچھ اختلاف پاتے۔''[2]

اے مسافر کیا تو بھول گیا:

ہے یہاں سے تجھ کو جانا ایک دن
قبر میں ہوگا ٹھکانا ایک دن
منہ خدا کو ہے دکھانا ایک دن
اب نہ غفلت میں گنوانا ایک دن

ذرا سوچ! تجھے اللہ کی نافرمانی کی جرأت کیوں ہوتی ہے؟ اگر تیرا یہ عقیدہ ہے کہ وہ تجھے نہیں دیکھتا، پھر تو یقیناً کافر ہے۔ اگر تو یہ جانتا ہے کہ اللہ تجھے دیکھ رہا ہے، پھر بھی تو اس کی نافرمانی کرتا ہے، پھر تو سخت بے حیا ہے، یا تو اس مغالطے میں پڑ گیا ہے کہ اللہ غفور ورحیم ہے،

[1] الأنبیآء 21:1-3. [2] النسآء 4:82.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے کسی اطاعت کی ضرورت نہیں وہ تجھے یونہی بخش دے گا تو پھر دنیا کے کاموں کے لیے کیوں کوشش کرتا ہے؟ وہ اس کے کرم پر کیوں نہیں چھوڑتا؟ اس وقت کرم الٰہی پر تیرا اعتماد کہاں چلا جاتا ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ صرف آخرت میں کریم ہے دنیا میں نہیں؟ اللہ تعالیٰ نے انسان کے کیے ہوئے اعمال ہی کو یوں سراہا:

﴿وَأَن لَّيْسَ لِلْإِنسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ ۝﴾

''اور یہ کہ انسان کے لیے بس وہی کچھ ہے جس کی اس نے سعی کی۔''[1]

علامہ اقبال نے فرمایا ہے:

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی!

جس آخرت کو اس نے تیری سعی پر منحصر کیا ہے، اس کی تو بالکل پرواہ نہیں کرتا۔ اللہ تجھے مرنے کے بعد اٹھا کر کھڑا کر دے گا، پھر اس کی نافرمانی سے کیوں نہیں بچتا؟ ہوسکتا ہے یہ ہی آج کا دن تیری عمر کا آخری دن ہو۔

یہ دنیائے فانی ہے محبوب تجھ کو
ہوئی واہ کیا چیز مرغوب تجھ کو
جگہ دل لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

اے انسان! کیا تو سمجھتا ہے کہ نافرمانی کر کے تو اللہ کے عذاب کو برداشت کر سکے گا؟ ہرگز نہیں، یہ بات دل سے نکال دے۔ ذرا ایک گھڑی گرمی کی تیز دھوپ میں کھڑا ہو جا۔ یا اپنی انگلی آگ کے قریب کر۔ تجھے اپنی طاقت کا اندازہ ہو جائے گا۔ اے مسافر! دنیا کی زندگی میں نہ کھو جا۔ اللہ سے غلط امیدیں نہ باندھ۔ گنتی کے چند سانس تیرے پاس ہیں۔ جس طرح دنیا

[1] النجم 39:53.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لیے محنت کرتا ہے اس سے کہیں بڑھ کر آخرت کے لیے تیاری کر۔

تو دنیا میں مسافر ہے اور یہاں کی چیزیں سفر کرنے والوں کے ساتھ نہیں جاتیں۔ جن مکانوں میں مختصر قیام ہے وہ تو نے کیسے عالیشان بنائے۔ اصل قیام تو آخرت میں ہے، پس آخرت میں ہمیشہ کے گھر کی فکر کر۔ اے انسان! ذرا شرم کر، اپنے ظاہر کو تو مخلوق دنیا کے لیے سنوارتا ہے اور باطن میں بڑے بڑے گناہ کر کے اللہ تعالیٰ کو ناراض کرتا ہے۔ یہ کہاں کی عقلمندی ہے کہ ہر روز اپنے مال کے زیادہ ہونے سے تو خوش ہو اور عمر کے کم ہونے کا کچھ غم نہ ہو۔ قیامت کے دن کو یاد کر، اس دن سے ڈر۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿فَإِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ۝ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ ۝ وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ ۝ وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ ۝ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ ۝﴾

''پھر جب (کان بہرے کر دینے والی) سخت آواز آئے گی۔ اس دن آدمی اپنے بھائی سے بھاگے گا، اور اپنی ماں اور اپنے باپ سے، اور اپنی بیوی اور اپنے بیٹوں سے (بھی)، ان میں سے ہر شخص کا اس دن ایسا حال ہوگا جو اسے دوسروں سے بے پروا کر دے گا۔''[1]

اس دن کی ہولناکی انسان کو اپنے اقرباء اور احباب سے بے نیاز اور بے پروا کر دے گی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ ۚ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا ۝﴾

''اور جس بات کا آپ کو علم ہی نہیں اس کے پیچھے نہ پڑیں، بے شک کان، آنکھ اور دل، ان میں سے ہر ایک کے متعلق سوال ہوگا۔''[2]

[1] عبس 80: 33-37. [2] بنی إسراء یل 17:36.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ؕ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝﴾

''چنانچہ جہاں تک تم سے ہو سکے تم اللہ سے ڈرو اور سنو، اور اطاعت کرو، اور خرچ کرو، یہ تمھاری ذات کے لیے بہتر ہے، اور جسے اپنے نفس کے لالچ سے بچا لیا گیا تو وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔''[1]

اللہ تعالیٰ نے دنیوی اور اخروی زندگی کی یوں وضاحت فرمائی:

﴿مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ ۚ وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۙ وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ ۝﴾

''جو شخص آخرت کی کھیتی چاہتا ہے، ہم اس کے لیے اس کی کھیتی میں اضافہ کرتے ہیں، اور جو شخص دنیا کی کھیتی چاہتا ہے، ہم اسے اس میں سے کچھ دے دیتے ہیں اور اس کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔''[2]

لہٰذا آخرت کی فکر کر۔ اس کھیت کو سینچنے کی کوشش میں لگ جا۔ اسی میں دنیا اور آخرت کی بھلائی ہے۔ اس دن ہر شخص اپنے اعمال میں گرفتار ہوگا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۥ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ؕ اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝﴾

''اے لوگو! بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے، پھر تمھیں دنیا کی زندگی دھوکے میں نہ ڈالے، اور تمھیں بہت بڑا دھوکے باز (شیطان بھی) اللہ کے بارے میں دھوکے میں نہ

[1] التغابن 16:64. [2] الشوریٰ 20:42.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈالے۔ بے شک شیطان تمھارا دشمن ہے، لہٰذا تم اسے دشمن ہی جانو، بس وہ تو اپنے گروہ کو اس لیے بلاتا ہے کہ وہ جہنم والے ہو جائیں۔''[1]

یاد رکھو شیطان تمھارا دشمن ہے، تم بھی اسے دشمن سمجھو، کیا آخرت کی نعمتوں کو چھوڑ کر دنیا کی زندگی پر خوش ہوئے بیٹھے ہو؟ دنیا کی زندگی کے فائدے تو آخرت کے مقابلے میں بہت کم ہیں۔

جن پیاروں کے لیے انسان یہ سب نافرمانیاں کرتا ہے۔ قیامت کے روز نہ صرف ان سے بھاگے گا بلکہ انھیں فدیے میں دینے کے درپے ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی یوں منظر کشی کی ہے:

﴿وَلَا يَسْـَٔلُ حَمِيمٌ حَمِيمًا ۝ يُّبَصَّرُونَهُمْ ۚ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِي مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍۭ بِبَنِيهِ ۝ وَصَاحِبَتِهِ وَأَخِيهِ ۝ وَفَصِيلَتِهِ الَّتِي تُـْٔوِيهِ ۝ وَمَن فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ثُمَّ يُنجِيهِ ۝﴾

''اور کوئی جگری دوست کسی جگری دوست کو نہ پوچھے گا، حالانکہ وہ انھیں دکھلا بھی دیے جائیں گے۔ مجرم چاہے گا کاش! عذاب سے (بچنے کے لیے) اپنے بیٹے فدیے میں دے دے۔ اور اپنی بیوی اور اپنا بھائی اور اپنا خاندان جو اسے پناہ دیتا تھا۔ اور جتنے زمین پر ہیں سب، پھر وہ (فدیہ) اسے نجات دلا دے۔''[2]

قیامت کے روز جگری دوست اس لیے دکھائے جائیں گے کہ بھلا آج بھی وہ ایک دوسرے کو اپنی ہمدردیاں جتاتے ہیں کہ نہیں؟ جیسا کہ دنیا میں جتایا کرتے تھے۔ مگر اس دن یہ دوست ایک دوسرے سے بات کرنے کے روادار بھی نہ ہوں گے۔ ہر ایک کو اپنی ہی فکر دامن گیر ہوگی۔ ہر شخص پر نفسا نفسی کی حالت طاری ہوگی۔ جو عمر بھر اس دنیا میں جگری دوست

---

[1] فاطر 35:5، 6۔ [2] المعارج 70: 10-14۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنے رہے وہ بھی ایک دوسرے سے آنکھیں پھیر لیں گے۔ ہر شخص اپنے محبوب سے محبوب عزیزوں کو فدیہ میں دے کر اپنے آپ کو بچانے کی تمنا کرے گا۔ مجرم یہ سوچے گا کہ ماں باپ اور اولاد تو درکنار ساری دنیا جہنم میں جاتی ہے تو جائے۔ بس ایک میں جہنم کے عذاب سے بچ جاؤں لیکن اس کی یہ آرزو کبھی پوری نہ ہو سکے گی۔

اے انسان! یوم حساب پر اپنا ایمان مضبوط کر۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے والا بندہ بن جا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً ۖ وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ ۚ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ﴾

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ اور تم شیطان کے قدموں کی پیروی مت کرو، بے شک شیطان تمھارا کھلا دشمن ہے۔"[1]

اسی میں دنیا اور آخرت کی فلاح ہے۔ اپنے رب کو راضی کرنے میں لگ جاؤ۔ قرآن وحدیث کی نورانی تعلیمات کے مطابق زندگی بسر کرو۔ اس زندگی کو غنیمت سمجھو۔ اپنی مغفرت کا سامان کرلو۔ یہ عمر بڑی قیمتی دولت ہے۔ اس کی قدر کرو۔ مومن کی زندگی دوسروں کے لیے ہدایت کا ذریعہ ہوتی ہے اور اس کی موت کے بعد اس کا نیک عمل اور تعلیمات اس کے لیے صدقہ جاریہ بنتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتے ہیں:

﴿كَلَّا بَلْ تُحِبُّونَ الْعَاجِلَةَ ۝ وَتَذَرُونَ الْآخِرَةَ ۝ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ۝ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۝ وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ بَاسِرَةٌ ۝ تَظُنُّ أَن يُفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ۝ كَلَّا إِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ ۝ وَقِيلَ مَنْ ۜ رَاقٍ ۝ وَظَنَّ أَنَّهُ الْفِرَاقُ ۝ وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ۝ إِلَىٰ رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمَسَاقُ ۝ فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلَّىٰ ۝

[1] البقرة2:208.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۝ ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ يَتَمَطّٰى ۝ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ۝ ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ۝ اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى ۝﴾

''ہرگز نہیں! بلکہ تم دنیا کو پسند کرتے ہو اور آخرت کو چھوڑ دیتے ہو۔ اس دن (کئی) چہرے تروتازہ ہوں گے۔ اپنے رب کی طرف دیکھتے ہوں گے۔ اور اس دن (کئی) چہرے اداس ہوں گے۔ وہ سمجھیں گے کہ ان سے کمر توڑ معاملہ کیا جائے گا۔ ہرگز نہیں! جب (جان) ہنسلی تک آ پہنچے گی اور کہا جائے گا: کون ہے جھاڑ پھونک کرنے والا؟ اور وہ سمجھے گا یہ وقتِ فراق ہے۔ اور پنڈلی، پنڈلی سے لپٹ جائے گی۔ اس دن آپ کے رب کی طرف چلنا ہوگا۔ نہ تو اس نے تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی۔ بلکہ اس نے (حق کو) جھٹلایا اور منہ موڑا، پھر اپنے اہل وعیال کے پاس اکڑتا ہوا گیا۔ تیرے لیے ہلاکت پر ہلاکت ہے، پھر تیرے لیے ہلاکت پر ہلاکت ہے۔ کیا انسان سمجھتا ہے کہ اسے یونہی بے کار (بلا حساب کتاب) چھوڑ دیا جائے گا؟''[1]

یعنی عیشِ دنیا کے متوالوں کو موت کی جان کنی اور اس وقت کی مایوسی اور بے بسی کی یاد دہانی کرائی گئی ہے۔ فرمایا: یہ وہ وقت ہوگا جب معالج مریض سے مایوس، عزیز و اقارب اور دوست احباب بے بس اور اعضاء شدت ضعف کے باعث قابو سے باہر ہوں گے۔ اس دن رب کی طرف سفر شروع ہوگا۔ اگر مرتے دم تک دنیا ہی کی طلب میں سرگرداں رہے تو یہ سفر کیسے طے ہوگا؟ آخرت کی جزا پر ایمان، ادائے نماز کا اہتمام اور اللہ کی راہ میں انفاق، اس سفر میں کام آنے والی چیزیں ہیں۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے:

زندگی: غیر مومن کے لیے جینے کا پرلطف موقع ہے، مومن کے لیے ابتلا و آزمائش کی یلغار ہے۔

---

[1] القیمۃ 75: 20-36.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موت: غیر مومن کے لیے خسارہ عظیم ہے، مومن کے لیے رب سے شرف ملاقات ہے۔

دنیا: غیر مومن کے لیے عیاشی کا گھر، مومن کے لیے کٹھن امتحان گاہ۔

آخرت: غیر مومن کے لیے خیال خام، مومن کے لیے لافانی منزلِ مراد۔

پس، اے ارکان ملت اسلامیہ! اس بے وفا دنیا کی عارضی دلچسپیوں میں کب تک اٹکے رہو گے؟ غفلت کی نیند سے کب تک انگڑائیاں لو گے؟ اب جاگ اٹھو! اللہ کی ذاتِ عالی پر اپنا ایمان مضبوط کرو۔ سیدنا محمد ﷺ کی پاکیزہ سیرت کے مطابق زندگی بسر کرو۔ ہمیشہ اچھے کام کرو، کسی پر ظلم نہ کرو، کسی کا دل نہ دکھاؤ، سب کی بھلائی اور خیر خواہی کرو، اللہ کا دین سیکھو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ۔ اگر اب تک تم نے گناہوں کی زندگی بسر کی ہے، تب بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہونے کی ضرورت نہیں...... ارے! ہمارا مقدس پروردگار تو اس قدر عظیم، رحیم اور کریم ہے کہ وہ اپنے گنہگار بندوں کو بھی ''یَا عِبَادِيَ'' کی پیار بھری آواز دے کر پکارتا ہے۔ جونہی تم سچی توبہ اور اچھے کام کرتے آؤ گے جنت میں اپنے استقبال کا دروازہ کھلا ہوا پاؤ گے۔

ہے یہاں فرصتِ کردار نفس یا دو نفس
عوض یک دو نفس قبر کی شب ہائے دراز

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یایها الناس قد جاءکم برھان من ربکم

بہت مبارک ہیں وہ لوگ جو بے مقصد اور فانی زندگی کی بھول بھلیوں سے نکل
کے لیے سرگرمِ عمل ہو جائیں۔ ایسے میں قدم قدم پر رہنمائی کے لیے دارالسلام

تلاشِ حق سیریز

Rs. 500/-

حق کے متلاشی لوگوں تک اسلام کی حقانیت پہنچانے کے لیے

2200 صفحات پر مشتمل 11 کتب کا انتہائی مستند

جامع اور دل آویز سیٹ

اُردو میں پہلی بار

- توحید اور ہم
- قرآن کی عظمتیں اور اس کے معجزے
- رحمتِ عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام
- اسلام کی امتیازی خوبیاں
- اسلام کی سچائی اور سائنس کے اعترافات
- اسلام کے بنیادی عقائد
- اسلام پر 40 اعتراضات کے عقلی و نقلی جواب
- اسلام میں بنیادی حقوق
- اسلام ہی ہمارا انتخاب کیوں؟
- مَیں توبہ تو کرنا چاہتا ہُوں لیکن؟
- جنّت میں داخلہ اور دوزخ سے نجات

دارُالسّلام کی تلاشِ حق سیریز .... اسلام کا ایک مکمل تعارف

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زندگی کیا ہے؟ کیوں ہے؟ کس لیے ہے؟ اور اس کا انجام کیا ہے؟ آج کی دلکش مادی اور مصروف زندگی میں ان سوالات پر غور کرنے کی مہلت شاذ ہی نصیب ہوتی ہے۔ محترمہ ام منیب نے زیرِ نظر کتاب ''دنیا کے اے مسافر!'' میں انھی اہم ترین سوالوں کا ہمہ جہت جائزہ لیا ہے۔ موصوفہ نے قرآن کریم اور احادیث نبوی کی روشنی میں زندگی کا اصل مقصد بڑی خوبی سے اُجاگر کیا ہے۔ انھوں نے دعوت دی ہے کہ اے فانی لذتوں پر مرنے والے انسان! اپنا مرتبہ پہچان۔ تجھے اللہ تعالیٰ نے صرف اپنی بندگی کے لیے بنایا ہے، تو غیر کا متوالا نہ بن، صرف اللہ رب العزت سے پیار کر۔ اُسی کا ہو جا۔ ہر آن، ہر گھڑی نیکی کی شمعیں روشن کرتا رہ تاکہ جب موت آئے تو تیرا دامن اعمال صالحہ سے مالا مال ہو اور رب کریم تجھ سے خوش ہو کر تجھے اپنے جوار پاک میں جگہ دے۔

یہ کتاب ہر مسلمان کو پڑھنی چاہیے۔ اس کتاب کی پاکیزہ تعلیمات پر جو بھی اخلاص سے عمل کرے گا، اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے اسے ابدی عزت وعظمت کا تاج پہنا دے گا۔

ISBN 969-9134-27-5
9789699134272

دارالسلام
کتاب وسنت کی اشاعت کا عالمی ادارہ
DARUSSALAM
ریاض • جدہ • شارجہ • لاہور • کراچی
اسلام آباد • لندن • ہیوسٹن • نیو یارک

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ